

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

پیشین گوئیاں

مصنف:

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ لاہور

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

پیشین گوئیاں

مُصنف:
حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز
C-8 دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

2016ء

بار اول.........1000

ہدیہ.........300

ناشر.........نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز | شوروم

ظہور ہوٹل دکان نمبر 2

دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37300642 - 042-37112954

Email:zaviapublishers@gmail.com

Website: www.zaviapublishers.com

صبح نور پبلی کیشنز غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور	0423-7350476
صبح نور پبلی کیشنز بالمقابل القمر ہاسٹل، بھیرہ شریف	048-6690418
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ دار القرآن، النساء روڈ، چشتیاں	0300-7548819
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667

فہرست

❁❁❁

ان حوادث کے بارے خبر جن کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ اس طرح رونما ہوں گے

آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت کے لیے دنیا کھول دی جائے گی ان کے لیے غالیچے ہوں گے وہ باہم حسد کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے

امام احمد اور مسلم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تمہارے لیے زمینیں فتح کر دی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری کفایت کرے گا۔ تم میں سے کسی ایک کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی تیراندازی سے غفلت کرے۔''

امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا شیریں اور سبز و شاداب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں جانشین مقرر کیا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے اعمال سرانجام دیتے ہو؟ تم دنیا سے بچو۔ عورتوں سے بچو، بنواسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں میں ہی رونما ہوا تھا۔''

شیخین نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بخدا! مجھے تم سے فقر کا اندیشہ نہیں ہے، لیکن تمہارے بارے یہ خدشہ ضرور ہے کہ تمہارے لیے دنیا کو وسعت دی جائے گی جیسے ان لوگوں کے لیے اسے وسیع کر دیا گیا جو تم سے پہلے تھے۔ تم دنیا میں اسی طرح مقابلہ کرو گے جیسے انہوں نے مقابلہ کیا تھا۔ یہ تمہیں اسی

طرح غافل کر دے گی جیسے اس نے انہیں غافل کر دیا تھا۔"

شیخین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس غالیچے ہیں؟" ہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمارے پاس غالیچے کہاں سے آئے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے غالیچے ہوں گے۔" میں آج اپنی زوجہ سے کہتا ہوں کہ اپنے غالیچے مجھ سے دور لے جا" وہ کہتی ہے "کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں تھا "میرے بعد عنقریب تمہارے لیے غالیچے ہوں گے۔"

امام احمد، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت طلحہ نضری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شاید وہ زمانہ پاؤ کہ وقت شام ایک کے پاس ایک پیالہ لایا جائے گا اور وقتِ صبح اس کے پاس دوسرا پیالہ لایا جائے گا۔ تم خانہ کعبہ کے پردوں کی مانند کپڑے پہنو گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس روز بہتر ہوں گے؟" آپ نے فرمایا: "تم آج بہتر ہو۔ آج تم باہم محبت کرتے ہو۔ اس روز تم باہمی بغض رکھو گے۔ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ گے۔"

ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم سراپا کرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب میری امت کے لیے اس کے مشرق و مغرب کو فتح کر لیا جائے گا۔ خبردار! اس کے عمال (حکمران) آگ میں ہوں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا، اور اس نے امانت ادا کی۔" طبرانی نے الکبیر میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شاید میرے بعد تمہارے لیے بڑے بڑے شہروں کو فتح کرا دیا جائے گا۔ تم ان کے بازاروں میں محافل سجاؤ گے۔ جب کیفیت یہ ہو تو سلام کا جواب دینا۔ اپنی نگاہیں نیچے رکھنا۔ اندھوں کی راہ نمائی کرنا۔ اور مظلوم کی مدد کرنا۔"

امام بغوی نے حضرت طلحہ بن عبداللہ بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تم ایک زمانہ پاؤ گے جو تم میں سے یہ زمانہ پائے گا وہ خانہ کعبہ کے پردوں کی مانند کپڑے پہنے گا۔ وقتِ صبح ایک پیالہ اور وقتِ شام ایک

پیالہ اس کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔"

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب میری امت اکڑ اکڑ کر چلے گی فارس و روم کے بیٹے اس کے خدمت گزار ہوں گے۔ رب تعالیٰ ان کے مابین جنگ و جدل کو لوٹا دے گا۔ ان کے شریر ان کے عمدہ لوگوں پر مسلط ہو جائیں گے۔"

الحیرہ اور فارس کی فتح کی بشارت

ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "مشہور یہ ہے کہ یہ روایت خریم بن اوس سے مروی ہے۔ اس روایت کو ابن قانع نے "معجم الصحابہ" میں، امام بخاری نے تاریخ میں، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا: "میرے سامنے الحیرہ کو پیش کیا گیا۔ وہ کتوں کے جبڑوں کی مانند تھا۔ عنقریب تم اسے فتح کر لو گے۔" ایک شخص اٹھا۔ اس نے عرض کی: "بنت نفیلہ مجھے عطا کر دیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تمہاری ہو گئی۔" جب الحیرہ کو فتح کر دیا گیا تو بنت نفیلہ اسے دے دی گئی۔ اس کا باپ اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا: "کیا بنت نفیلہ کو بیچو گے؟" میں نے کہا: "ہاں!" اس نے پوچھا: "کیا لو گے؟" اس نے کہا: "ایک ہزار دراہم۔" اس کے باپ نے کہا: "اگر تم اس کے تیس ہزار دراہم مانگتے میں پھر بھی دینے کے لیے تیار ہو جاتا۔" اس شخص نے کہا: "کیا تعداد ایک ہزار سے زائد ہوتی ہے؟"

طبرانی نے الکبیر میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ "میرے لیے الحیرہ کو پیش کیا گیا۔ وہ کتوں کے جبڑوں کی طرح تھے۔ عنقریب تم انہیں فتح کر لو گے۔"

طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے آپ کی طرف اس وقت ہجرت کی جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ الحیرۃ البیضاء ہے۔ اسے

میرے لیے بلند کیا گیا ہے۔ یہ شہباء بنت نفیلہ ازدیہ ہے جو شہباء خچر پر سوار ہے۔ اس نے سیاہ دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے۔" میں نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر ہم الحیرہ جائیں اور اس عورت کو اسی طرح پائیں جیسے آپ ﷺ نے فرمایا ہے تو وہ میری ہوگی؟" آپ نے فرمایا: "وہ تمہاری ہوگی۔" جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ ہم مسیلمہ کذاب سے فارغ ہوئے۔ ہم نے الحیرہ کی طرف توجہ کی۔ شہر میں داخل ہوتے وقت ہم نے سب سے پہلے شہباء بنت نفیلہ سے ملاقات کی جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا "وہ شہباء خچر پر سوار ہوگی۔ اس نے سیاہ دوپٹہ اوڑھ رکھا ہوگا۔" میں اس کے ساتھ معلق ہوگیا۔ میں نے کہا: "یہ میری ہے۔ مجھے حضور اکرم ﷺ نے اسے ہبہ کیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہیاں طلب کیں۔ میں نے گواہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے وہ عورت میرے سپرد کر دی۔ اس کا بھائی اس کے پاس آیا۔ وہ صلح کرنے کا خواہاں تھا۔ اس نے کہا: "آؤ! اسے مجھے فروخت کر دو۔" میں نے کہا: "میں اس کی قیمت دس سو دراہم سے کم نہ لوں گا۔" اس نے مجھے ایک ہزار دراہم دے دیے۔ مجھے بتایا گیا: "اگر تم مجھے ایک لاکھ دراہم کہتے میں پھر بھی تمہیں دینے کے لیے تیار ہو جاتا۔" میں نے کہا: "میرا خیال نہ تھا کہ گنتی ایک ہزار سے زیادہ ہوتی ہے۔" دوسری روایت میں ہے کہ اس کا باپ آیا۔ اس نے کہا: "کیا تم اسے فروخت کرو گے؟" انہوں نے کہا: "کتنے دراہم میں؟" حضرت خریم رضی اللہ عنہ نے کہا: "ایک ہزار دراہم میں۔" اس نے کہا: "اگر تم مجھ سے تین ہزار دراہم مانگتے تو ان سے بھی اسے لے لیتا۔" حضرت خریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا گنتی اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔"

یمن، شام اور عراق کی فتح کی بشارت

ابن عساکر نے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے شام کو فتح کر دیا جائے گا۔ تم ایک شہر پہنچو گے جسے دمشق کہا جائے گا۔ وہ شام کے سارے شہروں سے بہترین ہوگا۔ یہ جنگوں میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے۔ اس کا فسطاط شہر

اس زمین میں ہوگا جسے الغوطہ کہا جاتا ہے۔ دجال سے ان کی پناہ گاہ بیت المقدس ہوگا جبکہ یاجوج اور ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طور ہوگا۔''

طبرانی نے الکبیر میں اور ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمان بن شداد بن اوس سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! شام اور بیت المقدس کو تمہارے لیے فتح کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! تم اور تمہارے بعد تمہاری اولاد ان کی ائمہ ہوگی۔ ان شاء اللہ۔''

شیخین، امام مالک عبدالرزاق، ابن خزیمہ، ابن حبان نے حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یمن فتح ہو جائے گا۔ ایک قوم اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلے گی۔ وہ اپنے اہلِ خانہ اور اطاعت گزاروں کو بھی اونٹوں پر سوار کرے گی، لیکن مدینہ منورہ ہی ان کے لیے بہتر ہوگا۔ کاش! وہ جان لیتے کہ شام فتح ہوگا۔ ایک قوم اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلے گی۔ وہ اپنے اہلِ خانہ اور خدام کو اونٹوں پر سوار کر لے گی۔ مدینہ طیبہ ہی ان کے لیے بہتر ہے کاش! وہ جان لیتے عراق فتح ہوگا۔ ایک قوم اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلے گی۔ وہ اپنے اہل اور خدام کو اونٹوں پر سوار کر لے گی۔ مدینہ منورہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔ کاش! وہ جان لیتے۔''

امام احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم شام کی طرف جاؤ گے۔ اسے تمہارے لیے فتح کر لیا جائے گا۔ تمہیں ایک بیماری آ لے گی جو پھوڑے یا پھنسی کی مانند ہوگی۔ یہ پھوڑا یا پھنسی انسان کے نرم حصے پر نکلے گا۔ رب تعالیٰ اس کے ذریعے اہلِ ایمان کے سروں پر شہادت کا تاج سجائے گا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ کر دے گا۔''

طبرانی نے ''الکبیر'' میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور فاتح اعظم ﷺ نے فرمایا: ''لوگ مجاہدین میں بھرتی ہو جائیں گے۔ ایک لشکر یمن کی طرف، دوسرا شام کی طرف، تیسرا مشرق کی طرف اور چوتھا مغرب کی طرف چلا جائے گا۔ تم شام چلے جانا۔ یہ رب تعالیٰ کا چنیدہ شہر ہے تاکہ اس کے برگزیدہ بندے اس کی طرف

آئیں۔تم شام چلے جانا رب تعالیٰ نے شام اور اس کے باشندوں کی کفالت کا ذمہ لیا ہے۔جو انکار کرے وہ یمن کی طرف چلا جائے۔"

طبرانی نے الکبیر میں اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے فرمایا: "تمہیں بشارت ہو۔بخدا! مجھے کسی چیز کی قلت سے زیادہ اس کی کثرت سے تمہارے بارے خدشہ ہے۔بخدا! یہ معاملہ تم میں اسی طرح رہے گا حتیٰ کہ ایران تمہارے لیے فتح ہو جائے گا۔روم اور حمیر کی سرزمین فتح ہو جائے گی۔تین لشکر ہوں گے۔ایک لشکر شام میں، دوسرا عراق میں اور تیسرا یمن میں ہوگا، حتیٰ کہ ایک شخص کو ایک سو دیے جائیں گے۔وہ ان پر ناراض ہوگا۔" آپ ﷺ سے عرض کی گئی: ہم شام کو روم سے فتح کرنے کی کب استطاعت رکھیں گے، حالانکہ وہاں تو بڑے بڑے سردار ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "بخدا! رب تعالیٰ انہیں تمہارے لیے فتح فرمائے گا۔تمہیں وہاں جانشین مقرر فرما دے گا حتیٰ کہ ایک گروہ آئے گا اس نے سفید قمیص پہن رکھی ہوں گی۔اس کی گدیوں کے حلق ہوئے ہوں گے۔ان کی گردنیں تم میں سے سیاہ فام شخص کے لیے کھڑی ہوں گی۔وہ انہیں جس چیز کا حکم دے گا وہ اسے سرانجام دیں گے۔آج وہاں ایسے افراد ہیں جن کی نظروں میں تم ان چچڑیوں سے بھی زیادہ حقیر ہو جو اونٹوں کی سرینوں میں ہوتی ہیں۔" حضرت عبداللہ بن حوالہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر مجھے یہ صورت حال پیش آجائے تو آپ ﷺ میرے لیے کسے پسند فرمائیں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارے لیے شام کو پسند کرتا ہوں۔یہ شہروں میں سے رب تعالیٰ کا چنیدہ شہر ہے۔وہ اسی کی طرف اپنے برگزیدہ بندوں کو جمع کرے گا۔اے اہلِ یمن شام کو لازم پکڑو۔رب تعالیٰ کی چنیدہ سرزمین شام ہے۔جو انکار کرے اسے یمن کے میدان کی طرف جانے میں جلدی کرنی چاہیے۔رب تعالیٰ نے میرے لیے اہلِ شام اور شام کے لیے ذمہ لیا ہے۔"

ابن ابی حاتم اور خلیلی نے فضائل قزوین میں، الرافعی نے اپنی تاریخ میں بشیر بن سلمان الکوفی سے روایت کیا ہے۔انہوں نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔خطیب بغدادی نے فضائل قزوین میں حضرت بشیر بن سلمان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابوسری سے اور انہوں

نے اس شخص سے روایت کیا ہے جسے وہ بھول گئے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قزوین پر جہاد کرو۔ یہ جنت کے بلند دروازوں میں سے ہے۔'' اسے ابوزرعہ سے مسندا روایت کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''قزوین کے بارے میں اس سے اصح روایت اور کوئی نہیں''۔ خلیل بن عبدالجبار نے فضائل الرافعی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سرحدوں میں سے افضل زمین جسے فتح کیا جائے گا، وہ قزوین ہے۔ جس نے وہاں حصولِ ثواب کے لیے ایک رات بسر کی تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ وہ زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں صدیقین کے ساتھ اٹھے گا حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

بیت المقدس کی فتح کی بشارت

امام بخاری اور حاکم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامِ قیامت سے قبل میں چھ علامات شمار کرتا ہوں (۱) میرا وصال (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) دو موتیں جو تم میں اس طرح آئیں گی جیسے بکریوں کو قعاص کا مرض لگ جاتا ہے۔ (۴) پھر مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ اگر ایک شخص کو ایک سو دینار بھی دیے جائیں گے وہ ناراض ہو جائے گا۔ (۵) پھر ایک فتنہ آئے گا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ (۶) پھر تم میں اور بنو اصغر میں صلح ہوگی۔ وہ دھوکہ کریں گے۔ وہ تمہارے پاس اسی جھنڈوں کے ساتھ آئیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔''

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا: ''چھ امور قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں (۱) میرا وصال (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) ایک شخص کو ایک سو دینار دیے جائیں گے تو وہ ان کی وجہ سے ناراض ہوگا (۴) ایک فتنہ جس کی گرمی ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگی (۵) موت۔ جو لوگوں میں بکریوں کے قعاص (مرض) کی مانند ہوگی۔ (۶) اہلِ روم دھوکہ کریں گے۔ وہ اسی جھنڈے لے کر آئیں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔''

طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس امر کی ابتداء نبوت اور رحمت ہے۔ پھر خلافت اور رحمت ہوگی، پھر ملوکیت اور رحمت ہوگی۔ پھر امارت اور رحمت ہوگی۔ پھر اس حمیر کی طرح کٹاؤ ہوگا۔ تم جہاد کو لازم پکڑنا۔ تمہارا افضل جہاد راہِ خدا کے لیے گھوڑا باندھنا ہے اور تمہارا افضل رباط عسقلان ہے۔

فتحِ مصر کی بشارت

امام بغوی، طبرانی، حاکم اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر میں حضرت لیث رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔ ''حضرت لیث نے فرمایا: ''میں نے حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''ان کا رشتہ کیا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا تعلق ان کے ساتھ تھا۔'' اس روایت کو ابن عیینہ، ابن اسحاق اور ابو شیخ کی سند سے روایت کیا گیا ہے۔ یہ صحیح روایت ہے۔ اسے طبرانی نے الکبیر میں اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس کو دلائل النبوۃ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مصر فتح کرلو تو قبطیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ ان کے لیے عہد اور ان کے ساتھ رشتہ داری ہے۔''

ابن عساکر نے حضرت عمرو بن عبد الحکم سے انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لیے مصر کو فتح فرمائے گا۔ وہاں کے قبطیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا۔ ان کے ساتھ تمہاری سسرالی رشتہ داری اور عہد ہے۔''

امام مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب مصر فتح ہوگا۔ اسی زمین میں قیراط کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ ان کے ساتھ عہد اور ان کے ساتھ رشتہ داری ہے۔''

ابن عبد الحکم اور محمد بن ربیع نے اپنی کتاب ''من دخل مصر من الصحابۃ رضی اللہ عنہم'' اور بیہقی نے الدلائل میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: "تم عنقریب ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ ان کے لیے عہد اور رشتہ داری ہے۔ جب تم دیکھو کہ لوگ ایک اینٹ کی جگہ کے لیے باہم لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربیعہ اور عبدالرحمان بن شرحبیل کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے تھے تو وہ وہاں سے نکل گئے۔"

طبرانی نے الکبیر میں اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی۔ فرمایا: "اللہ! اللہ! مصر کے قبطیوں کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، عنقریب تم ان پر غالب آجاؤ گے۔ وہ تمہارے لیے راہِ خدا میں تمہارے معاون اور مددگار ثابت ہوں گے۔" ابو یعلی نے اپنی مسند میں، ابن عبدالحکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوعبدالرحمان الحبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضور اکرم، سراپا کرم ﷺ نے فرمایا: "تم عنقریب ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سر کے بال گھنگھریالے ہوں گے۔ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ وہ تمہارے لیے قوت ثابت ہوں گے۔ تمہارے لیے دشمن تک پہنچنے کا ذریعہ ہوں گے۔" یعنی مصر کے قبطی۔

ابن عبدالحکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، ابو یعلی نے تاریخ مصر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تمہیں اللہ تعالیٰ مصر فتح کرائے تو وہاں سے بھاری بھرکم فوج تیار کرنا۔ وہ لشکر روئے زمین کے سارے لشکروں سے بہتر ہے۔" سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس کی کیا وجہ ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیونکہ وہ روزِ حشر تک رباط ہے۔"

تنبیہات

1. بہت سے لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہے کہ رب تعالیٰ کے اس فرمان:

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ (اعراف:۱۴۵)

ترجمہ: عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں نافرمانوں کا گھر۔

ین دار الفاسقین سے مراد مصر ہے، لیکن ابن صلاح نے اس کی تشریح کی ہے کہ یہ غلط ہے۔ اس میں لفظی غلطی ہے۔ مجاہد وغیرہ دیگر مفسرین سے روایت ہے کہ یہ اصل لفظ "مَصِيْرُهُمْ" ہے۔ جو غلطی سے مصر لکھا گیا ہے۔

◆ ۲ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ ان کی سسرالی رشتہ داری یہ تھی کہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ان کے ساتھ تھا۔ ان کے ساتھ نسبی تعلق یہ تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے ان سے ہجرت فرمائی تھی۔ ام العرب ایک بستی تھی جو مصر میں الفرما کے سامنے تھے۔ حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی بستی "باق" ہے جو ام دُنین کے پاس ہے۔"

◆ ۳ طبرانی نے جو یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضرت رباح اللخمی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے مصر فتح ہوگا۔ اس کی بھلائی کی تم جستجو کرو، لیکن وہاں گھر نہ بناؤ۔ اس کی طرف اسے لایا جاتا ہے جس کی عمر لوگوں میں سے سب سے کم ہوتی ہے۔" الشیخ نے لکھا ہے "اس کی سند میں مطہر بن الہیثم ہے۔ ابو سعید بن یونس نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے۔ یہ حدیث بہت زیادہ منکر ہے۔" ابن جوزی نے اس کا تذکرہ "الموضوعات" میں کیا ہے۔

◆ ۴ ابن عبدالحکم نے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ مقوقس نے آپ ﷺ کی خدمت میں "بنہا" کی شہد بھیجی۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا مانگی۔ الشیخ نے لکھا ہے کہ یہ روایت مرسل اور اس کی سند حسن ہے۔

امام احمد، امام مسلم، ابو عوانہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے مصر فتح ہوگا۔ اس سرزمین پر القیراط کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اس کے باشندوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا (ان کے باشندوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا) ان کے لیے عہد اور رشتہ داری ہے۔ جب تم دیکھو کہ دو افراد اینٹ کی

جگہ پر لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل آنا۔"

سمندر میں سفر کرنے والے مجاہدین کے بارے میں بتانا اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا ان میں سے ہوں گی

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا پیش کیا، پھر بیٹھ کر آپ ﷺ کے سرِ اقدس میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔ آپ ﷺ سو گئے۔ پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کیوں تبسم ریز ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے۔ وہ راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلے تھے۔ وہ اس سمندر کے وسط میں سوار تھے گویا کہ وہ تختوں پر بادشاہ ہوں۔" انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! رب تعالیٰ سے دعا کریں وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔" آپ نے ان کے لیے دعا کر دی، پھر سرِ اقدس رکھا اور سو گئے، پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔" انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کیوں مسکرا رہے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے۔ وہ اس سمندر کے وسط میں سوار تھے گویا کہ تختوں پر بادشاہ ہوں۔" انہوں نے عرض کی: "دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان کے اولین لوگوں میں سے ہو۔"

وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر پر سوار ہوئیں۔ ان کے ہمراہ ان کے شوہرِ محترم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب وہ اپنے جہاد سے واپس آ رہے تھے۔ لوگوں نے ان کے سامنے سواری پیش کی تاکہ وہ اس پر سوار ہوں۔ سواری نے انہیں نیچے گرا دیا۔ ان کا وصال ہو گیا۔

خوز، کرمان اور ایسی قوم سے قتال جن کے جوتوں پر بال ہوں گے

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے قبل تم ایسی قوم سے قتال کرو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے۔ وہ اہلِ بارز (لڑنے والے) ہیں۔''

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے قبل تم ایسی قوم کے ساتھ جہاد کرو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے۔ تم ایسے لوگوں سے نبرد آزما ہوں گے جن کے چہرے گویا کہ تہ در تہ ڈھالیں ہوں۔'' امام احمد اور شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم خوز اور کرمان سے جنگ کرو گے۔ یہ عجمی قومیں ہیں جن کے چہرے سرخ ہوں گے۔ ان کی ناک چپٹی ہوئی ہوگی۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جہاد کرو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے۔''

امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مسلمان ترک قوم کے ساتھ جہاد کریں گے۔ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔ وہ بالوں والے جوتے پہنیں گے۔ وہ بالوں والے جوتوں میں چلیں گے۔'' امام احمد، ابن ماجہ، ابن حبان اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم کے ساتھ جہاد کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ چہرے چوڑے ہوں گے گویا کہ ان کی آنکھیں ٹڈی کی آنکھوں کا سیاہ حلقہ ہو۔ ان کے چہرے گویا کہ تہ در تہ ڈھالیں ہوں۔ وہ بالوں والی جوتیاں پہنیں گے۔ وہ چمڑے کی ڈھال بنائیں گے حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں کو کھجوروں کے ساتھ باندھیں گے۔''

خطیب نے اپنی تاریخ میں ضعیف سند کے ساتھ، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جہاد کرلو گویا کہ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھال ہوں۔“

شیخین، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ترک قوم کے نبرد آزما نہ ہو جاؤ۔ ان کے چہرے چوڑے ہوں گے۔ آنکھیں چھوٹی ہوں گی ناکیں چپٹی ہوں گی گویا کہ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالیں ہوں گی۔ قیامت قائم نہ ہوگی، حتیٰ کہ تم ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔“

شیخین، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مسلمان ترک قوم کے ساتھ جہاد نہ کرلیں۔ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔ وہ بالوں کے جوتے پہنیں گے۔ وہ بالوں کے جوتوں میں ہی چلیں گے۔“

غزوہ ہند، فارس و روم کی بشارت

امام نسائی اور طبرانی نے جید سند کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچالے گا۔ ایک گروہ جو ہند پر لشکر کشی کرے گا۔ دوسرا گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔“

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور قائد الغر المحجلین ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے! ایران اور روم کو تمہارے لیے فتح کر دیا جائے گا۔ دنیا تم پر بہہ پڑے گی۔ روٹی اور گوشت کی تم پر کثرت ہو جائے گی، حتیٰ کہ ان کی کثیر مقدار پر رب تعالیٰ کا نام بھی نہ لیا جائے گا۔“

بزار نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، طبرانی نے الکبیر میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ

کو سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''مسلمان روم پر غالب آجائیں گے۔ مسلمان ایران پر غالب آجائیں گے۔ مسلمان جزیرہ عرب پر غالب آجائیں گے۔''

حارث نے حضرت ابو محیریز رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فارس ایک یا دو ضربیں ہی ہیں پھر اس کے بعد کبھی فارس نہ ہوگا، جبکہ روم کئی نسلوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک نسل ہلاک ہوگی تو دوسری نسل آجائے گی۔ وہ صحراء والے اور سمندر والے ہوں گے۔ افسوس آخری زمانہ پر ہے۔ وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی میں بھلائی رہی۔''

امام مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے لیے ایران اور روم کے خزانے کھول دیے جائیں گے اس وقت تم کون سی قوم ہوں گے؟'' حضرت عبدالرحمان بن عوف نے کہا: ''ہم اسی طرح کہیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے علاوہ بھی، تم باہم مقابلہ کرو گے، باہم حسد کرو گے، باہمی قطع تعلقی کرلو گے۔ باہم بغض رکھو گے۔''

نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت صفوان بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رب تعالیٰ نے میرے ساتھ فارس و روم کا وعدہ کیا ہے۔ ان کی خواتین اور بیٹوں کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے اسلحہ اور خزانوں کا میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ اس نے حمیر کے ساتھ میری مدد کی ہے۔'' حاکم نے ''الکنی'' میں اور مستدرک میں ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جزیرۃ العرب پر غالب آجائیں گے۔ وہ فارس پر غالب آجائیں گے۔ وہ روم پر غالب آجائیں گے۔ وہ کانے دجال پر غالب آجائیں گے۔

امام احمد، ابوداؤد، اور بغوی نے خثعم کے ایک شخص سے، نعیم بن حماد نے الفتن میں، ابن مندہ اور ابو نعیم نے المعرفۃ میں حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے، نعیم بن حماد نے الفتن میں صفوان بن عمرو سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں۔ (۱) فارس کا خزانہ۔ (۲) روم کا خزانہ۔ دوسرے الفاظ میں ہے: ''اس نے مجھے فارس، ان کی عورتیں، بیٹے، اسلحہ اور ان کے اموال عطا کیے ہیں۔

اس نے مجھے روم، ان کی عورتیں، ان کا اسلحہ اور اموال عطا کر دیے ہیں اور حمیر کو میرا معاون بنایا ہے۔"

دوسرے الفاظ میں ہے: "اس نے میرے ساتھ فارس اور روم کا وعدہ کیا ہے۔ ان کی عورتوں، بیٹوں، اسلحہ، خزانوں کا میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، اور حمیر سے میری مدد کی ہے۔" یا "اس نے حمیر کے ملوک کے ساتھ میری مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی سلطنت نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مال سے لیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کریں گے۔"

قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کی بشارت

امام احمد، شیخین اور ابن حبان نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، امام احمد اور شیخین، ترمذی اور خطیب نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا اس کے بعد قیصر نہ ہوگا۔ مجھے اس ذاتِ والا کی قسم جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے! تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔"

ابو داؤد، طیالسی، مسلم، ابن حبان اور حاکم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں کا ایک گروہ کسریٰ کے وہ خزانے فتح کرے گا جو قصرِ ابیض (White House) میں ہیں۔" میں اور میرے والد گرامی کو ان مجاہدین میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ ہمیں ان میں سے ایک ہزار دراہم ملے تھے۔"

حسن بن سفیان اور ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "خوش ہو جاؤ۔ مجھے کسی چیز کی قلت سے زیادہ اس کی کثرت کے متعلق تمہارے بارے خدشہ ہے۔ بخدا! یہ معاملہ تم میں رہے گا، حتیٰ کہ تمہارے لیے ایران و روم اور حمیر کی سرزمین کو فتح کر دیا جائے گا، حتیٰ کہ لشکر تین ہو جائیں گے۔ ایک لشکر شام میں، دوسرا عراق میں اور تیسرا یمن میں ہوگا، حتیٰ کہ اگر ایک انسان کو اگر ایک سو دینار بھی دیے جائیں گے وہ پھر بھی ناراض ہو جائے گا۔"

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد کسریٰ نہ ہو گا۔ قیصر ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد قیصر نہ ہو گا۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے دست تصرف میں میری جان ہے تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔'' شیخین نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد کسریٰ نہ ہو گا۔ قیصر ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد قیصر نہ ہو گا۔ مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم جس کے تصرف میں میری جان ہے! تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔''

امام احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے عفیف الکندی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں مکہ مکرمہ گیا۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تاکہ ان کے ساتھ سودا کروں۔ میں ان کے پاس منیٰ میں تھا کہ قریب خیمے سے ایک (مبارک) شخص نکلا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ جب اس نے سورج کو ڈھلا ہوا دیکھا تو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ میرے بھتیجے محمد عربی (ﷺ) ہیں یہ ان کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور یہ ان کے چچازاد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میرے بھتیجے کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے۔ ان کے معاملہ کی اتباع ان کی زوجہ نے اور چچازاد بھائی نے کی ہے۔ ان کا گمان ہے کہ عنقریب قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے لیے وقف کر دیے جائیں گے۔''

آپ ﷺ کے بعد خلفائے ملوک اور امراء ہوں گے

امام مسلم اور ابوداؤد نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب امراء ہوں گے، جنہیں تم جانو گے، تم انہیں عجیب سمجھو گے۔ جس نے ان کا انکار کر دیا وہ بری ہو گا۔ جس نے ناپسند کیا وہ سلامتی پا گیا لیکن وبال اس پر ہے جس نے رغبت رکھی اور اتباع کر لی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! جب تک وہ نماز پڑھیں۔''

امام نسائی نے عرفجہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد

مصائب ہی مصائب ہوں گے۔ جس شخص کو تم دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا ہے وہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے امر کو منتشر کرنا چاہتا ہو، خواہ وہ کوئی بھی ہو تم اسے قتل کر دو۔ اللہ تعالیٰ کا دستِ تصرف جماعت پر ہے۔ شیطان اس کے ساتھ ہے جس نے جماعت کو چھوڑ دیا۔ وہ اس کے ساتھ دوڑتا ہے۔"

طبرانی نے الکبیر میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد تم پر امراء ہوں گے۔ وہ تمہیں ایسا حکم دیں گے جسے تم جانتے ہو گے۔ وہ ایسے اعمال کریں گے جنہیں تم عجیب سمجھو گے۔ وہ تمہارے ائمہ نہیں ہیں۔"

ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد امراء ہوں گے۔ وہ کہیں گے لیکن ان کا رد نہ کیا جائے گا۔ وہ آگ میں اس طرح پھینک دیئے جائیں گے جیسے بندر گھس جاتے ہیں۔"

طبرانی نے الکبیر میں اور ابن عساکر نے حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت صالح رہے گی حتیٰ کہ بارہ خلفاء گزر جائیں گے۔ وہ سارے قریش میں سے ہوں گے۔" ابو داؤد، طیالسی، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ اور ابن حبان نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہاری کیفیت اس وقت کیا ہو گی جب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو وقت سے تاخیر سے پڑھیں گے؟" میں نے عرض کی: "آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "وقت پر نماز ادا کر لینا۔ اگر تم ان کے ساتھ نماز پا لینا تو پڑھ لینا یہ تمہاری نفلی نماز ہو جائے گی۔"

طبرانی نے الکبیر میں اور ضیاء نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: "اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہو گی جب شاہانِ وقت تم پر ظلم کریں گے؟"

امام احمد، ابو داؤد، ابن سعد، رویانی اور ضیاء نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری حالت اس وقت کیا ہوگی جب میرے بعد حکمران اس مال فئے میں ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کی: ''مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی شمشیر اپنے کندھے پر رکھ لوں گا۔ اس کے ساتھ شمشیر زنی کروں گا حتیٰ کہ آپ ﷺ سے ملاقات کرلوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اس سے بہتر چیز پر تمہاری راہ نمائی نہ کروں؟ تم صبر کرو حتیٰ کہ تم میرے ساتھ ملاقات کرلو۔''

ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہوگی جب تم پر ایسے والی مقرر کیے جائیں گے جو وقت پر نماز ادا نہ کریں گے؟'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرلینا اور ان کے ہمراہ اپنی نماز کو نفل بنالینا۔''

طبرانی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھ امور سے تمہارے بارے خطرہ ہے۔ (۱) احمقوں کی امارت (۲) خونریزی (۳) فیصلے فروخت کرنا (۴) قطع رحمی (۵) لوگ قرآن پاک کو مزامیر بنالیں گے اور (۶) سپاہیوں کی کثرت۔

ابوداؤد، امام احمد، نعیم بن حماد، ابویعلی، بغوی، ابن حبان، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) ابونعیم نے فضائل صحابہ میں طبرانی نے الکبیر میں حضور اکرم ﷺ کے غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان کا اسم گرامی رومان تھا۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی پھر ملوکیت کا دور دورہ ہوگا۔''

خلفاء اربعہ کے بارے آگاہ فرمانا

ابویعلی، حارث بن ابی اسامہ، حاکم (انہوں نے اس روایت کو صحیح کہا ہے) بیہقی اور ابونعیم نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''جب سرورِ عالم ﷺ نے مسجد تعمیر کی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے۔ انہوں نے اسے رکھا، پھر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر رکھا، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد امر کے والی یہی ہوں گے۔“

ابو یعلی، حاکم اور ابو نعیم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے حضور اکرم ﷺ نے پہلا پتھر رکھا، پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پتھر رکھا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پتھر رکھا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے پتھر رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد یہی خلفاء ہوں گے۔“

ابو نعیم نے حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ کے ساتھ حضرات صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ مسجد قباء کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ یہ تینوں حضرات قدسیہ ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے بعد خلافت کے والی ہوں گے۔“

حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”آج رات ایک صالح شخص نے خواب دیکھا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے اٹھے تو ہم نے کہا: ”عبد صالح سے مراد حضور اکرم ﷺ ہیں، اور یہ جس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں خلافت کا معاملہ اسی طرح ہوگا۔ اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔“

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد آنے والوں میں سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اقتدا کرو۔“ حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی اثناء میں کہ میں سویا ہوا

تھا۔ میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ میں نے اس سے اتنا پانی نکالا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا۔ انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔ رب تعالیٰ انہیں معاف کرے۔ وہ ڈول بڑا ہو گیا، پھر اسے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا۔ میں نے کسی جوان کو اس طرح ڈول نکالتے ہوئے نہ دیکھا تھا، حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کرا کر بٹھا دیا۔" اس روایت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ امام شافعی نے لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ مذکورہ ضعف سے مراد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت کی کمی اور ان کا جلد وصال کر جانا ہے۔"

طبرانی اور ابونعیم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمہیں امیر بنایا جائے گا، تم خلیفہ بنو گے، تمہیں شہید کر دیا جائے گا۔ یہ خون مبارک کی رنگت ادھر سے لے کر ادھر تک ہو گی۔" یعنی ریش مبارک سے لے کر سرِ اقدس تک۔" امام حاکم نے حضرت ثور بن مجزاہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں جنگِ جمل میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ ان پر نزع کا عالم تھا۔ انہوں نے مجھے فرمایا: "تمہارا تعلق کس کے ساتھ ہے؟" میں نے عرض کی: "امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ساتھ۔" انہوں نے فرمایا: "اپنا ہاتھ آگے بڑھاؤ تاکہ میں تمہاری بیعت کر لوں۔" میں نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ انہوں نے میری بیعت کر لی۔ پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا: "اللہ اکبر! حضور اکرم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ رب تعالیٰ نے انکار فرما دیا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوں مگر ان کی گردن میں میری بیعت ہو۔"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے بارے خبر

دیلمی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا: "شب و روز کا سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حکمران بن جائیں گے۔"

ابن عساکر نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد تم میری امت کے امور کے والی ہوں گے۔ جب اس منصب پر فائز ہو جاؤ تو ان کے محسن سے قبول کر لینا اور ان کے برے سے تجاوز کرنا۔“

امام بیہقی (انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے) نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”مجھے حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان نے خلافت کے معاملہ پر ابھارا۔ ”معاویہ! اگر تم مسند اقتدار پر بیٹھو تو احسان کرنا۔“

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں عبدالملک بن عمیر کی سند سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں لگاتار خلافت میں طمع کرتا رہا جب سے حضور اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اگر تم مسند اقتدار پر بیٹھو تو احسان کرنا۔“

امام بیہقی نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے برتن پکڑا اور حضور اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ! جب تم مسلمانوں کے امر کے والی بنو تو رب تعالیٰ سے ڈرنا، عدل کرنا۔“ میں لگاتار گمان کرتا رہا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے کسی عمل سے آزمایا جائے گا۔“

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ عدل کرنا جب تمہیں مسلمانوں کے امر کا والی بنا دیا جائے۔“ میں لگاتار یہ گمان کرتا رہا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے کسی عمل سے آزمایا جائے گا۔“

راشد بن سعد نے ان سے ہی روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”اگر تم نے لوگوں کی لغزشوں کا تعاقب کیا تو تم نے انہیں خراب کر دیا۔ یا قریب ہے کہ تم انہیں خراب کر دو۔“

طبرانی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تمہاری کیفیت اس وقت کیا ہو گی جب اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ یعنی خلافت۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو قمیص پہنائے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اس

میں فسادات، فسادات اور فسادات ہوں گے۔"

ابن عساکر نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "معاویہ! اللہ تعالیٰ تمہیں اس امت کے معاملات کا والی بنائے گا۔ ذرا دیکھنا کہ تم کیا کرنے لگو۔" حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو یہ عطا کرے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! لیکن اس میں فسادات، فسادات اور فسادات ہوں گے۔"

ابن عساکر نے حضرت حسن کی سند سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میرے بعد میرے معاملہ کے والی بنو گے۔ جب اس طرح ہو تو ان کے محسن سے قبول کر لینا اور ان کے برے سے تجاوز کرنا۔" میں اقتدار کی امید کرتا رہا حتیٰ کہ میں اس مقام پر کھڑا ہو گیا۔"

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ دعا کی: "مولا! اسے کتاب کی تعلیم دے۔ شہروں میں اسے تسلط عطا کر، اسے عذاب سے بچا۔"

ابن عساکر نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: "میرے ساتھ زور آزمائی کریں۔" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے۔ فرمایا: "میں تمہارے ساتھ زور آزمائی کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "معاویہ کبھی مغلوب نہ ہو سکے گا۔" انہوں نے اعرابی کو پچھاڑ دیا۔ جب صفین کا دن آیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر تم مجھے اس روایت کے بارے بتا دیتے تو میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال نہ کرتا۔"

یزید کی حکومت کے بارے میں خبر

حارث، ابن منیع نعیم بن حماد نے الفتن میں، ابن عساکر اور ابو یعلیٰ نے (اس کی سند میں انقطاع ہے) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: ”اس امت کا معاملہ عدل پر مبنی رہے گا، حتیٰ کہ بنو امیہ میں سے ایک شخص اس میں رخنہ ڈالے گا جس کا نام یزید ہو گا۔“

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”وہ پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنو امیہ میں سے ایک شخص ہو گا۔“ حاکم نے بنو مغیرہ کی ایک عورت فاطمہ سے روایت کیا ہے۔ اس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”کیا تم کتاب میں یزید بن معاویہ کا ذکر پاتے ہو؟“ انہوں نے فرمایا: ”میں اسے اس کے نام سے نہیں پاتا لیکن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسل میں ایک شخص کو پاتا ہوں جو خون ریزی کرے گا۔ اموال کو حلال سمجھے گا۔ بیت اللہ ایک ایک پتھر کر کے کم ہو جائے گا۔ اگر اس طرح ہوا اور میں زندہ رہا تو بہتر ورنہ مجھے یاد کرا دینا۔“ ابن حویرث نے لکھا ہے۔ ”اس کا گھر کوہ ابی قبیس پر تھا۔ جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حجاج کا دور آیا میں نے خانہ کعبہ کو سمٹتے ہوئے دیکھا۔ اس عورت نے کہا: ”اللہ تعالیٰ ابن عمرو پر رحم کرے۔ وہ ہمیں یہ روایت بیان کرتے تھے۔“

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”یزید! اللہ تعالیٰ اسے بابرکت نہ کرے۔ وہ بہت زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو گا۔ مجھے میرے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی گئی ہے۔ ان کی شہادت گاہ کی مٹی بھی میرے پاس لائی گئی ہے۔ میں نے ان کے قاتل کو بھی دیکھا ہے۔ وہ جس قوم کے سامنے شہید کیے گئے انہوں نے ان کی مدد نہ کی تو رب تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا۔“

ابو یعلی، نعیم بن حماد نے الفتن میں، ابن عساکر (اس کی سند میں انقطاع ہے) نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”یہ دین حق پر مبنی بر عدل رہے گا، حتیٰ کہ اس میں بنو امیہ کا ایک شخص رخنہ ڈالے گا جسے یزید کہا جائے گا۔“

بنو امیہ کی سلطنت کے بارے بتانا

ابن عساکر نے حضرت صخرہ بن حلیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کی خدمت میں مروان بن حکم کو پیش کیا گیا۔ وہ نومولود تھا، تاکہ آپ ﷺ اسے گھٹی دیں، مگر آپ ﷺ نے اسے گھٹی نہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے اور اس کی اولاد سے میری امت کے لیے ہلاکت ہے۔''

انہوں نے صالح بن ابی صالح سے اور انہوں نے نافع بن جبیر سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حکم بن عاص کا گزر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت اس سے ہلاک ہوگی جو اس کے صلب میں ہے۔''

طبرانی نے الکبیر میں، بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے، ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، امام احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے الکبیر میں، حاکم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے، دار قطنی اور حاکم نے سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے، نعیم بن حماد نے الفتن میں اور ابن عساکر نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب بنو الحکم (یا بنو ابی العاص یا بنو امیہ) کی تعداد تیس ہو جائے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام بنا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اموال کو ذاتی دولت بنا لیں گے۔'' ''وہ کتاب الٰہی کے ساتھ مکر و فریب کریں گے۔'' یا ''وہ رب تعالیٰ کے دین کو آمدنی کا ذریعہ بنا لیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''جب ان کی تعداد چار سو ننانوے ہوگی تو ان کی ہلاکت کھجور کے چبانے سے قبل ہو جائے گی۔''

ایک روایت میں ہے: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''بخدا! ہاں!'' مروان نے اسے ضروری کام کہا۔ مروان نے عبد الملک کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ اس نے ان سے اس کے متعلق گفتگو کی۔ جب عبد الملک جانے لگا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کا

تذکرہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: ”چار جابرین کا باپ۔“ انہوں نے فرمایا: ”ہاں! بخدا!“

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں بنو حکم بن ابی العاص کو دیکھا۔ وہ بندروں کی طرح میرے منبر پر اچھل رہے تھے۔“

امام بیہقی نے الدلائل میں ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت لکھی ہے: ”حضور سید المرسلین ﷺ نے بنو حکم کو دیکھا وہ آپ ﷺ کے منبر پر کود رہے تھے۔ صبحِ وقت گویا کہ آپ ﷺ ناراض تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو خوش و خرم نہ دیکھا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔“

طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے بنو مروان کو دیکھا۔ وہ میرا منبر استعمال کر رہے تھے، مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے بنو عباس کو دیکھا۔ وہ میرا منبر استعمال کر رہے تھے۔ اس بات نے مجھے خوش کر دیا۔“ ایک روایت میں بنو عباس کی جگہ بنو ہاشم کا ذکر ہے۔“

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حکم سے فرمایا: ”یہ عنقریب کتاب اللہ کی مخالفت کرے گا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی سنت کی مخالفت کرے گا۔ اس کی صلب سے ایسا فتنہ نکلے گا جس کا دھواں آسمان تک جائے گا، تم میں بعض اس روز اس کے ساتھی ہوں گے۔“

طبرانی نے الاوسط میں اور ابن عساکر نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”خلافت بنو امیہ میں رہے گی۔ وہ اسے یوں اچک لیں گے جیسے گیند اچک لیا جاتا ہے۔ جب اسے ان سے چھین لیا جائے گا تو زندگی میں کوئی بھلائی نہ رہے گی۔“

بنو عباس کی سلطنت کے بارے میں بتانا

امام احمد نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ کے انقطاع کے وقت میرے اہلِ بیت سے ایک شخص کا ظہور ہو گا۔“ دوسری روایت میں ہے: ”اسے السفاح کہا جائے گا۔ اس کی عطا بہت زیادہ مال ہو گا۔“ امام

بیہقی اور ابونعیم نے ''الدلائل'' میں خطیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہم میں سفاح ہوگا، ہم میں منصور ہوگا اور ہم میں مہدی ہوگا۔''

خطیب، بیہقی اور ابونعیم نے الدلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، اور خطیب نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہم میں قائم ہوگا۔ ہم میں سے منصور ہوگا۔ ہم میں سے سفاح ہوگا۔ ہم میں سے مہدی ہوگا۔ قائم کے پاس خلافت آئے گی اس وقت تھوڑا سا خون بھی نہ بہے گا۔ منصور کے لیے جھنڈا نہ لوٹایا جائے گا، لیکن سفاح مال اور خون کو بہائے گا۔ مہدی زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔''

دارقطنی نے الافراد میں، ابن عساکر اور ابن نجار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''حضرت عباس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے معاملہ کو محکم کریں گے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ دین کو غلبہ عطا کرے گا۔''

خطیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''عباس رضی اللہ عنہ! تم میرے چچا اور میرے والد گرامی کے بھائی ہو۔ میں اپنے اہلِ خانہ میں جسے چھوڑ کر جاؤں گا تم ان سے بہترین ہو۔ سنہ ۱۳۵ھ کا سال آپ کے لیے اور آپ کی اولاد کے لیے ہوگا۔ ان میں سے سفاح، منصور اور مہدی ہوگا۔''

دارقطنی نے الافراد میں، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عباس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کی ابتداء مجھ سے کی۔ اس کا اختتام تمہاری اولاد میں سے ایک شخص پر کرے گا۔ جو اسے اس طرح عدل سے بھر دے گا جیسے یہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھے گا۔''

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مجھے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے صدفِ بطن میں بچہ ہے۔ جب یہ پیدا ہو تو اسے میرے پاس لے آنا۔'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

قریش نے باہم معاہدہ کیا ہے کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں گے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسی طرح ہوگا جس طرح میں نے تمہیں بتادیا ہے۔" انہوں نے فرمایا: "جب میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے آئی۔ آپ ﷺ نے ان کے دائیں کان میں اذان دی۔ بائیں کان میں اقامت کہی۔ اس کے منہ میں لعابِ دہن ڈالا۔ اس کا نام عبداللہ رکھا۔ فرمایا: "خلفاء کے باپ کو لے جاؤ۔" انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بات اسی طرح ہے جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے یہ ابوالخلفاء ہے حتیٰ کہ ان میں سفاح ہوگا، حتیٰ کہ ان میں سے مہدی ہوگا۔ ان میں سے وہ شخص ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔"

آپ ﷺ کا بتادینا کہ ترک کے ساتھ جنگ ہوگی وہ قریش سے امر چھین لیں گے جبکہ قریش دین کو قائم نہ رکھ سکیں گے

حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایسی قوم آئے گی جس کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے چپٹے ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے ڈھال ہوں۔ وہ شیخ درخت کے اگنے کی جگہوں پر اہلِ اسلام سے جنگ کریں گے، گویا کہ میں انہیں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے مسجد کے ستونوں کے ساتھ اپنے گھوڑوں کو باندھ رکھا ہے۔ عرض کی گئی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ کون ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ترک"

ابن ابی شیبہ، شیخین، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مسلمان اہلِ ترک کے ساتھ جنگ کریں گے۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے سرخ ہوں گے۔ ناکیں چپٹی ہوں گی، گویا کہ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھال ہوں گے۔" دوسری روایت میں ہے "اس قوم کے چہرے گویا کہ تہ در تہ ڈھالیں ہوں وہ بال پہنیں گے۔ بالوں میں چلیں گے۔" ایک اور روایت میں ہے: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے قتال کروگے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ تم میں سے کسی ایک پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ میرا دیدار اسے اپنے اہل

اور مال سے پسندیدہ ہوگا۔"

امام احمد، بزار اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کو ایسی قوم ہانکے گی جس کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ ان کے چہرے گویا کہ تہ در تہ تین ڈھالیں ہوں۔ وہ جزیرۂ عرب میں ان کے ساتھ نبرد آزما ہوں گے۔ ایک گروہ بھاگ کر ان سے نجات پالے گا۔ دوسرے گروہ کے کچھ افراد ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ بچ جائیں گے۔ تیسرا گروہ ان کے بقیہ سے صلح کر لے گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ کون ہوں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ترک۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے۔ مسلمانوں کے ستونوں کے ساتھ ان کے گھوڑے باندھے جائیں گے۔"

ابو یعلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ترک عرب پر غالب آجائیں گے۔ وہ شیخ اور قیصوم کے اگنے کی جگہوں پر ان کے ساتھ نبرد آزما ہوں گے۔" طبرانی اور ابونعیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اہلِ ترک کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔ بنو قنطوراء وہ پہلے افراد ہوں گے۔ جو میری امت سے ان کا ملک اور وہ اشیاء چھین لیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشی ہوں گی۔"

طبرانی اور حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ترک تمہارے پاس ایسے غیر عربی گھوڑوں پر آئے ہیں جن کے کان سرخ ہیں، حتیٰ کہ انہوں نے انہیں فرات کے کنارے کے ساتھ باندھ دیا ہے۔" ابونعیم نے حضرت بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایک جگہ ہے جسے بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے۔ مسلمان وہاں بسیرا کریں گے۔ ان کے پاس ایک نہر ہوگی جسے دجلہ کہا جائے گا۔ ان کے لیے ان پر پل ہوگا۔ وہاں کے باشندے کثیر ہو جائیں گے۔ آخری زمانہ میں وہ ایک سمت چلیں گے وہ دیکھیں گے تو انہیں چوڑے چہرے والے اور چھوٹی آنکھیں والے لوگ

نظر آئیں گے، حتیٰ کہ وہ دریا کے کنارے اتریں گے۔ اس وقت لوگ متفرق فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گا۔ ایک گروہ اپنی اصل کے ساتھ مل جائے گا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ دوسرا گروہ اپنے آپ کی پرواہ کرتے ہوئے بھاگ نکلیں گے۔ ایک گروہ سخت قتال کرے گا۔ رب تعالیٰ بقیہ پر انہیں فتح کر دے گا۔"

ملک حاصل کرنے کے لیے لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے

ابن ابی شیبہ، طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو حصولِ مملکت کے لیے ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوالاشہب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے ایک کپڑا پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا یہ نیا ہے یا دھلا ہوا ہے؟" انہوں نے عرض کی: "دھلا ہوا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر! نئے کپڑے پہنو، قابلِ ستائش زندگی بسر کرو اور شہادت سے سرفراز ہو جاؤ۔" یہ روایت مرسل ہے۔ اسے امام احمد، ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بزار نے اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابو یعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کوہِ احد لرز اٹھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ، صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم جلوہ افروز تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "احد! ٹھہر جا۔ تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید جلوہ فرما ہیں۔"

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی باغ میں تشریف فرما تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اذن طلب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اذن دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذن طلب کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو،'' پھر حضرت عثمان ذوالنورین نے اذن طلب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔''

حضرت ثابت بن قیس کی سعادت مندی

طبرانی نے ایسی اسناد سے روایت کیا ہے جن کے طرق عمدہ ہیں۔ جب یہ آیات طیبات نازل ہوئیں:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ (لقمان: ۱۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کسی گھمنڈ کرنے والے کو، فخر کرنے والے کو۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔ (الحجرات: ۲)

ترجمہ: نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (ﷺ) کی آواز سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ (الحجرات: ۴)

ترجمہ: بے شک جو لوگ پکارتے ہیں آپ کو حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر نا سمجھ ہیں۔

تو یہ آیات طیبات حضرت ثابت رضی اللہ عنہ پر بڑی گراں گزریں۔ انہوں نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کرلیا۔ وہ مسلسل رونے لگے۔ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو پوچھا: ''کیوں رو رہے ہو؟'' انہوں نے اپنی کیفیت بیان کی۔ انہوں نے یہ صورت حال حضور اکرم ﷺ سے عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے حضرت ثابت کی طرف پیغام بھیجا۔ انہیں یاد فرمالیا۔ انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے خدشہ ہے کہ میں ہلاک ہو گیا ہوں۔'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیوں؟'' انہوں نے عرض کی: ''رب تعالیٰ نے تکبر سے منع کیا ہے لیکن میں خود کو پاتا ہوں کہ میں اونٹوں سے محبت کرتا ہوں۔ رب تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند نہ کریں۔ میں بلند آواز شخص ہوں۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ثابت رضی اللہ عنہ! کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم قابل ستائش زندگی بسر کرو۔ تمہیں شہادت کی وفات ملے اور تم جنت میں داخل ہو جاؤ؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں حضور اکرم ﷺ

کی بشارت پر راضی ہوں۔" جب مسلمان اہلِ ردہ، یمامہ اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ قتال کے لیے نکلے، تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ نکلے۔ مسلمان مسیلمہ کذاب اور بنو حنیفہ کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ انہوں نے مسلمانوں کو تین بار شکست دے دی۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح جہاد نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے لیے گڑھا کھودا۔ اس میں داخل ہو گئے۔ جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

ایک مسلمان نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: "کل جب میں شہید ہو گیا تھا، تو ایک مسلمان شخص میرے پاس سے گزرا۔ اس نے مجھ سے نفیس زرہ اتار لی۔ اس کا خیمہ لشکر کے آخری حصے میں ہے۔ اس کے خیمے کے پاس ایک گھوڑا ہے جو طولاً دوڑ رہا ہے۔ اس نے زرہ پر ہنڈیا کو اوندھا رکھا ہے۔ ہنڈیا کے اوپر اس نے کجاوہ رکھا ہے، تم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔ وہ کسی شخص کو میری زرہ لانے کے لیے بھیجیں۔ وہ اسے لے لیں۔ جب خلیفہ رسول اللہ (ﷺ) کے پاس جانا تو انہیں بتا دینا کہ مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے۔ میرا اتنا اتنا مال ہے۔ میرا فلاں غلام آزاد ہے، اسے محض خواب نہ سمجھنا کہ تم اسے ضائع کر دو۔" وہ شخص حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ انہیں بتایا۔ انہوں نے اس زرہ کی طرف آدمی بھیجا۔ انہوں نے اسے اسی طرح پایا جیسے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے ان کے وصال کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کیا۔ ہم حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کو نہیں جانتے کہ وصال کے بعد جن کی وصیت کو جائز سمجھا گیا ہو۔"

* طبرانی نے صحیح کے راویوں سے (یہ صحیح میں بھی ہے) زرہ کے قصہ کے علاوہ اسے روایت کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ یمامہ کے دن آئے۔ انہوں نے کفن پھیلا رکھا تھا۔ خوشبو لگا رکھی تھی، پھر یوں عرض کی: "مولا! جو کچھ یہ لے کر آئے ہیں میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے میں اس سے معذرت کرتا ہوں۔" وہ شہید ہو گئے۔ ان کی ایک زرہ تھی جو چوری ہو گئی۔ ایک شخص نے انہیں خواب میں دیکھا۔ انہوں نے اسے کہا: "میری زرہ ہنڈیا میں ہے۔ وہ فلاں جگہ چولہے کے نیچے ہے۔ وہ فلاں جگہ ہے۔" انہوں نے اسے وصیتیں کیں۔ انہوں نے ان کی زرہ تلاش کی۔ انہوں نے

اسے پالیا اور ان کی وصیتوں کو نافذ کر دیا۔" طبرانی نے حسن سند کے ساتھ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ۱۲ھ کو یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بتا دینا کہ آپ کے بعد ارتداد ہوگا

امام احمد، شیخین، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ، امام احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، بخاری، نسائی نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے، بخاری اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابوسعید سے اور ابوامامہ سے، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے، دارقطنی نے الافراد میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔" امام نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے۔ "کسی شخص کو اس کے باپ کی جنایت کے بدلے جرم میں نہ پکڑا جائے، نہ ہی اسے اس کے بھائی کے جرم کے بدلے میں پکڑا جائے۔ امام مسلم اور امام ترمذی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے حتیٰ کہ وہ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔"

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بعض لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح ہانک دیا جائے گا جیسے آوارہ اونٹوں کو ہانک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں آواز دوں گا۔" آجاؤ۔" مجھے بتایا جائے گا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (دین حق کو) تبدیل کر دیا تھا۔" میں انہیں کہوں گا "دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔"

شیخین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا۔ انہیں بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا جائے گا۔" میں کہوں گا۔ "یہ میرے ساتھی ہیں۔" بتایا جائے گا۔ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیسے حوادث نمودار کیے تھے۔" میں اسی طرح کہوں گا جیسے عبد صالح نے کہا تھا:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ (المائدہ: ۱۱۷)

ترجمہ: اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی نگران تھا ان پر۔

بتایا جائے گا: "جب آپ ﷺ ان سے جدا ہوئے تو یہ مرتد ہو کر واپس لوٹ گئے تھے۔"

جزیرہ عرب میں بتوں کی پوجا کبھی نہ کی جائے گی

امام مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اب اس کی پوجا ہو لیکن وہ ان کے مابین لڑائی جھگڑا کرے گا۔"

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ عنقریب عمدہ جگہ پر کھڑے ہوں گے

حاکم، بیہقی نے سفیان بن عیینہ کی سند سے، حسن بن محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اجازت دیں میں سہیل کے سامنے کے دو دانت اکھیڑ دیتا ہوں۔ یہ کبھی بھی اپنی قوم میں خطبہ کے لیے نہ اٹھ سکے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو شاید یہ تمہیں کسی روز خوش کر دے۔" حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب حضور اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اہلِ مکہ نے بھاگنے کا ارادہ کیا تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے پاس ہو گئے۔ انہوں نے کہا: "جس کے معبود محمد عربی ﷺ تھے تو آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ جاوید ہے اسے موت نہیں۔"

یونس بن بکیر نے مغازی میں اور ابن سعد نے ابن اسحاق کی سند سے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کیا ہے کہ جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ قیدی بنا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں۔ میں اس کے سامنے کے دو دانت اکھیڑ دیتا ہوں۔ اس کی زبان باہر نکل آئے گی۔ یہ کبھی بھی تقریر نہ کر سکے گا۔" سہیل کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں مثلہ نہیں کروں گا، ورنہ رب تعالیٰ میرا

مثلہ کر دے گا۔ اگر میں نبی ہوں شاید یہ کسی روز ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ تم اسے ناپسند نہ کرو۔"

ابن سعد نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے ابو عمرو بن عدی بن حمراء خزاعی کی سند سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "جب حضور اکرم ﷺ کے وصال کی خبر مکہ مکرمہ پہنچی تو میں نے حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے ہمیں اسی طرح کا خطبہ دیا جیسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ میں خطبہ دیا تھا گویا کہ انہوں نے اسے سن لیا تھا۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا: "اشھد ان محمدا رسول اللہ" جو کچھ آپ ﷺ لے کر آئے ہیں وہ حق ہے۔ آپ ﷺ کی اس وقت مراد یہی تھی جب آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: "شاید سہیل کسی روز ایسی جگہ کھڑا ہو کہ تمہیں ناپسند نہ لگے۔" محاملی نے اس روایت کو "فوائد" میں سعید بن ابی ہند سے، حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اگر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ رب تعالیٰ کے لیے قسم دیں تو وہ اسے پورا کر دے گا

امام ترمذی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "کتنے ہی کمزور اور جنہیں کمزور سمجھا جاتا ہے وہ بوسیدہ کپڑوں والے ہوتے ہیں۔ اگر وہ رب تعالیٰ کی قسم اٹھا لیں تو رب تعالیٰ اسے پوری فرما دیتا ہے۔ ان میں سے ایک حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک لشکر میں تھے۔ مسلمانوں کو شکست ہو گئی۔ مسلمانوں نے انہیں کہا: "براء! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اگر تم رب تعالیٰ کے لیے قسم اٹھاؤ کہ وہ اسے پوری کر دیتا ہے۔" اپنے رب تعالیٰ کے لیے قسم اٹھائیں۔" انہوں نے کہا: "مولا! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تو ان کے کندھے ہمیں دے دے۔" دشمن کو فوراً شکست ہو گئی، پھر سوس کے پل پر دشمن سے نبرد آزما ہو گئے۔ انہوں نے عرض کی: "مولا! میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ دشمن کو شکست دے دے۔ مجھے اپنے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملا دے۔" پھر مسلمانوں نے حملہ کر دیا اہلِ ایران کو

شکست ہو گئی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔"

اقرع بن شفی رضی اللہ عنہ زمین فلسطین میں ٹیلے پر دفن ہوں گے

طبرانی، ابن سکن (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) ابن مندہ، ابونعیم نے المعرفۃ میں اور ابن عساکر نے اقرع بن شفی العکی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں مریض تھا۔ حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں اس مرض سے مرنا نہیں چاہتا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! تم زندہ رہو گے، تم سرزمین شام کی طرف جاؤ گے، وہاں تمہارا وصال ہوگا۔ سرزمین فلسطین میں ربوہ (ٹیلے) پر تمہاری تدفین ہوگی۔" حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا وصال ہو گیا۔ الرملہ کے مقام پر دفن ہوئے۔"

ابن ابی حاتم، ابن جریر اور طبرانی نے حضرت مرہ البہزی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: "ربوہ کے مقام پر تمہارا وصال ہوگا۔ الرملہ کے مقام پر اس کا انتقال ہوا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ محدثین میں سے ہیں

امام احمد، امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، امام احمد، شیخین، ترمذی اور نسائی نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "سابقہ امتوں میں محدثین تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔" ایک روایت میں صرف "عمر" کا ذکر ہے۔ طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نبی کو بھی مبعوث کیا گیا اس کی امت میں محدث تھا۔ اگر کوئی میری امت میں محدث ہے تو وہ عمر ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! محدث کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کی زبان پر ملائکہ محو گفتگو ہوتے ہیں۔"

انہوں نے ہی حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا: ”جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس میں ایک یا دو معلم ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر فاروق ہے۔“

طبرانی نے الاوسط میں اور بیہقی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم بہت سے صحابہ کرام کو اس میں کوئی شک نہ تھا کہ سکینہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان سے محوگفتگو ہوتی تھی۔“ امام بیہقی نے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم کہتے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرشتے کی زبان سے محوگفتگو ہوتے تھے۔“

امام حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں جب بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنتا کہ میرا گمان ہے کہ یہ اس طرح اس طرح ہے تو وہ اسی طرح ہوتا جیسے وہ گمان کرتے تھے۔

سب سے پہلے وصال فرمانے والی زوجہ کریمہ

تمام اور ابن عساکر نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نورنظر! فاطمہ! تم سب سے پہلے میرے اہلِ بیت میں سے مجھے ملو گی، پھر میری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے مجھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا ملیں گی۔ وہ ان سب سے زیادہ سخی ہیں۔“ (ان کے ہاتھ ان تمام کے ہاتھوں سے طویل ہیں)

امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے تم میں سے مجھے وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔“ وہ پیمائش کرنے لگیں کہ ان میں سے لمبا ہاتھ کس کا تھا؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں اور صدقہ کرتی تھیں۔“ اسے امام شعبی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کی: ”ہم میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کو کون ملے گی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جن کے ہاتھ تم سب سے لمبے ہیں۔“ انہوں نے ایک لکڑی لی اور اپنے ہاتھوں کی پیمائش کرنے لگیں۔ حضرت سودہ بنت زمعہ

رضی اللہ عنہا کے ہاتھ ہم سب سے لمبے تھے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوراً بعد حضرت سودہ بنت زمعہ کا وصال ہوا۔ہم نے سمجھ لیا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے صدقہ بہت زیادہ دیتی تھیں۔وہ صدقہ سے محبت کرتی تھیں۔

تنبیہ

یہ روایت اس روایت کے مخالف ہے جسے امام مسلم اور شعبی نے روایت کیا ہے کیونکہ ان میں منافات ہے کیونکہ ہاتھوں کی طوالت سے طوالت معنوی مراد ہے، جبکہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”ان کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں سے لمبے تھے۔“ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد طول حسّی ہے۔امام بیہقی نے لکھا ہے: ”حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت زیادہ صدقہ کرتی تھیں اور وہ ہی سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملیں۔“

مصاحف کی کتابت کی خبر

ابن عساکر نے حضرت نبیط الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے مصاحف لکھوائے تو انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تمہاری رائے صحیح ہے۔تمہیں توفیق عنایت کی گئی ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں سے وہ قوم مجھ سے شدید محبت کرے گی جو میرے بعد آئے گی۔وہ مجھ پر ایمان لائے گی۔انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا، اور جو کچھ معلق ورق (معلق صحیفہ) میں ہوگا اسے پڑھے گی۔“ میں نے کہا: ”اس ورق سے کیا مراد ہے؟ حتیٰ کہ میں نے مصاحف دیکھے۔“ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اس امر کو عجیب سمجھا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دس ہزار (دراہم) دینے کا حکم دیا۔فرمایا: ”بخدا! میں نہیں جانتا تھا کہ تم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہم سے روکے رکھو گے۔“

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق آگاہ فرمانا

عقیلی نے ”الضعفاء“ میں امام احمد، مسلم، حاکم اور ابن سعد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے کہ حضور صادق و مصدوق نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارے پاس اویس بن عامر رضی اللہ عنہ یمن کے لوگوں کے گروہوں کے ساتھ آئیں گے۔ ان کا تعلق مراد سے پھر قرن سے ہوگا۔ وہ برص کے مرض میں مبتلا تھے۔ وہ اس سے شفاء یاب ہو گئے سوائے ایک درہم کی جگہ کے، ان کی والدہ ہے۔ وہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کر دے گا۔ اگر تم میں طاقت ہو تو ان سے اپنی بخشش کی دعا کروانا۔"

امام مسلم کے الفاظ ہیں: "خیر التابعین وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ہیں۔ وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں۔ اگر وہ رب تعالیٰ کی قسم اٹھائیں تو رب تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ ان کے جسم پر سفیدی ہے۔ انہیں حکم دینا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں۔" دوسرے الفاظ میں ہے: "یمن کا ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ وہ گھر سے باہر نہیں نکلتا کیونکہ اس کی ضعیف والدہ ہے۔ انہیں برص تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے التجاء کی کہ وہ ان کا یہ مرض ختم کر دے۔ ان کا یہ مرض ختم ہو گیا سوائے ایک دینار یا درہم کے۔ تم میں سے جو انہیں ملے وہ ان سے بخشش کے لیے دعا کرائے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "عنقریب میری امت میں ایک ایسا شخص ہوگا، جسے اویس بن عبداللہ القرنی رضی اللہ عنہ کہا جائے گا۔ ان کی شفاعت سے میری امت کے ربیعہ اور مضر جتنے لوگ بخشے جائیں گے۔"

ابو یعلی اور بیہقی نے ایک اور سند سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تابعین میں سے ایک شخص ہوگا جسے اویس بن عامر رضی اللہ عنہ کہا جائے گا۔ انہیں برص کا مرض لاحق ہو جائے گا۔ وہ رب تعالیٰ سے دعا کریں گے تو ان کا وہ مرض ختم ہو جائے گا۔ وہ یہ دعا مانگیں گے: "مولا! میرے جسم میں اتنا داغ باقی رہنے دے جس سے مجھے تیری یہ نعمت یاد آتی رہے۔" ان کا اتنا داغ باقی رہے گا جس سے وہ اپنے رب تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرتے رہیں گے۔ جس میں یہ استطاعت ہو کہ ان سے بخشش کی دعا کرا سکے تو وہ ان سے بخشش کی دعا ضرور کرائے۔"

ابن سعد اور حاکم نے اسید بن جابر کی سند سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ انہوں نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے کہا: "میرے لیے مغفرت طلب کریں۔" انہوں نے کہا: "میں تمہارے لیے کیسے مغفرت طلب کروں حالانکہ آپ صحابیٔ رسول ﷺ ہیں۔" انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور والا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تابعین میں سے بہترین شخص وہ ہے جسے اویس قرنی کہا جاتا ہے۔"

حاکم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عسا کر نے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "تابعین میں سے بہترین اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔" امام مسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "خیر التابعین ایک شخص ہے جس کا تعلق قرن سے ہے۔ اسے اویس قرنی کہا جاتا ہے۔ اس کی والدہ ماجدہ ہے جس کے ساتھ وہ حسنِ سلوک کرتے ہیں۔ وہ برص کے مرض میں مبتلا تھے۔ انہوں نے رب تعالیٰ سے التجاء کی کہ وہ یہ مرض ختم کر دے۔ ان کا یہ سارا مرض ختم ہو گیا صرف ناف کے پاس درہم کے برابر داغ رہ گیا۔"

ابن ابی شیبہ نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جسے اویس کہا جائے گا۔ وہ برص کے مرض میں مبتلاء ہوا۔ اس نے رب تعالیٰ سے التماس کی تو ان کا وہ مرض ختم ہو گیا۔ تم میں سے جو اسے ملے اس سے کہے کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔"

ابن سعد اور حاکم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "اہلِ شام میں سے ایک شخص نے یوم صفین ان سے کہا: "کیا تم میں اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں؟" انہوں نے کہا: "ہاں!" اس شخص نے کہا: "میں نے حضورِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تابعین میں سے بہترین اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔" پھر اس نے اپنی سواری کو مارا اور ان میں داخل ہو گیا۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حالات بتا دینا

احمد بن منیع، ابن حبان، نسائی نے الکبریٰ میں اور ابن ماجہ نے مختصر میں حضرت

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر رضی اللہ عنہ! اس وقت تم کیا کرو گے جب تمہیں مدینہ طیبہ سے نکال دیا جائے گا؟'' انہوں نے عرض کی: ''وسعت اور گنجائش ہے۔ میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں گا۔ میں مکہ مکرمہ کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر بن جاؤں گا۔'' آپ نے فرمایا: ''ابوذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مکہ مکرمہ سے بھی نکال دیا جائے گا؟'' انہوں نے عرض کی: ''وسعت اور گنجائش ہے میں سرزمین شام اور ارضِ مقدسہ کی طرف چلا جاؤں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں شام سے بھی نکال دیا جائے گا تو تم کیا کرو گے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اپنے کندھے پر تلوار رکھ لوں گا اور قتال کروں گا حتیٰ کہ میں شہید ہو جاؤں۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بہتر کے بارے نہ بتاؤں؟ سنو اور اطاعت کرو خواہ (امیر) حبشی غلام ہی ہو۔''

امام احمد نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''اسی اثناء میں کہ مسجد میں سو رہا تھا۔ آپ باہر سے تشریف لائے۔ مجھے ٹانگ مبارک لگائی اور فرمایا: ''میں تمہیں اس میں سویا ہوا نہ دیکھوں؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں شام اور ارضِ مقدسہ کی طرف نکل جاؤں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تو پھر کیا کرو گے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اپنی تلوار سے شمشیر زنی کروں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہاری راہ نمائی اس سے عمدہ چیز کی طرف نہ کروں جو ہدایت کے قریب ہو؟ سنو اور اطاعت کرو۔ وہ تمہیں جہاں چاہیں ہانک کر لے جائیں۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بخدا! میں رب تعالیٰ سے ملاقات کرلوں گا۔ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بات غور سے سنوں گا اور ان کی اطاعت کروں گا۔''

امام احمد اور اسحاق نے القرظی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضرت ابوذر الربذہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کا وصال ہو گیا۔ انہوں نے ساتھیوں کو وصیت کی: ''مجھے غسل دینا، کفن دینا پھر مجھے عام رستے پر رکھ دینا۔ پہلا وہ کارواں جو تمہارے پاس سے گزرے اسے کہنا: ''یہ صحابیِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابوذر ہیں۔ ان کے غسل اور دفن میں ہماری مدد

کرو۔" انہوں نے اسی طرح کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عراق کے کارواں کے ہمراہ آئے۔ جنازہ عام شاہراہ پر رکھا ہوا تھا۔ ایک لڑکا اٹھا۔ اس نے کہا: "یہ صحابی رسول ﷺ ابوذر ہیں۔" یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم تنہا چلو گے۔ عالم تنہائی میں تمہارا وصال ہوگا۔ تنہا ہی تمہیں اٹھایا جائے گا۔"

امام احمد نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابراہیم بن الاشتر سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آ گیا۔ اس وقت وہ الربذہ میں تھے۔ ان کی زوجہ رونے لگی۔ انہوں نے پوچھا: "تم کس لیے رو رہی ہو؟" انہوں نے کہا: "میں کیوں نہ روؤں۔ چٹیل میدان میں تمہارا وصال ہو رہا ہے۔ میرے پاس تو کپڑا بھی نہیں جس میں آپ کو کفن دے سکوں۔" انہوں نے فرمایا: رہنے دو۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: "تم میں سے ایک شخص چٹیل میدان میں وصال کرے گا۔ اہلِ ایمان کا ایک گروہ اس کی نماز جنازہ ادا کرے گا۔" اس محفل میں جو بھی موجود تھے سب کا وصال ہو چکا ہے۔ ہر کوئی لوگوں میں اور بستیوں میں وصال کر چکا ہے۔ میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔ میں اس میدان میں آیا ہوں۔ میرا وصال ہو رہا ہے۔ تم رستے کی طرف غور سے دیکھنا۔ عنقریب تم دیکھ لو گی جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔" اسی اثناء میں کہ ایک کارواں وہاں پہنچا۔ ان کی سواریاں یوں سرعت سے لے کر انہیں پہنچیں گویا کہ ان کے کجاؤں میں زخم ہوں۔" وہ آئے اور اس عظیم خاتون کے پاس کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے پوچھا: "تمہیں کیا ہوا ہے؟" اس نے کہا: "کیا تم مسلمان ہو؟ انہیں کفن دو اور دفن کرو۔ تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔" انہوں نے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" خاتونِ عظیمہ نے کہا: "یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو مارا اور جلدی سے ان تک پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا: "تمہیں بشارت ہو۔ تم وہی خوش نصیب ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو فرمایا۔ آج میں اس طرح ہو گیا ہوں جیسے تم دیکھ رہے ہو۔ میرے پاس صرف ایک کپڑا ہے۔ میں انہیں اس میں کفن نہیں دے سکتا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ

تم میں سے وہ شخص مجھے کفن نہ دے جو سردار، امیر یا پیغام رساں نہ ہو۔" ساری قوم میں سے ہر ہر شخص ان میں کسی نہ کسی وصف کے ساتھ متصف تھا۔ سوائے انصار کے ایک جوان کے۔ وہ انہی لوگوں کے ساتھ تھا۔ اس نے کہا: "میں تمہیں اس چادر میں کفن دوں گا جو مجھ پر ہے۔ کفن کے لیے وہ دو کپڑے بھی استعمال کروں گا جو میرے تھیلے میں ہیں۔ انہیں میری والدہ نے بُنا ہے۔" انہوں نے فرمایا: "تم مجھے کفن دے دینا۔"

امام احمد، ابو داود، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تمہیں نکال دیا جائے گا۔ میں تمہارے لیے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ دو افراد پر بھی امیر نہ بننا۔ نہ ہی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔ ابو داود، طیالسی، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ اور حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو۔ یہ امانت ہے۔ یہ روزِ حشر رسوائی اور ندامت ہے۔ الا یہ کہ اس شخص نے اس کا حق ادا کیا اور اس میں اس پر جو کچھ لازم تھا اسے ادا کیا۔

مشکیزہ کے پھٹنے سے قبل شہادت نصیب

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت کدید ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایسے عمل کے بارے بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "انصاف کی بات کرو اور فالتو چیز راہِ خدا میں دے دو۔" اس نے عرض کی: "بخدا! میں نہ تو ہر وقت مبنی بر عدل بات کرنے پر قادر ہوں اور نہ مجھ میں ہر فالتو چیز دینے کی استطاعت ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ۔" اس نے عرض کی: "بخدا! یہ بھی شدید ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے اونٹ ہیں؟" اس نے عرض کی: "ہاں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "ان میں سے ایک اونٹ دیکھو۔" ایک مشکیزہ لو۔ کسی گھرانے کی طرف جاؤ جو کبھی کبھی ہی پانی پیتے ہوں۔ انہیں پانی پلاؤ۔ شاید ابھی تمہارا

اونٹ ہلاک نہ ہو۔ شاید ابھی تک تمہارا مشکیزہ نہ پھٹے، حتیٰ کہ تمہارے لیے جنت لازم ہو جائے۔" وہ اعرابی تکبیر کہتا ہوا چلا گیا۔ ابھی تک اس کا مشکیزہ پھٹا نہ تھا۔ ابھی تک اس کا اونٹ ہلاک نہ ہوا تھا حتیٰ کہ وہ شہادت سے سرفراز ہو گیا۔"

اس امت کا ایک شخص اس دنیا میں جنت میں داخل ہو جائے گا

طبرانی نے مسند الشامیین میں، ابن حبان نے الثقات میں ابراہیم بن ابی عبلہ کی سند سے حضرت شریک بن خباشہ النمیری سے روایت کیا ہے کہ وہ بیت المقدس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کنویں سے پانی پینے گئے۔ ان کے ڈول کی رسی ٹوٹ گئی۔ وہ ڈول نکالنے کے لیے نیچے اترے۔ وہ اس کی جستجو میں تھے کہ اچانک انہوں نے ایک درخت دیکھا۔ اس کا ایک پتا لیا اور اسے اپنے ساتھ نکال لیا۔ وہ پتا دنیاوی درخت کا نہ تھا۔ وہ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حق ہے۔ میں نے حضور قائد الغر المحجلین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ "اس امت کا ایک شخص اس دنیا میں ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔" انہوں نے وہ پتا مصحف کے دونوں گتوں کے مابین رکھ لیا۔"

اس روایت کو کلبی نے ایک اور سند سے حضرت شریک بن خباشہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے اور وہ اپنے شوہر نامدار سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا: "جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام جانے لگے تو ہم بھی ان کے ہمراہ نکلے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے ان سے پوچھا: "کیا تم کتاب میں پاتے ہو کہ اس امت مرحومہ کا ایک فرد دنیا میں جنت میں داخل ہو جائے گا۔" انہوں نے کہا: "ہاں!"

محمد بن حنفیہ کے حالات سے آگاہی بخشنا

امام بیہقی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: "عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوگا جسے میں نے اپنا اسم گرامی اور کنیت بخش دی ہے۔"

صلہ بن اشیم، وھب، قرظی، غیلان اور ولید کے بارے بتانا

ابن سعد، بیہقی اور ابو نعیم نے "الحلیہ" میں ابن المبارک کی سند سے عبد الرحمان بن یزید بن جابر کی سند سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہم تک خبر پہنچی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا جسے صلہ بن اشیم کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے اتنے اتنے افراد جنت میں جائیں گے۔"

ابن عدی اور بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا جسے وھب کہا جائے گا۔ رب تعالیٰ اسے حکمت عطا کرے گا۔ ایک اور شخص ہوگا جسے غیلان کہا جائے گا۔ وہ لوگوں کے لیے ابلیس سے زیادہ خطرناک ہوگا۔" امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "شیطان شام سے پکارے گا۔ ان کے دو ثلث تقدیر کو جھٹلا دیں گے۔" امام بیہقی نے لکھا ہے: "اس میں غیلان قدری کی طرف اشارہ ہے۔"

ابن سعد اور امام بیہقی نے حضرت ابو بردہ الظفری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "دو کاہنوں میں سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو اس طرح قرآن پاک پڑھائے گا اس کے بعد اور کوئی اس طرح قرآن پاک نہ پڑھا سکے گا۔" حضرت نافع بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے "ہم کہتے تھے کہ اس کا مصداق محمد بن کعب القرظی تھے۔ دو کاہنوں سے مراد قریظہ اور نضیر تھے۔" اس روایت کو امام بیہقی نے مرسلاً روایت کیا۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ "دو کاہنوں میں سے ایک شخص ہوگا جو اس طرح قرآن پاک پڑھائے گا کہ اس کے بعد اس طرح اور کوئی قرآن پاک نہ پڑھا سکے گا۔" انہوں نے فرمایا: "لوگ سمجھتے تھے کہ اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں۔ دو کاہنوں سے مراد قریظہ اور نضیر ہیں۔"

بیہقی نے عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں کسی اور شخص کو نہیں جانتا جو قرظی سے بڑھ کر تاویل قرآن کا عالم ہو۔" امام بیہقی نے (انہوں نے اسے

مرسل حسن کہا ہے) اور ابو نعیم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا۔ انہوں نے اس کا نام ولید رکھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اپنے فرعونوں کا نام رکھ لیا ہے۔ اس امت میں ایک شخص ہوگا جسے ولید کہا جائے گا۔ وہ میری امت کے لیے فرعون سے زیادہ شر پسند ثابت ہوگا۔“

امام احمد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ ”لوگ کہتے تھے کہ اس سے مراد ولید بن عبدالملک بن یزید ہے۔ اس روایت کو حاکم نے ابن مسیب کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔

نیزہ بازی اور طاعون کے بارے آگاہ فرمانا، شام میں پھیلنے والی طاعون

امام احمد، طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نیزہ بازی اور طاعون میری امت کے لیے فنا ہے۔“ عرض کی گئی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! نیزہ بازی کو تو ہم جانتے ہیں۔ طاعون سے کیا مراد ہے؟“ ”یہ جنات میں سے تمہارے دشمن کا نیزہ مارنا ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں شہادت ہے۔“

طبرانی نے الاوسط میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت طعن اور طاعون سے ہلاک ہوگی۔“ میں نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! طعن کو تو ہم جانتے ہیں۔ طاعون سے کیا مراد ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”یہ اونٹ کی گلٹی کی طرح کی گلٹی ہوگی۔ اس میں ٹھہرنے والا شہید کی طرح ہے۔ اور اس سے بھاگنے والا لشکر جرار سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔“

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب تم شام کی طرف چلے جاؤ گے۔ اسے تمہارے لیے فتح کر دیا جائے گا۔ وہاں تمہیں ایک مرض لاحق ہوگا، جو پھوڑے یا گوشت کے

ٹکڑے کی مانند ہوگا۔ جو شخص کے پیٹ کے نرم حصہ پر ہوگا۔ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کرے گا۔ وہ تمہارے اعمال کو پاک کرے گا۔"

طبرانی نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم ایک جگہ اترو گے جسے "الجابیہ" کہا جاتا ہوگا وہاں تمہیں ایک مرض لگ جائے گا جو اونٹ کی غدود کی مانند ہوگا۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری اولاد کے سروں پر شہادت کا تاج سجائے گا اور تمہارے اعمال پاک کر دے گا۔"

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو شہادت نصیب ہوگئی

ابو داؤد اور ابونعیم نے جمیع سے، اور عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری سے اور انہوں نے حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ غزوہ میں شرکت کروں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت سے سرفراز فرمادے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے گھر ہی ٹھہری رہو۔ رب تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرخرو فرمائے گا۔" انہیں "الشہیدۃ" کہا جاتا تھا۔ وہ قرآن پاک پڑھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے غلام اور لونڈی کو مدبر بنایا ہوا تھا۔ وہ رات کے وقت ان کے پاس گئے۔ چادر سے انہیں گھونٹا حتیٰ کہ ان کا وصال ہوگیا۔ اس وقت خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے حکم دیا تو اس غلام اور لونڈی کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا۔ یہ پہلے افراد تھے جنہیں مدینہ طیبہ میں پھانسی دی گئی۔"

ابن راہویہ، ابن سعد، بیہقی اور ابونعیم نے ایک اور سند سے اسے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔" وہ فرماتے تھے: "آؤ ہم شہیدہ کی زیارت کے لیے چلیں۔" رحمہا اللہ تعالیٰ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو سال ہوگی

طبرانی، بزار نے ثقہ راویوں سے، حارث اور احمد نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور سید عالم ﷺ نے میرے سر پر اپنا دست

اقدس رکھا۔ فرمایا: ''یہ بچہ ایک سو سال تک زندہ رہے گا۔''

انہوں نے ایک سو سال عمر پائی۔ ان کے چہرے پر مسہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا وصال نہ ہو گا حتیٰ کہ اس کے چہرے سے یہ مسہ ختم ہو جائے گا۔'' ان کا وصال نہ ہوا حتیٰ کہ ان کا وہ مسہ ختم ہو گیا۔

امام احمد، طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت حسن بن ایوب حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مجھے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی زیارت کرائی گئی۔ ان کی پیشانی پر مسہ تھا۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے اس پر اپنا دست اقدس رکھا اور فرمایا: ''یہ ایک سو سال تک زندہ رہے گا۔''

حضرات زید بن صوحان اور جندب بن کعب رضی اللہ عنہما کے حالات سے آگاہی بخشنا

ابو یعلی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جسے یہ امر خوش کرتا ہو کہ وہ اس شخص کی زیارت کرے جس کے کچھ اعضاء پہلے جنت میں چلے جائیں گے تو وہ حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کی زیارت کرے۔''

ابن عساکر نے حارث اعور سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ زید الخیر کو یاد فرماتے تھے۔ ان سے مراد زید بن صوحان ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد تابعین میں سے ایک شخص ہو گا۔ وہ زید الخیر ہو گا۔ ان کے کچھ اعضاء ان سے بیس سال قبل جنت میں چلے جائیں گے۔'' ان کا دایاں ہاتھ نہاوند کے مقام پر کٹ گیا۔ اس کے بعد وہ بیس سال زندہ رہے۔ یہ جنگ جمل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے شہید ہو گئے۔ انہوں نے شہادت سے قبل کہا تھا: ''میں نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو آسمان سے نکلا ہے وہ مجھے اشارہ کر رہا ہے کہ میری طرف آجاؤ۔ میں اس کے پاس جانے لگا ہوں۔''

ابن مندہ اور ابن عساکر نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سیاح لامکاں ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جندب!

جندب کیا ہے۔ الاقطع الخیر زید۔" جب ان کے متعلق عرض کی گئی؟ تو فرمایا: "جندب، وہ ایک ایسی ضرب لگائے گا جس میں وہ ایک امت ہوگا۔ زید میری امت کا وہ شخص ہے جس کا ہاتھ اس کے جسم سے کچھ دیر پہلے جنت میں چلا جائے گا۔" جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں کوفہ کا گورنر بنا تو ایک شخص جادو کرنے لگا۔ وہ لوگوں کو دکھاتا تھا کہ زندہ کر سکتا ہے اور مار سکتا ہے۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ تلوار لے کر آئے۔ انہوں نے اس کی گردن اڑا دی۔ انہوں نے فرمایا: "اب خود کو زندہ کر کے اٹھاؤ۔" جہاں تک زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے تو اس کا ہاتھ قادسیہ کے دن کٹ گیا تھا اور یوم جمل کو وہ شہید ہو گئے تھے۔"

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نابینا ہو جائیں گے

حضرت بزار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ وہ علیل ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا: "تمہیں اس مرض سے کچھ نہ ہوگا، لیکن اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب تم میرے بعد زندہ رہو گے اور نابینا ہو جاؤ گے؟" انہوں نے عرض کی: "میں حصولِ ثواب کی امید رکھوں گا اور صبر کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر تو تم حساب و کتاب کے بغیر جنت میں چلے جاؤ گے۔" حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ کی بینائی جاتی رہی۔ پھر ان کی بینائی لوٹ آئی۔ پھر ان کا وصال ہو گیا۔"

ایک جماعت کی عمر کے بارے بتانا اور صدی کے گزر جانے کے بارے بتانا

حسن بن سفیان، ابن شاہین، ابن نافع، طبرانی نے الکبیر میں، حاکم اور ابن عساکر نے حضرت سفیان بن وھب الخولانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایک سو سال بعد ان نفوس قدسیہ (صحابہ کرام) میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔" امام مسلم اور ابن حبان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایک سو سال بعد ان نفوس میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا جو آج زندہ ہیں۔"

شیخین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: ''حضور سید عالم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری حصہ میں مجھے ایک رات نماز پڑھائی۔جب آپ ﷺ اٹھے تو فرمایا: ''میں نے آج رات تمہیں دیکھا ہے کہ ایک سو سال کے بعد وہ زندہ نہ رہے گا جو آج روئے زمین پر ہے۔''اس سے آپ ﷺ کی مراد صدی کا گزرجانا تھا۔

امام مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے اپنے وصال سے ایک ماہ قبل فرمایا: ''تم قیامت کے متعلق پوچھتے ہو۔اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ایک سو سال کے بعد وہ انسان زندہ نہ رہیں گے جو اب زندہ ہیں۔'' امام مسلم نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: ''آج میرے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔''حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بھی (حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کے) ایک سو سال بعد وصال فرما گئے تھے۔

حاکم، بیہقی اور ابونعیم نے محمد بن زیاد الہانی کی سند سے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے سر پر دستِ اقدس رکھا۔فرمایا: ''یہ بچہ ایک سو سال زندہ رہے گا۔'' انہوں نے ایک سو سال زندگی پائی۔ان کے چہرے پر مسّہ تھا۔آپ نے فرمایا: ''اس کا وصال نہ ہوگا حتیٰ کہ اس کے چہرے کا یہ مسہ ختم ہو جائے گا۔''ان کا وصال نہ ہوا حتیٰ کہ وہ مسّہ ختم ہو گیا۔'' ابن سعد، بغوی، ابونعیم نے ''الصحابہ'' میں، بیہقی نے حبیب بن مسلمہ الفہری سے روایت کیا ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔اس وقت آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں تھے۔ان کا مقصد آپ ﷺ کی زیارت کرنا تھا۔ان کے باپ نے انہیں پا لیا۔انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے ہاتھ اور میری ٹانگیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ہمراہ لوٹ جاؤ۔یہ عنقریب ہلاک ہو جائے گا۔'' وہ اسی سال مرجائے گا۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں جہاد کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کے باپ نے

انہیں مدینہ طیبہ میں پالیا۔ حضرت مسلمہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس کے علاوہ میرا کوئی بچہ نہیں ہے۔ یہ میرے مال، جاگیر اور اہلِ خانہ کی دیکھ بھال کرتا ہے۔'' حضور اکرم ﷺ نے انہیں اس کے ساتھ لوٹا دیا۔ فرمایا: ''شاید اسی سال تمہارا آخری وقت آ جائے۔ حبیب اپنے باپ کے ساتھ لوٹ جاؤ۔'' وہ واپس آ گئے۔ مسلمہ کا اسی سال وصال ہو گیا اور اسی سال حضرت حبیب رضی اللہ عنہ جہاد کے لیے چلے گئے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

ابن سعد نے عاصم بن عمرو بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرۃ بنت رواحہ اپنے نورِ نظر حضرت نعمان بن بشیر کو اٹھا کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں لائیں۔ انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! رب تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کے مال اور اولاد کو کثیر کرے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم راضی نہیں ہو کہ یہ اس طرح زندگی گزارے جس طرح ان کے ماموں نے زندگی گزاری ہے۔ انہوں نے قابلِ ستائش زندگی گزاری۔ شہادت سے بہرہ مند ہوئے اور جنت میں داخل ہو گئے۔''

ابن سعد نے حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں لے کر آئے۔ عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے اس بیٹے کے لیے دعا کریں۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا تم راضی نہیں ہو کہ یہ اسی مقام و منصب تک پہنچے جس تک تم پہنچے ہو۔ یہ شام جائے گا۔ اہلِ شام کا ایک منافق اسے شہید کر دے گا۔''

مسلمہ بن محارب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مروان کے عہدِ حکومت میں راہط کے ہنگاموں میں ضحاک بن قیس قتل ہو گئے تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ حمص چلے جائیں۔ وہ اس کا گورنر تھا مگر وہ پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعوت دی۔ امیرِ حمص نے انہیں بلایا اور شہید کر دیا۔ اس نے ان کا سر کاٹ لیا۔''

چوتھی صدی میں لوگ بدل جائیں گے

ابن ماجہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یاد کرلو، پھر ان سے جو ان سے متصل ہوں، پھر ان سے جو ان سے متصل ہوں، پھر کذب پھیل جائے گا۔ ایک شخص گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔ ایک شخص قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہ لی جائے گی۔"

امام احمد، ابن ابی شیبہ، طحاوی، ابن ابی عاصم، رویانی اور ضیاء نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس امت کی بہترین زمانہ وہ ہے جس میں مَیں مبعوث ہوا ہوں، پھر وہ لوگ بہتر ہوں گے جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے۔ پھر جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر ایسی قوم آجائے گی ان کی گواہی قسموں سے قبل اور قسمیں گواہی سے پہلے ہوں گی۔" ماوردی، سمویہ، ابن قانع، بغوی، طبرانی نے الکبیر میں اور ضیاء نے حضرت بلال بن سعد بن تمیم السکونی سے، انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے بہترین میں اور میرے ساتھی ہیں، پھر دوسرا قرن، پھر تیسرا قرن، پھر ایک ایسی قوم آئے جو قسمیں اٹھائے گی حالانکہ انہیں قسمیں اٹھانے کے لیے کہا نہ جائے گا۔ وہ گواہی دے گی حالانکہ انہیں گواہی دینے کے لیے کہا نہ جائے گا۔ انہیں امین بنایا جائے گا لیکن وہ امانت میں خیانت کریں گے۔"

ابن ابی شیبہ، امام احمد، شیخین، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرا زمانہ لوگوں میں سے بہترین ہے، پھر جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے پھر جو ان کے ساتھ ملے ہوں گے پھر ایسی قوم آئے گی جس میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم سے اور قسم گواہی سے سبقت لے جائے گی۔"

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس میں مَیں مبعوث ہوا ہوں، پھر وہ جو ان

کے ساتھ متصل ہیں پھر وہ جو ان کے ساتھ متصل ہیں۔ پھر ایسی قوم آئے گی جو موٹاپے کو پسند کرے گی۔ وہ گواہی مانگنے سے پہلے گواہی دے دیں گے۔"

ابن ابی شیبہ، ترمذی، حاکم، طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے میرا زمانہ بہترین ہے، پھر جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجائیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ گھی سے محبت کریں گے۔ وہ طلب کرنے سے قبل ہی گواہی دے دیں گے۔"

عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، بغوی، ماوردی، ابن قانع اور طبرانی نے الکبیر میں، حاکم، ابو نعیم اور ضیاء نے حضرت جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے نور نظر تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے بہترین میرا زمانہ ہے پھر وہ جو ان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر وہ جو ان کے ساتھ ملے ہوں گے، پھر دوسرے لوگ ہلاک ہونے والے ہوں گے۔"

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں بہترین زمانہ میرا قرن ہے، پھر دوسرا اور پھر تیسرا قرن ہے پھر ایسی قوم آئے گی جس میں بھلائی نہ ہوگی۔"

دنیا نہ جائے گی حتیٰ کہ یہ احمق ابن احمق کے پاس آجائے گی

ابن ابی شیبہ، امام احمد، اسحاق، ابو یعلی نے ثقہ راویوں سے حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے، امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: "دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ یہ احمق اور ابن احمق کے پاس چلی جائے گی۔"

ابو یعلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ دنیاوی اعتبار سے سعادت مند وہ بن جائے جو احمق بن احمق ہو۔ افضل مومن

وہ ہے جو دو کریموں کے مابین ہو۔

ولید بن عقبہ کے حالات کی طرف اشارہ

حاکم اور بیہقی نے حضرت ولید بن عقبہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: "جب حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو اہلِ مکہ اپنے بچے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں آنے لگے۔ آپ ﷺ ان کے سروں پر دستِ اقدس پھیرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ مجھے میری امی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں آئی۔ مجھے خوشبو لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے نہ تو مجھے چھوا اور نہ ہی میرے سر پر دستِ اقدس پھیرا۔"

بیہقی نے لکھا ہے: "یہ ولید کے متعلق رب تعالیٰ کا حکم ہے اسے حصول برکتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے روک دیا گیا۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے عامل مقرر کیا تو اس کے حالات معروف ہیں یہ شراب پیتا تھا۔ نماز کو مؤخر کر کے پڑھتا تھا۔ انہی اسباب کی وجہ سے انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے انتقام لیا۔ انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حالات سے آگاہی

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کسی کام کے لیے اپنا نورِ نظر عبد اللہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں بھیجا۔ اس نے آپ ﷺ کے ہمراہ کسی شخص کو دیکھا۔ وہ واپس آ گیا اور بات نہ کی، کیونکہ وہ شخص بڑی عظمت شان کا مالک تھا۔ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے ملے۔ عرض کی: "میں نے اپنا نورِ نظر آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص تھا۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ شرف ہم کلامی نہ کر سکا۔ وہ واپس آ گیا۔" آپ نے پوچھا: "کیا اس نے اس شخص کو دیکھا؟" انہوں نے عرض کی: "ہاں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ حضرت جبرائیل امین تھے۔ اس کا وصال نہ ہو گا حتیٰ کہ وہ نابینا ہو جائے گا۔ اسے علم عطا کیا جائے گا۔"

ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ میں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ ﷺ حضرت

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے محوِ گفتگو تھے۔ وہ حضرت جبرائیل امین تھے۔ مجھے علم نہ تھا۔ میں نے سلام نہ کیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا: ''اس کے کپڑے کتنے سفید ہیں۔ اس کے بعد اس کی اولاد سردار بنے گی۔ اگر یہ سلام کرتا تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا۔'' جب میں واپس آیا تو حضور اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تم نے سلام کیوں نہ کیا؟'' میں نے عرض کی: ''میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی قطع کلامی کو پسند نہ کیا۔'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ہاں!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تمہاری بصارت ختم ہو جائے گی۔ وصال کے وقت یہ تمہیں لوٹا دی جائے گی۔'' عکرمہ نے کہا ہے کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روح قبض ہوئی انہیں ان کی چارپائی پر ڈالا گیا تو ایک شدید سفید پرندہ آیا جوان کے کفن میں داخل ہو گیا۔ اسے اڑایا نہ جا سکا۔ عکرمہ نے کہا: ''یہ حضور اکرم ﷺ کی وہ بشارت ہے جو آپ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دی تھی۔ جب انہیں قبر انور میں رکھ دیا گیا تو انہیں ایسے کلمات سے تلقین کی گئی جسے ہر اس شخص نے سنا جو ان کی قبر انور کے کنارے پر تھا۔

يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾ (الفجر: ٢٧ تا ٣٠)

ترجمہ: اے نفس مطمئن واپس چلو، اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی۔ پس شامل ہو جاؤ میرے (خاص) بندوں میں، اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے بیان فرمایا ہے کہ عنقریب میری بصارت چلی جائے گی۔ میری بصارت ختم ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں عنقریب ڈوب جاؤں گا۔ میں بحیرہ الطبریہ میں ڈوبا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ میں فتنہ کے بعد عنقریب ہجرت کروں گا۔ مولا! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آج میری ہجرت حضرت محمد بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہما کی طرف ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حالات کی خبر

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:
"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ علم کی زنبیل ہیں۔"

ابن سعد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ حضور اکرم ﷺ کے متعلق جاننے والے تھے اور آپ ان کی احادیث کو ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔"

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کے متعلق خبریں

طبرانی نے حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم، سپہ سالارِ اعظم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں بھیج رہے ہیں، لیکن ہمارے پاس زادِ راہ اور کھانا نہیں ہے، نہ ہی ہمیں رستے کا علم ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم عنقریب ایک باجمال چہرے والے شخص کے پاس سے گزرو گے۔ وہ تمہیں کھانا کھلائے گا۔ تمہیں پانی پلائے گا۔ رستے پر تمہاری راہ نمائی کرے گا۔ وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھے دیکھ کر ایک دوسرے کی طرف اشارے کرتے رہے۔ وہ میری طرف دیکھتے رہے۔ میں نے انہیں پوچھا: "تم ایک دوسرے کو اشارے کیوں کر رہے ہو؟ اور میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟" انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اور رسولِ محترم ﷺ کی بشارت کی وجہ سے خوش ہو جاؤ۔ ہم تم میں وہ وصف پاتے ہیں جو حضور اکرم ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔ انہوں نے مجھے وہ سب کچھ بتا دیا جو آپ ﷺ نے انہیں بتایا تھا۔ میں نے انہیں کھانا کھلایا۔ پانی پلایا۔ انہیں زادِ راہ دیا۔ میں ان کے ساتھ نکلا اور رستے پر ان کی راہ نمائی کی، پھر میں اپنے اہلِ خانہ کے پاس لوٹ آیا۔ اپنے اونٹوں کے بارے وصیت کی، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عازمِ سفر ہو گیا۔ میں نے عرض کی: "آپ ﷺ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اس گواہی کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، بیت اللہ کا حج کرنے اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔" میں نے عرض کی: "اگر میں نے یہ دعوت قبول کرلی تو کیا ہمارے اہل، خون اور اموال محفوظ ہو جائیں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! میں نے اسلام قبول کرلیا، پھر اپنے اہلِ خانہ کے پاس گیا۔ انہیں اپنے اسلام کے بارے بتایا۔ ان میں سے بہت سے افراد نے میرے ہاتھوں اسلام قبول کرلیا، پھر میں نے حضورِ اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ ایک دن میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا: "عمرو! کیا میں تمہیں جنت کی نشانی دکھاؤں؟ تم کھانا کھاتے رہو۔ پانی پیتے رہو اور بازاروں میں چلتے رہو؟" میں نے عرض کی: "ضرور!" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ اور اس کی قوم" آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمرو! کیا میں تمہیں آگ کی نشانی نہ دکھاؤں۔ تم کھانا کھاتے رہو۔ پانی پیتے رہو۔ بازاروں میں چلتے رہو؟" میں نے عرض کی: "ہاں! میرے والدین آپ ﷺ پر فدا!" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ آپ ﷺ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا" جب فتنہ رونما ہوا تو مجھے حضورِ اکرم ﷺ کا فرمان یاد آگیا۔ میں آگ کی نشانی سے جنت کی نشانی کی طرف بھاگ آیا۔ اس کے بعد میرے قاتل نے بنوامیہ کو دیکھا۔ میں نے کہا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ محترم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ بخدا! اگر میں پتھر کے اندر پتھر بھی ہو جاؤں تو بنوامیہ مجھے وہاں سے نکال لیں گے، حتیٰ کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ میرے حبیب لبیب رسولِ عربی ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام میں میرا سر پہلا سر ہوگا جسے کاٹا جائے گا اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر تک لے جایا جائے گا۔"

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا وصال مکہ مکرمہ میں نہ ہوگا

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت یزید بن الاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہوگئیں۔ انہوں نے فرمایا: "مجھے مکہ مکرمہ سے باہر لے چلو۔ اس جگہ میرا وصال نہ ہوگا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا ہے کہ میرا وصال مکہ مکرمہ

میں نہ ہو گا۔ لوگ انہیں اٹھا کر لے آئے، حتیٰ کہ وہ سرف کے اس درخت کے پاس پہنچے جس کے نیچے حضور اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیا تھا وہیں ان کا وصال ہو گیا۔

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کو آگاہ فرمانا

محمد بن ربیع الجیزی نے کتاب "من دخل مصر من الصحابة" میں حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ! اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہو گی جب تم ایک قوم کے پاس سے گزرو گے؟ انہوں نے چارہ کھلائے بغیر کسی جانور کو باندھ رکھا ہو گا۔ تم کہو گے: "حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔" وہ کہیں گے ہمیں وہ آیت پڑھ کر سناؤ جو اس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔" وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ جنہوں نے جانور کو کچھ کھلائے بغیر باندھ رکھا تھا۔" انہوں نے انہیں منع فرمایا تو انہوں نے کہا: "ہمیں آیت پڑھ کر سناؤ جو اس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔" انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ محترم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد مردہ کلام کرے گا

طبرانی نے الاوسط میں جید سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہو گا جو موت کے بعد بات کرے گا۔"

امام بیہقی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور ابو نعیم نے کئی طرق سے حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میرے بھائی حضرت ربی کا وصال ہو گیا۔ وہ گرم دنوں میں ہم سب سے زیادہ روزے رکھتا تھا۔ ٹھنڈی راتوں میں ہم سب سے زیادہ قیام کرنے والا تھا۔ میں نے اسے ڈھانپ دیا۔ وہ مسکرانے لگا۔ میں نے کہا: "بھائی! کیا موت کے بعد زندگی؟" اس نے کہا: "نہیں! لیکن میں نے اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کی ہے۔ اس نے روح اور ریحان کے ساتھ میرے ساتھ ملاقات کی ہے۔ ایسے چہرے سے ملاقات کی ہے۔ جس پر ناراضگی کے اثرات نہ تھے۔" میں نے کہا: "تم نے

معاملہ کیسا دیکھا ہے؟" اس نے کہا: "اس سے آسان جس طرح تم گمان کرتے ہو۔" جب اس واقعہ کا تذکرہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "ربعی نے سچ کہا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "میری امت میں سے ایک شخص مرنے کے بعد گفتگو کرے گا۔ وہ خیر التابعین ہوگا۔" شیخ نے خصائص کبریٰ میں لکھا ہے "اس روایت کے کئی طرق ہیں۔ میں نے کتاب البرزخ میں ان افراد کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے مرنے کے بعد گفتگو کی۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ کو رد کردے گا اس سے استدلال نہیں کرے گا اور قرآن پاک کی متشابہ آیات سے استدلال کرے گا ان کے ساتھ جھگڑا کرے گا

امام بیہقی نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "خبردار! مجھے کتابِ حکیم اور اس کے ساتھ اسی کے مثل عطا کیا گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک شکم سیر انسان اپنے صوفے پر بیٹھ کر کہے: "تم پر اسی قرآن پاک پر عمل کرنا لازم ہے جسے تم اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جسے حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔"

ابوداؤد اور بیہقی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس طرح نہ پایا جائے کہ وہ اپنے صوفے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہو۔ اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم پہنچے جس کو میں نے کسی چیز کا حکم دیا ہو یا کسی چیز سے منع کیا ہو۔ وہ کہے: "ہم نہیں جانتے۔ ہم نے جو کچھ کتابِ الٰہی میں پایا ہے ہم اس کی اتباع کریں گے۔" شیخین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت طیبہ تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ (آلِ عمران: ۷)

ترجمہ: وہی ہے جس نے نازل فرمائی آپ پر کتاب اس کی کچھ آیات محکم ہیں وہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اس کے متشابہ امور کی اتباع کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے انہی کا قصد فرمایا ہے۔ تم ان سے اجتناب کرو۔“

امام بیہقی کے الفاظ یہ ہیں: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ان کے ساتھ جھگڑا کر رہے ہو۔“ میں نے خواہشات نفسانیہ کے اسیروں میں جسے بھی دیکھا وہ متشابہ آیت کے ساتھ جھگڑا کر رہا ہوتا ہے۔“

انصار کو بتادیا کہ وہ آپ ﷺ کے بعد ترجیح دیکھیں گے

امام احمد، شیخین، بیہقی، ترمذی اور نسائی نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے، امام احمد نے مسند میں اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ہوازن کے اموال بطورِ مالِ غنیمت آئے تو حضور سراپا جود و عطا ﷺ نے انصار سے فرمایا: ”عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تم صبر کرو حتیٰ کہ تم حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرلو۔“

امام احمد اور شیخین نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب میرے بعد ترجیح ہوگی، تم عجیب امور دیکھو گے۔“ انصار نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم وہ فرائض ادا کرتے رہنا جو تم پر ہیں اور اپنے حقوق کے لیے التجاء رب تعالیٰ سے کرنا۔“

حاکم اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا: ”تم عنقریب میرے بعد تقسیم اور امر میں ترجیح دیکھو گے، تم صبر کرنا حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرلو۔“

حاکم نے حضرت مقسم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اپنی حاجت کا ذکر کیا، مگر انہوں نے توجہ نہ کی۔ اپنا سر تک نہ اٹھایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حضور اکرم ﷺ نے ہمیں آگاہ فرما دیا تھا کہ آپ ﷺ

کے بعد ہم پر ترجیح دی جائے گی۔" حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "آپ ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا؟" انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صبر کریں حتیٰ کہ ہم حوض پر آپ ﷺ سے ملاقات کرلیں۔" انہوں نے کہا: "تو پھر صبر کرو۔" یہ سن کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا۔ انہوں نے قسم اٹھائی کہ وہ کبھی بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بات چیت نہ کریں گے۔"

حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی خلافت کی طرف اشارہ

امام بیہقی نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر نشان ہوگا۔ وہ والی بنے گا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔" حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میرا گمان ہے کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ہیں۔"

امام بیہقی نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اکثر فرماتے تھے: "کاش! مجھے معلوم ہوجاتا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے وہ کون ہے جس کے چہرے پر علامت ہوگی جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔" امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ دنیا اختتام پذیر نہ ہوگی حتیٰ کہ آلِ عمر میں سے ایک شخص والی بنے گا۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح کے کام کرے گا۔" لوگ اسے بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سمجھتے تھے۔ ان کے چہرے پر نشان تھا مگر وہ وہ نہ تھے۔ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز تھے۔ ان کی والدہ عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نورِ نظر تھیں۔"

عبداللہ بن احمد نے زوائد الزھد میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "بنوامیہ کو لعنت نہ کیا کرو۔ ان میں ایک صالح امیر ہوگا۔" یعنی عمر بن عبدالعزیز۔

امام بیہقی نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "عنقریب تم اسے جان لوگے۔" امام بیہقی نے لکھا ہے: "ابن مسیب رضی اللہ عنہ عمر بن عبدالعزیز سے دو سال پہلے وصال فرما گئے تھے۔ انہوں نے توفیق الٰہی سے ہی یہ بات کی تھی۔"

امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کی طرف اشارہ

امام احمد نے شہر بن حوشب کی سند سے، جبکہ اس کے بقیہ راوی صحیح کے ہیں۔ ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ شیخین اور ترمذی نے، ابونعیم نے الحلیہ میں، ابن ابی شیبہ نے ان سے ایک اور سند سے، ابوبکر الشیرازی نے "الالقاب" میں طبرانی نے ایک اور سند سے صحیح کے راویوں سے، ابویعلیٰ، بزار اور ابن ابی شیبہ نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوا۔" شیرازی اور ابونعیم کے الفاظ ہیں: "اگر علم ثریا کے ساتھ معلق بھی ہوا تو ہمارے فارس میں سے کچھ (بلند ہمت) انسان ہیں (جو اسے پالیں گے) ایک روایت میں "من ابناء فارس"۔ طبرانی کی روایت میں "لنالہ رجال من ابناء فارس"۔ مسلم کی روایت میں "لنالہ رجل" ایک روایت میں "قوم" اور ایک روایت میں "ناس من ابناء فارس" کا ذکر ہے۔"

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ "یہ اصل صحیح ہے۔ بشارت اور فضیلت میں اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اس سے موضوع خبر سے استغناء ہوسکتا ہے۔ ہمارے شیخ نے یقین کے ساتھ لکھا ہے کہ اس سابقہ روایت سے مراد حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مراد ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے، کیونکہ فارس کے بیٹوں میں سے کوئی بھی ان کا ہم پایہ نہ ہوسکا، نہ ہی ان کے ساتھیوں کا مقام حاصل کرسکا۔ فارس سے مراد معروف شہر نہیں ہے، بلکہ ایک عجمی جنس ہے۔ وہ "الفرس" ہیں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے جدامجد کا تعلق ان کے ساتھ تھا۔"

عالم المدینۃ الطیبہ کے بارے بتانا

امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب شاید لوگ اپنے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں اور وہ عالم المدینہ سے زیادہ علم والا نہ پاسکیں۔" حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے "اس عالم سے مراد حضرت مالک بن انس ہیں اور کوئی امام اس نام نامی سے

معروف نہیں ہے نہ کسی نے ان کے علاوہ کسی اور کے لیے اونٹوں کے اتنے جگر پگھلائے ہیں۔"

حضرت ابومصعب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کے درِ اقدس پر لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ وہ طلبِ علم کے لیے ایک دوسرے سے جھگڑتے تھے۔ جن مشہور ائمہ نے ان سے روایت کیا ہے ان میں محمد بن شہاب زہری، دونوں سفیان، شافعی، اوزاعی امام اہل شام، لیث بن سعد، امام اہل بصرہ، امام ابوحنیفہ[1]، ان کے ساتھی ابویوسف اور محمد بن حسن، عبدالرحمان بن مہدی امام احمد کے شیخ، امام بخاری کے شیخ یحییٰ، امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ابورجاء قتیبہ بن سعد، ذوالنون مصری، فضل بن عیاض، عبداللہ بن مبارک اور ابراہیم بن ادھم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔"

عالمِ قریش کے بارے خبر دینا

امام احمد اور امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی: "مولا! قریش کو ہدایت عطا فرما۔ عالم کا علم زمین کے گوشوں کو بھر دے گا۔" اس روایت کو خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، بیہقی نے المدخل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے، ابوداؤد اور طیالسی نے اپنی مسند میں (اس میں جارود مجہول راوی ہے) یہ روایت ان الفاظ سے مروی کی ہے "ان کا عالم زمین کے گوشوں کو علم سے بھر دے گا۔" امام ابن حجر نے ایک کتاب میں اس کے سارے طرق جمع کیے ہیں۔ انہوں نے اس کا نام "لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمہ من قریش" رکھا ہے۔

ایک قوم آپ ﷺ کے بعد آئے گی جو آپ ﷺ سے شدید محبت کرے گی

امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ سبط ابن جوزی نے اس کی تحقیق پر ایک مفصل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ (شفیق)

"میری امت میں سے کچھ لوگ میرے بعد آئیں گے۔ان میں سے ایک یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اپنے اہل اور مال کے عوض میرا دیدار خرید لیتا۔"

سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ کے مقام پر اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی

امام احمد، امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) اور ابن حبان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب روز حشر سے قبل حضر موت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کر دے گی۔" عرض کی گئی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! روز حشر سے قبل آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "شام کو لازم پکڑو۔"

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز کی طرف سے آگ نکلے گی۔جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

ابوعوانہ نے ابوالطفیل سے اور انہوں نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ رکوبہ سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردن روشن ہو جائیں گی۔"

امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

امام حاکم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: "ہم کسی سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔جب ہم واپس آئے تو لوگ جلدی سے مدینہ طیبہ داخل ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تم اسے چھوڑ دو گے خواہ یہ کتنا بھی حسین ہوا۔کاش مجھے معلوم ہوتا۔جب جبل ورقان سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں بختی اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس آگ کا ظہور ۶۵۴ھ میں ہوا تھا۔"

قیس بن مطاطیہ کے حالات سے آگاہی بخشنا

خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "قیس بن مطاطیہ اس گروہ کی طرف آیا جس میں حضرات سلمان فارسی، صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہم تھے۔ اس نے کہا: "یہ اوس اور خزرج ہیں جو اس شخص کی نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ انہیں کیا ہوا ہے؟ حضور اکرم ﷺ غصے کے عالم میں اٹھے۔ درآں حالیکہ اپنی چادر مبارک گھسیٹ رہے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ مسجد تشریف لے آئے، پھر صدا مبارک لگائی: "الصلاۃ جامعۃ" آپ ﷺ نے رب تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: "اے لوگو! رب تعالیٰ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ باپ ایک ہے۔ دین ایک ہے۔ یہ عربی زبان تمہارا باپ اور ماں نہیں ہے۔ یہ تو زبان ہے جو عربی میں گفتگو کرتا ہے وہ عربی ہوتا ہے۔" حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لیے کھڑے عرض گذار ہوئے: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ ﷺ اس منافق کے بارے کیا فرماتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے آگ کی طرف چھوڑ دو۔" یہ بعد میں مرتد ہو گیا تھا، اور ردت میں ہی مارا گیا تھا۔"

عنقریب کچھ لوگ پاکیزگی اور دعا میں مبالغہ کریں گے

طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے، ابوداؤد، طیالسی، ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں ایک ایسا گروہ بھی ہوگا جو پاکیزگی اور دعا میں مبالغہ کرے گا۔"

حضرت قیس بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے حالات سے آگاہی عطا فرمانا

طبرانی اور بیہقی نے حضرت محمد بن یزید بن ابی زیاد الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی:

"اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس سے جو کچھ بھی آپ ﷺ پر اترا ہے میں اس پر آپ ﷺ کی بیعت کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ میں حق بات کروں گا۔" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیس! شاید عنقریب تمہاری عمر دراز ہو جائے اور تم میرے بعد ایسے افراد پاؤ جن کے ساتھ تم حق بات کہنے کی استطاعت نہ رکھو۔" حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "بخدا! میں جس چیز پر بھی آپ ﷺ کی بیعت کروں گا۔ میں اس کو ضرور پورا کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر تمہیں کوئی انسان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" یہی حضرت قیس زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے عبید اللہ کے عیب نکالتے تھے۔ یہ بات عبید اللہ تک پہنچ گئی۔ انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا: "تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم ﷺ پر بہتان باندھتے ہو۔" انہوں نے فرمایا: "نہیں! لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس رسولِ محترم ﷺ پر بہتان کون باندھتا ہے؟" انہوں نے پوچھا: "وہ کون ہے؟" انہوں نے کہا: "تم اور تمہارا باپ جس نے تمہیں حکم دیا ہے۔" حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "میں رب تعالیٰ پر کیا بہتان باندھتا ہوں؟" زیاد نے کہا: "تم گمان کرتے ہو کہ کوئی انسان تمہیں نقصان نہیں دے سکتا۔" انہوں نے فرمایا: "ہاں!" زیاد نے کہا: "آج تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے تھے۔ سخت ترین تکلیف دینے والے کو میرے پاس بلا لاؤ۔" اسی وقت حضرت قیس رضی اللہ عنہ ایک طرف جھکے اور ان کا وصال ہو گیا۔"

نامردوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

ابن عدی، دارقطنی نے الافراد میں اور ابن عساکر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب ایک گروہ کو نامردی آلے گی۔ تم ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔"

آپ ﷺ کی امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا

امام احمد، شیخین، ابن ماجہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے الکبیر میں حضرت زید بن ارقم سے مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان سے، امام مسلم اور بیہقی نے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے امام احمد، ابن جریر اور ابونعیم نے الحلیہ میں، ابویعلی اور طبرانی نے الاوسط میں، ابن عدی اور عبدالجبار نے تاریخ داریا میں، ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ سے، ابن مندہ اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے، امام بخاری نے تاریخ میں، ابن عدی نے الکامل میں، ابوداؤد، طیالسی، ضیاء اور حاکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، بخاری، احمد، مسلم، ابن جریر، ابن حبان، حاکم، طیالسی نے حضرت جابر سے، شیخین، بیہقی نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے، امام مسلم اور ابونصر السجزی نے "الابانۃ" میں، اور ہروی نے ذم الکلام میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے، ابن عساکر نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے الکبیر میں مرۃ البهزی سے، احمد، ضیاء طیالسی اور عبد بن حمید نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں، اور ضیاء نے ابوامامہ سے، امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے، ابن ماجہ اور طبرانی نے الکبیر میں معاویہ بن قرہ سے، ابن قانع اور ابن عساکر اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے ایک گروہ (ایک روایت میں طائفہ اور دوسری روایت میں عصابۃ کا لفظ ہے۔ ایک روایت میں اناس من امتی۔ ایک روایت میں اہل المغرب کے الفاظ ہیں) غالب رہیں گے۔" ایک روایت میں ہے کہ وہ غالب رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا۔ وہ غالب ہی ہوں گے۔" ایک روایت میں ہے کہ وہ ان پر غالب رہیں گے جو ان کے ساتھ عداوت کرے گا یا انہیں رسواء کرنے کی کوشش کرے گا حتیٰ کہ امرالٰہی آجائے گا۔ وہ اسی طرح ہوں گے۔" ایک اور روایت میں ہے: "وہ ان پر غالب رہیں گے جو ان کے ساتھ عداوت رکھے گا۔ وہ کھانے والوں کے مابین برتن کی طرح ہوں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا۔ وہ اسی طرح ہوں گے۔ وہ روزِ حشر تک اسی طرح ہوں گے۔" ایک روایت میں "الی یوم القیامۃ" دوسری روایت میں "حتی تقوم الساعۃ" ایک روایت میں حتی یاتیھم امر اللہ وھم علی ذلك۔ ایک روایت میں حتی یاتیھم الامر کے الفاظ ہیں۔ ایک روایت میں ہے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا ان کا امیر انہیں کہے گا "آئیں ہمیں نماز پڑھائیں۔" وہ

فرمائیں گے''نہیں۔تم میں سے ہی ایک دوسرے پر امیر ہوگا۔ یہ اس امت کی عزت وتوقیر کے لیے ہے۔''حتیٰ کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کے ساتھ جہاد کرے گا۔'' وہ نصرت یافتہ ہوں گے۔ذلیل کرنے والے کی ذلت انہیں نقصان نہ دے گی،حتیٰ کہ قیامت قیام ہوجائے گی۔''حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب آجائے گا۔انہیں پرواہ نہ ہوگی کہ انہیں کون رسواء کرتا ہے اور کون انہیں نقصان پہنچاتا ہے۔''''میری امت کا ایک گروہ امر الٰہی کا نگہبان ہوگا۔''''وہ روزِ حشر تک دین پر غالب ہوں گے وہ روزِ حشر تک ان کے ساتھ جہاد کریں گے جو انہیں رسواء کرے گا۔ان سے دشمنی کرنے والا انہیں نقصان نہ دے سکے گا۔'' ''وہ ان کے ساتھ جہاد کریں گے جو ان کے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ان کا مخالف انہیں نقصان نہ دے سکے گا۔''''ان کو رسواء کرنے والا اور ان کی مخالفت کرنے والا انہیں نقصان نہ دے سکے گا۔''ایک روایت میں ہے۔''اس امت میں سے ایک گروہ حق پر رہے گا۔مخالف کی مخالفت انہیں نقصان نہ دے سکے گی،حتیٰ کہ امر الٰہی آجائے گا،اور وہ اسی طرح ہوں گے۔''

ایک روایت میں ہے''یہ دین حق قائم رہے گا۔مسلمانوں کا ایک گروہ اس کے لیے جہاد کرے گا،حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔''''میری امت میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے امر پر جہاد کرتے رہیں گے۔وہ دشمن پر غالب رہیں گے۔ان کا مخالف انہیں نقصان نہ دے سکے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی طرح ہوں گے۔''''وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔''ایک روایت میں ہے:''رب تعالیٰ انہیں ہر طرف پھیلا دے گا،وہ گمراہ ٹولوں کے ساتھ جہاد کریں گے۔مخالف انہیں نقصان نہ دے سکے گا،حتیٰ کہ وہ کانے دجال کے ساتھ جہاد کریں گے۔ان میں سے اکثریت اہلِ شام کی ہوگی۔'' وہ اس کے ساتھ دمشق کے دروازوں اور ان کے ارد گرد جہاد کریں گے۔وہ بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے ارد گرد جہاد کریں گے۔''رسواء کرنے والے کی رسوائی انہیں نقصان نہ دے گی۔وہ حق کے ساتھ غالب رہیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔''ایک روایت میں ہے''دمشق میں ایک گروہ حق پر لڑتا رہے گا حتیٰ کہ امر الٰہی آجائے گا وہ غالب ہی ہوں گے۔''عرض کی گئی:''یارسول

اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کہاں ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیت المقدس میں۔''

تنبیہ

یعقوب بن شیبہ نے علی بن المدینی سے روایت کیا ہے کہ الغرب سے مراد ''الدلو'' (ڈول) ہے۔ اہل سے مراد اہلِ عرب ہیں کیونکہ ڈول کا استعمال وہی کرتے تھے۔ ان کے علاوہ اور کوئی اسے استعمال نہ کرتا تھا، بعض افراد نے کہا ہے کہ اس سے قوی اور سخت جہاد والے لوگ مراد ہیں۔

ہر سو سال بعد ایک مجدّد اس دین حق کی تجدید کرے گا

ابوداؤد، حاکم نے ''المستدرک'' میں، بیہقی نے المعرفہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ اس امت میں ایک ایسا شخص پیدا کر دے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

ہر اگلا زمانہ پہلے سے زیادہ شر انگیز ہوگا

امام احمد، امام بخاری، نسائی اور ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ہر سال اور ہر دن کے بعد آنے والا سال اور دن پہلے سے زیادہ شر انگیز ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کر لو۔''

خطباء منبروں پر دجال کا ذکر نہ کریں گے

عبداللہ بن امام احمد اور ابن قانع نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا ظہور نہ ہوگا حتیٰ کہ لوگ اس کے ذکر سے غافل ہو جائیں گے۔ ائمہ منبروں پر اس کا ذکر نہ کریں گے۔''

آپ ﷺ کے بعد کذابوں کا دور ہوگا اور حجاج ہوگا

امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم سراپا جود و کرم ﷺ نے

فرمایا "قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ایک صاحب یمامہ ہوگا۔ ایک صاحب صنعاء العنسی ہوگا۔ ایک صاحب حمیر ہوگا۔ ایک دجال ہوگا۔ اس کا فتنہ سب سے بڑا ہوگا۔"
حاکم نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ثقیف سے دو کذاب ظاہر ہوں گے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ شریر ہوگا۔ وہ ہلاک کرنے والا ہوگا۔"
طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مدینہ طیبہ سے ایک مبیر (ہلاک کرنے والا) اور ایک کذاب ظاہر ہوگا۔"
امام احمد اور طبرانی نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "بخدا! قیامت نہ آئے گی حتیٰ کہ تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے آخری دجال کانا ہوگا۔" طبرانی نے الکبیر میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہ دین حق قائم رہے گا حتیٰ کہ تم پر قریش کے بارہ خلفاء ہوں گے پھر قیامت سے قبل کذاب آئیں گے۔"
ابن ابی شیبہ نے عبید بن عمیر اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذابوں کا ظہور ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔" انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذابوں کا ظہور ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم ﷺ کے متعلق جھوٹ بولے گا۔" ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں علاء بن زیاد العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "مجھے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس دجالوں کا ظہور ہوگا۔ ہر ایک کہے گا کہ وہ نبی ہے۔ جو اس طرح کہے اسے قتل کر دو۔ ان میں سے کسی کو جس نے قتل کر دیا اس کے لیے جنت لازم ہے۔"
ابونعیم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذابوں کا ظہور ہوگا۔ ان کا آخری کذاب دجال ہوگا۔"
ابن ابی شیبہ اور ابن عدی نے الکامل میں ضعیف سند سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذابوں کا ظہور ہو جائے گا۔ ان میں سے مسیلمہ اور عنسی ہوں گے۔ قبائل عرب میں سے شریر قبائل بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔“

امام احمد، شیخین، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو بڑے گروہوں کے مابین جنگ ہوگی۔ ان کے مابین بہت زیادہ خونریزی ہوگی۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تقریباً تیس دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا گمان کرے گا۔“

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) اور حاکم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میری امت کے کچھ گروہ مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے حتیٰ کہ وہ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔ عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

طبرانی نے الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ستر کذابوں کا ظہور ہو جائے گا۔“ امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس شخص (مسیلمہ کذاب) کے متعلق فرمایا: ”امابعد! تم اس کے بارے بہت سی باتیں لائے ہو۔ وہ ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے جو دجال سے پہلے آئیں گے۔ مسیح دجال کا رعب مدینہ طیبہ کے علاوہ ہر شہر میں پہنچ جائے گا۔ اس کی ہر گھاٹی پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ وہ اس سے مسیح دجال کے رعب کو دور کرتے ہیں۔“

حدیث پاک کے کذاب اور وہ شیاطین جو لوگوں سے حدیث بیان کریں گے

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے، نہ ہی تمہارے آباء نے سن رکھا ہوگا۔ تم ان سے اور ان کے آباء سے بچنا۔"

ابن عدی اور امام بیہقی نے حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ابلیس بازاروں میں پھرے گا۔ وہ کہے گا "مجھے فلاں بن فلاں نے یہ یہ روایت بیان کی ہے۔" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابلیس ایک شخص کی شکل میں متشکل ہوگا۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا۔ وہ انہیں جھوٹی روایت بیان کرے گا۔ وہ متفرق ہو جائیں گے۔"

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے حضرت سفیان سے روایت لکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: "مجھے اس شخص نے بیان کیا ہے جس نے مسجد خیف میں داستان گو کو دیکھا۔ میں نے اسے تلاش کیا تو وہ شیطان تھا۔" ابن عدی اور بیہقی نے عیسیٰ بن ابی فاطمہ الغزاری سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں مسجد حرام میں ایک بزرگ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں لکھ رہا تھا۔ اس نے کہا: "مجھے شیبانی نے روایت کیا ہے۔" اس شخص نے کہا: "مجھے شیبانی نے روایت کیا ہے۔" بزرگ نے کہا: "عن شعبی" اس شخص نے کہا: مجھے شعبی نے بیان کیا ہے۔" اس نے کہا: "حارث سے۔" اس نے کہا: "بخدا! میں نے حارث کو دیکھا ہے اور اس سے سنا ہے۔" اس نے کہا: "عن علیؓ" اس نے کہا: "بخدا! میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور جنگ صفین میں ان کے ساتھ شرکت کی ہے۔" جب میں نے یہ دیکھا تو میں آیت الکرسی پڑھنے لگا۔ جب میں نے یہ آیت طیبہ پڑھی:

وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ (البقرۃ:۲۵۵)

ترجمہ: اور زمین و آسمان کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی۔

تو میں نے دیکھا تو مجھے کچھ بھی نظر نہ آیا۔"

جو زمین سب سے پہلے خراب ہوگی جو لوگ سب سے پہلے ہلاک ہوں گے

طبرانی نے الکبیر میں، ابن عساکر نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا: ''زمین کا بایاں حصہ پہلے اور دایاں حصہ بعد میں خراب ہوگا''۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے قریش کا انتقال ہوگا۔ قریش میں سے سب سے پہلے میرے اہلِ بیت کا وصال ہوگا''۔ ابو یعلی نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے قریش کا انتقال ہوگا۔ اور ان میں سے بنو ہاشم سب سے پہلے وصال کریں گے''۔

بنو سلیم کی زمین سے معدن کا ظہور

ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بنو سلیم کی سرزمین میں معدن کا ظہور ہوگا۔ جسے فرعون یا فرعان کہا جائے گا۔ یہ ابوجہم کی لمبی پٹی کے پاس ہے۔ یہ السواء کے قریب ہے۔ شریر لوگ اس کے پاس جائیں گے یا شریر لوگوں کو اس کی طرف اٹھایا جائے گا''۔

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس سونے کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ یہ پہلا صدقہ تھا جو ہماری معدن سے آیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معادن ہوں گے۔ عنقریب ان میں مخلوق میں سے شریر ترین ہوں گے''۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بنو سلیم کے ایک شخص سے اور انہوں نے اپنے جدامجد سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں چاندی پیش کی گئی۔ انہوں نے عرض کی: ''یہ ہماری معدن میں سے ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب معادن ہوں گی۔ وہاں شریر لوگوں کا بسیرا ہوگا''۔ اسے امام احمد نے صحیح کے راویوں سے روایت کیا ہے لیکن اس میں ایک راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔ یہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جسے بنو سلیم کے ایک شخص نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔

آخری زمانہ میں ہونے والے مرد و خواتین کے اوصاف

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سراپا لطف و عطا ﷺ

نے فرمایا: ''اہلِ نار کی دو اقسام ہیں میں نے انہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک ایسی قوم ہوگی جن کے پاس کوڑے ہوں گے جو گائے کی دم کی مانند ہوں گے۔ وہ اس کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی۔ ان کے سر گویا کہ بختی اونٹوں کی کوہانیں ہوں گے۔ یہ جنت میں نہ جائیں گے نہ ہی اس کی خوشبو کو سونگھ سکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے سونگھی جا سکے گی۔''

کچھ قومیں اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گی جیسے گائے کھاتی ہے

مسدد، ابن ابی شیبہ، امام احمد نے عمر بن سعد بن ابی وقاص سے، ضیاء نے المختارہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد، نسائی، ابن حبان اور خرائطی نے مکارم اخلاق میں عمر بن سعد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مجھے اپنے والد گرامی سے ضروری کام تھا۔ میں نے اپنی ضرورت سے قبل ایسی گفتگو کی جسے لوگ استعمال کر کے مقصد تک پہنچے تھے، لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ اسے سن ہی نہیں رہے تھے۔ جب میں فارغ ہوا تو مجھے فرمایا: ''نور نظر! کیا تم اپنے کلام سے فارغ ہو چکے ہو۔'' میں نے عرض کی: ''ہاں!'' انہوں نے فرمایا: ''بیٹا! نہ تو تم اپنی ضرورت سے تجاوز کر رہے تھے، نہ ہی تم مجھ سے زاہد تھے، جبکہ میں نے تمہارا کلام سن لیا ہے میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایسی قوم کا ظہور ہوگا جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جیسے گائیں اپنی زبانوں سے زمین سے کھاتی ہیں۔''

امانت، علم، خشوع اور فرائض کا علم ناپید ہو جائے گا

امام مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور حامیٔ بے کساں ﷺ نے ہمیں دو احادیث بیان فرمائی ہیں۔ ایک حدیث پاک کو ہم نے اپنی نظروں سے دیکھ لیا ہے۔ دوسری کے ہم منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیان کیا کہ امانت کا نزول مردوں کے دلوں کی اصل میں ہوا، پھر قرآن پاک کا نزول ہوا۔ انہوں نے قرآن پاک کا علم سیکھا۔ سنت مطہرہ کا علم سیکھا۔'' پھر آپ ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے

متعلق فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص سو رہا ہوگا۔ اس کے دل سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا حتیٰ کہ چھوٹے سے دھبے کا اثر باقی رہ جائے گا، پھر وہ سوئے گا امانت اس کے دل سے قبض کر لی جائے گی۔ اس کا اثر چھالے کی مانند باقی رہ جائے گا، جیسے تم آگ کا انگارہ پاؤں پر سے گراؤ، تو جگہ پھول کر چھالے کی شکل اختیار کر لے۔ اس کے اندر کچھ بھی نہ ہو۔ لوگ ایک دوسرے سے خرید و فروخت کریں گے لیکن اپنی امانت کو کوئی بھی ادا نہ کرے گا، حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ بنو فلاں میں ایک شخص امین ہے حتیٰ کہ ایک شخص کے متعلق کہا جائے کہ وہ کتنا ہوشیار کتنا خوش اخلاق اور کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک بھی اپنی امانت کو ادا نہ کرے گا، حتیٰ کہ کہا جائے گا۔ ''بنو فلاں میں ایک امین شخص ہے۔'' حتیٰ کہ اس شخص کے بارے میں کہا جائے گا۔ ''وہ کتنا مضبوط ہے؟ وہ کتنا کریم ہے۔ وہ کتنا ذہین ہے۔ وہ کتنا دانا ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔''

طبرانی نے الکبیر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب سے پہلی چیز جسے تم اپنے دین میں مفقود پاؤ گے وہ امانت ہوگی۔'' حکیم ترمذی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے سب سے پہلے امانت کو اٹھا لیا جائے گا۔ ان کے دین میں آخری امر نماز رہ جائے گی۔ بہت سے نمازی ایسے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ہاں جن کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا۔''

طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں سے سب سے پہلے حیاء اور امانت کو اٹھا لیا جائے گا۔'' ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم، شیرازی نے القاب میں اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرائض کا علم سیکھو، اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے اسے بھلا دیا جاتا ہے۔ یہ پہلی چیز ہے جسے میری امت سے چھین لیا جائے گا۔

امام احمد، ترمذی، نسائی، بیہقی اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ حضور سراپا رحمت ﷺ نے فرمایا: ''فرائض کا علم سیکھو۔ لوگوں کو یہ علم سکھاؤ، عنقریب میرا وصال ہو جائے گا، عنقریب علم کو سمیٹ لیا جائے گا۔ فتنوں کا ظہور ہو گا، حتیٰ کہ دو افراد اپنے حصے میں اختلاف کریں گے۔ وہ ایسا آدمی نہ پائیں گے جو ان کے مابین فیصلہ کر سکے۔ اس روایت کو دار قطنی نے لکھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ صحیح مؤقف یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔''

دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''علم کو اس کے اٹھ جانے سے پہلے حاصل کرو۔ تم میں سے کوئی ایک یہ نہیں جانتا کہ وہ اس کا کب محتاج ہو جائے جو اس کے پاس ہے۔'' انہوں نے اس روایت کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی لکھا ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے۔ ''تم خواہشات اور نئی نئی چیزوں سے بچو اور پرانی کو لازم پکڑو۔''

امام بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی حتیٰ کہ علم کو اٹھا لیا جائے گا، زلزلے زیادہ آئیں گے، زمانہ قریب ہو جائے گا۔ فتنوں کا ظہور ہو گا۔ قتل عام ہو گا، تم میں مال کثرت سے ہو گا، اس کی فراوانی ہو گی۔''

امام احمد، دارمی، طبرانی نے الکبیر میں، ابو شیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابن مردویہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! علم حاصل کرو، اس سے پہلے کہ علم اٹھا لیا جائے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! علم کو کیسے اٹھا لیا جائے گا یہ قرآن پاک ہمارے سامنے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری خیر! یہ یہود و نصاریٰ ہیں کیا یہ مصاحف ان کے سامنے موجود نہیں ہیں وہ اس پیغام میں سے ایک حرف کے ساتھ بھی نہ چمٹ سکے جسے ان کے انبیائے کرام لے کر آئے تھے۔ خبردار! علم اٹھ جانے سے مراد حاملین علم کا اٹھ جانا ہے۔''

طبرانی نے الکبیر میں اور خطیب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! علم کے اٹھ جانے سے قبل علم حاصل کرو۔ اس سے قبل کہ علم قبض ہو جائے۔ استاد اور شاگرد اجر و ثواب میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سارے لوگوں میں کوئی بھلائی نہ ہو گی۔''

امام احمد، ابن ابی شیبہ، شیخین، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، خطیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم کو چھینے گا نہیں۔ اس طرح کہ وہ اسے لوگوں سے چھین لے بلکہ وہ علماء کو اٹھا لے گا۔ جب علماء کرام اٹھ جائیں گے لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنا لیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی راہِ راست سے بھٹکا دیں گے۔''

شیخین، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رب تعالیٰ علم کو اس طرح نہ اٹھائے گا کہ وہ اسے لوگوں سے چھین لے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنا لیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

تنبیہات

1. امام نووی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ (الاحزاب:۷۲)

ترجمہ: ہم نے امانت پیش کی۔

میں امانت سے مراد وہ تکلیف ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مکلف بنایا ہے۔ اس سے مراد وہ عہد ہے جو اس نے ان سے لیا ہے۔

2. حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے دلوں سے امانت آہستہ آہستہ زائل ہوتی جائے گی۔ جب اس کا پہلا جزء زائل ہو جائے گا تو اس کا نور زائل ہو جائے گا۔ دھبہ کی طرح اس کی ظلمت باقی رہ جائے گی۔ یہ رنگت اس کی پہلی رنگت کے مخالف ہو گی۔ جب اس میں سے اور کچھ زائل ہو گا تو اس کا اثر چھالے کی طرح ہو گا، جو کافی مدت کے بعد ختم ہوتا ہے۔ یہ ظلمت پہلی ظلمت سے زیادہ ہو گی، پھر آپ ﷺ نے اس نور کے ختم ہونے کی تشبیہ دی حالانکہ وہ پہلے دل میں قرار پذیر تھا، اور اس میں جاگزین تھا۔ آپ

ﷺ نے اس کی تشبیہ اس انگارے سے دی، جسے کسی آدمی کی ٹانگ پر سے لُڑھکا دیا جائے حتیٰ کہ اس میں اثر پیدا کرے، پھر انگارہ نیچے گر جائے گا۔ اس کا آبلہ باقی رہے۔ اسے کنکریاں آلیں اور اسے لُڑھکا دے۔ آپ ﷺ کا ارادہ یہ تھا کہ وضاحت اور تفصیل خوب واضح ہو جائے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو فتنہ نقصان نہ دے گا

احمد بن منیع، بیہقی نے الکبریٰ میں، ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں الربذہ سے گزرا۔ وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: "یہ کس کا خیمہ ہے؟" مجھے بتایا گیا "یہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا خیمہ ہے۔" میں نے ان سے اذن طلب کیا اور اندر داخل ہو گیا۔ میں نے کہا: "اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس معاملہ میں آپ کو خاص اہمیت حاصل ہے کاش! آپ لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ انہیں اچھے کاموں کا حکم دیتے، برے کاموں سے روکتے۔" انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنہ انگیزی، تفرقہ بازی اور اختلاف ہوگا۔ جب یہ حالات ہو جائیں تو اپنی تلوار لے کر کسی کے پاس جاؤ، اسے توڑ دو، اپنا تیر توڑ دو۔ اپنی کمان کی تانت کو کاٹ ڈالو۔ اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ۔" یہ حالات ہو چکے ہیں۔" پھر انہوں نے وہ تلوار اتاری جو خیمہ کے ستون کے ساتھ معلق تھی۔ میں نے نیام سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تھی۔" انہوں نے فرمایا: "میں نے وہ کچھ کر دیا ہے جس کا مجھے حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا۔ میں نے یہ تلوار اس لیے رکھی ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈراؤں۔"

فتنہ سے قبل حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا وصال ہو جائے گا

امام بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب کچھ اقوام اپنے ایمان کے بعد مرتد ہو جائیں گی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! تم ان میں سے نہیں ہو۔" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا وصال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے

ہی ہوگیا تھا۔" طیالسی نے حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو افراد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بالشت بھر زمین کا فیصلہ کرانے گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب کسی زمین پر ہو تم دو افراد کو سنو جو بالشت بھر زمین کے لیے لڑ رہے ہوں تو تم وہاں سے نکل جاؤ۔" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر شام چلے گئے۔"

قسطنطنیہ رومیہ سے پہلے فتح ہوگا

ابن ابی شیبہ نے ثقہ راویوں سے، امام احمد نے عبداللہ بن بشر خثعمی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ اس کا امیر بہت اچھا امیر ہوگا۔ اس کا لشکر بہت اچھا لشکر ہوگا۔"

حارث اور طبرانی نے حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں الفسطاط کے مقام پر فرمایا۔ اس وقت لوگوں نے قسطنطنیہ کے لیے تیاری کر رکھی تھی۔ "بخدا! نصف دن سے یہ امت بے بس نہ ہوگی۔ جب تم شام میں کسی شخص اور اس کے اہلِ خانہ کا دسترخوان دیکھ لو تو اس وقت قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔"

طیالسی، ابن منیع، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے (سوائے اسید جابر کے۔ وہ بھی ثقہ ہیں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میراث کو تقسیم نہیں کیا جائے گا، نہ ہی غنیمت سے خوشی ہوگی۔ روم کو تمہارے لیے جمع کر دیا جائے گا یا انہیں اہلِ اسلام کے لیے جمع کر دیا جائے گا۔" انہوں نے اپنے دستِ اقدس سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کی: "کیا تمہاری مراد روم ہے؟" انہوں نے عرض کی: "ہاں! اس وقت شدید مزاحمت ہوگی۔ اس وقت مسلمان موت کے لیے شرط لگائیں گے۔ (یعنی وہ فتح یا شہادت لیے بغیر نہ لوٹیں گے) وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے۔ وہ مصروفِ جہاد ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے جہاد کے مابین رات رکاوٹ بن

جائے گی۔ بہت سے مسلمان شہید ہوں گے۔ بہت سے مشرکین واصل جہنم ہوں گے، لیکن غالب کوئی بھی نہ آسکے گا۔ دوسرے روز مسلمان پھر موت کے لیے شرط لگائیں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی آئیں گے۔ وہ سارا دن مصروفِ پیکار رہیں گے حتیٰ کہ رات ان کے مابین رکاوٹ بن جائے گی۔ مسلمان بھی شہید ہوں گے کفار بھی واصل جہنم ہوں گے، کسی کو غلبہ نصیب نہ ہوگا۔ شرط ختم ہو جائے گی، پھر مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے۔ وہ شام تک مصروف جہاد رہیں گے۔ شام ہو جائے گی۔ مشرکین واصل ہوں گے۔ مسلمان بھی شہید ہوں گے شرط ختم ہو جائے گی۔ چوتھے روز بقیہ اہلِ اسلام ان کی طرف جائیں گے۔ وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ بہت زیادہ خون ریزی ہوگی۔ اس طرح کی خونریزی نہ دیکھی گئی ہوگی، یا ہم نے اس طرح کی خونریزی نہ دیکھی ہوگی۔ ان کے پاس سے ایک پرندہ گزرے گا۔ وہ فوراً مر کر نیچے گر جائے گا۔ باپ کی اولاد بار بار آئے گی۔ ان کی تعداد ایک سو ہو جائے گی۔ ان میں سے صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا۔ وہ کس غنیمت سے خوش ہوگا؟ کون سی میراث تقسیم کی جائے گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اسی اثناء میں وہ ایسے لوگوں کو سنے گا جو ان سے زائد ہوں گے۔ ایک پکارنے والا آئے گا وہ کہے گا: "ان کی اولاد میں دجال کا ظہور ہو چکا ہے۔" یہ سن کر وہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے گرا دیں گے جو ان کے پاس ہوگا۔ وہ توجہ کریں گے وہ دس شہ سوار بطور مقدمۃ الجیش بھیجیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں ان کے نام جانتا ہوں۔ ان کے آباء کے اسماء بھی جانتا ہوں۔ ان کے گھوڑوں کے رنگوں سے بھی آگاہ ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین کے سب سے بہترین شہ سوار ہوں گے۔" یا فرمایا: "روئے زمین پر وہ بہترین ہوں گے۔"

ابن ابی شیبہ، ابن منیع، امام احمد، امام حاکم (انہوں نے اس روایت کو صحیح کہا ہے) نے حضرت ابوقبیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ ان سے پوچھا گیا: "کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا رومیہ؟" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک صندوق منگوایا جس کے کئی حلقے تھے۔ انہوں نے اس میں سے ایک کتاب نکالی۔ انہوں نے اسے پڑھا۔ انہوں نے فرمایا: "ہم حضور رسالت

مآب ﷺ میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا شہر پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا رومیہ؟'' حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہرقل کا شہر سب سے پہلے فتح ہوگا۔''

ابن ماجہ نے حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد گرامی سے اور وہ اپنے جدامجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مسلمانوں کا قریب ترین مورچہ بولاء کے مقام پر ہوگا۔ اے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ! تم عنقریب بنواصغر سے ملاقات کرو گے۔ وہ ان سے جہاد کریں گے جو تمہارے بعد آئیں گے، حتیٰ کہ ان کی طرف اسلام کے حسین وجمیل لوگ نکلیں گے۔ (یعنی) اہلِ حجاز جو راہِ خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ وہ تسبیح وتکبیر کے ذریعے قسطنطنیہ کو فتح فرما لیں گے۔ ایک آنے والا آئے گا۔ وہ کہے گا: ''دجال مسیح کا ظہور تمہارے شہروں میں ہو چکا ہے آگاہ ہو جاؤ۔ یہ جھوٹ ہوگا۔ اسے پکڑنے والا نادم اور اسے چھوڑنے والا بھی نادم ہوگا۔''

دیلمی نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کے لیے تسبیح وتکبیر کے ساتھ قسطنطنیہ اور رومیہ کو فتح فرمادے گا۔''

امام احمد، امام بخاری نے تاریخ میں، بزار، ابن قذیمہ، بغوی، باوردی، ابن سکن، ابن قانع، طبرانی نے الکبیر میں، ابونعیم، حاکم اور ضیاء نے عبداللہ بن بشر الغنوی سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: ''قسطنطنیہ ضرور فتح ہوگا۔ اس کا امیر کتنا اچھا امیر ہوگا۔ وہ لشکر کتنا عمدہ لشکر ہوگا۔''

آپ ﷺ کے بعد قراء کے حالات

امام احمد نے جید سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''اسی اثناء میں کہ ہم پڑھ رہے تھے۔ ہم میں عربی، عجمی اور سیاہ فام تھے، اچانک حضورا کرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بھلائی پر ہو تم کتاب اللہ پڑھ رہے ہو۔ تم میں حضورا کرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ عنقریب ایسی قوم آئے گی

وہ اسے اس طرح شائستہ بنائیں گے جیسے تیر کو عمدہ کریں گے۔ وہ اپنی اجرت جلدی لے لیں گے۔ اسے مؤخر نہ کریں گے۔"

ابو یعلیٰ، بزار، طبرانی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے، حضرت بزار رضی اللہ عنہ نے ثقہ راویوں سے، طبرانی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس دین حق کا غلبہ ہوگا، حتیٰ کہ یہ تجار کو تجاوز کر جائے گا۔ راہِ خدا میں گھوڑے سمندروں میں داخل ہو جائیں گے حتیٰ کہ کفر اپنے مقام پر لوٹ جائے گا۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن پڑھنا سیکھیں گے۔ وہ اسے سیکھیں گے، اسے پڑھیں گے۔ وہ کہیں گے "ہم نے قرآن پاک پڑھا ہے۔ ہم سے زیادہ اچھا قرآن پاک کون پڑھنے والا ہے۔ ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا: "کیا ان میں کچھ بھلائی ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "نہیں!" آپ نے فرمایا: "وہ تم میں سے اس امت میں ہوں گے۔ وہ آگ کا ایندھن ہوں گے۔"

اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "پھر ان کے بعد ایسی اقوام آئیں گی جو قرآن پاک پڑھیں گی۔ وہ کہیں گی: ہم نے قرآن پاک پڑھا۔ ہم سے زیادہ قاریٔ قرآن کون ہے؟ یا ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے یا ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ پھر آپ ﷺ توجہ فرما ہوئے۔

احمد بن منیع نے حسن اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قوم دیکھی جو قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قرآن پاک پڑھ لو اس سے قبل کہ ایسی قوم آئے جو تیر کی مانند کھڑا کریں گے۔ وہ اس کی اجرت جلد لے لیں گے۔ اس میں تاخیر نہ کریں گے۔"

شیخین، امام احمد، نسائی، ابن جریر، ابو داؤد، طیالسی، ابن ماجہ، ابو عوانہ، ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ابن ابی شیبہ، امام احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) ابن ماجہ، ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یا حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے'' آخری زمانہ میں ایسی قوم آئے گی یا اس کا ظہور ہوگا۔ وہ قرآن پاک پڑھیں گے لیکن قرآن پاک ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا، وہ کہیں گے۔ ''خیر البریہ کے فرمان سے'' دوسرے الفاظ میں ہے'' قرآن پاک ان کے سینوں سے متجاوز نہ ہوگا۔ وہ دین سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے تیر نشانے سے آر پار ہو جاتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کر دو۔ جو انہیں قتل کرے گا اس کے لیے باعثِ اجر ہوگا۔'' دوسرے الفاظ میں ہے'' جو ان سے ملے وہ انہیں قتل کر دے۔ جو انہیں قتل کرے گا روزِ حشر اسے درگاہِ الوہیت سے اجر عظیم عطا کیا جائے گا۔''

امام مسلم، ابو داؤد اور ابو عوانہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا'' میری امت میں ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پاک پڑھے گی تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہوگی، نہ ہی تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلہ میں کچھ ہوگی، نہ ہی تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن پاک پڑھیں گے۔ وہ گمان کریں گے کہ یہ ان کے لیے ہے لیکن یہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نماز ان کے حلقوم سے نیچے نہ اترے گی۔ وہ اسلام سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے تیر نشانے سے گزر جاتا ہے۔ کاش! وہ لشکر جان لیتا جو ان کے ساتھ نبرد آزما ہوگا کہ ان کے نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے ان کے لیے کیا فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ عمل سے پیچھے ہٹ جاتے؟ اس کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جو بازو تو رکھتا ہوگا لیکن اس کے بازو کا اگلا حصہ نہ ہوگا۔ اس کے بازو پر پستان کی نوک کی طرح کا نشان ہوگا۔ جس پر سفید بال ہوں گے۔''

ابو نصر السجزی نے الابانہ میں اور دیلمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس قرآن پاک کا وارث ایسی قوم بنے گی جو اس کو اس طرح پیئے گی جیسے دودھ پیا جاتا ہے لیکن یہ ان کے حلقوم سے نیچے نہ اترے گا۔''

ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”آخری زمانہ میں ایسی قوم کا خروج ہوگا جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن پاک اس کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ سر منڈوانا ان کی علامت ہوگا۔ جب تم انہیں ملو تو انہیں قتل کر دو۔“

ابن ابی شیبہ، امام احمد، نسائی، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”آخری زمانہ میں ایسی قوم کا ظہور ہوگا گویا کہ یہ ان میں سے ہے۔ وہ قرآن مجید پڑھے گی، لیکن قرآن حکیم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ اسلام سے یوں گزر جائیں گے جیسے نشانے سے تیر گزر جاتا ہے۔ سر منڈوانا ان کی علامت ہوگا۔ وہ لگاتار ظہور کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کے ساتھ ظہور کرے گا۔ جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو۔ وہ مخلوق میں سے شریر ترین لوگ ہوں گے۔“

امام احمد، امام بخاری، طبرانی نے الکبیر میں اور امام بیہقی نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جو تیز طرار، سخت اور زبان کی تیز ہوگی۔ وہ قرآن پاک پڑھیں گے۔ وہ اسے ردی کھجور کی طرح بکھیریں گے۔ قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کر دو۔ ان کو قتل کرنے والا عنداللہ ماجور ہوگا۔“

امام احمد، امام بخاری اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ، امام احمد اور شیخین نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مشرق سے بعض ایسی اقوام کا ظہور ہوگا جو اپنے سر کے حلق کرائیں گے۔ وہ قرآن پاک پڑھیں گے، لیکن قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔“

دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے نشانے سے تیر نکل جاتا ہے۔“ ”پھر وہ اس میں نہ لوٹ سکیں گے حتیٰ کہ تیر اپنی اوپر کی سمت لوٹ جائے۔ سر منڈوانا (حلق کرانا) ان کی علامت ہوگا۔“

سجزی نے ”الابانہ“ میں خطیب اور ابن عساکر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مشرق سے ایک قوم کا ظہور ہوگا۔ جو سر منڈوائے ہوں

گے۔وہ قرآن پاک پڑھیں گے،لیکن قرآن پاک ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ بشارت اسے جسے وہ قتل کردیں۔بشارات اسے جو انہیں قتل کردے۔"

شیخین اور نسائی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"تم میں ایسی قوم کا ظہور ہوگا جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو، جن کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو اور جن کے علم کے سامنے تم اپنے علم کو حقیر سمجھو گے۔وہ قرآن پاک پڑھیں گے لیکن قرآن پاک ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔وہ دین سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے نشانے سے تیر گزر جاتا ہے۔پیکان کو دیکھا جاتا ہے وہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔تیر میں دیکھا جاتا ہے وہاں بھی کچھ نہیں نظر آتا۔پر کو دیکھا جاتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔تیر کے سوفار میں جھگڑا کیا جاتا ہے کہ کیا اس کے ساتھ کچھ خون لگا ہے۔"

ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے۔وہ اس کے حروف سے حساب لگائیں گے۔اس کی حدود کو ضائع کریں گے۔اس کے لیے ہلاکت! جو وہ حساب لگائیں گے۔اس کے لیے ہلاکت! جو وہ کریں گے۔لوگوں میں سے اس قرآن پاک کا زیادہ مستحق وہ ہے جو اس کا حساب لگائے مگر اس پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔"امام احمد،امام مسلم، ابن ماجہ،طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"میرے بعد میری امت میں سے ایک قوم آئے گی، جو قرآن پاک پڑھے گا،لیکن قرآن پاک اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے۔جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر نہ آئیں گے۔وہ سب سے بدترین مخلوق ہے۔تمام مسلمانوں سے برے ہیں۔ان کی نشانی سر منڈوانا ہے۔"

تنبیہات

1. امام مالک، امام شافعی اور جمہور علماء کرام کا موقف ہے کہ خوارج کافر نہیں ہیں۔اسی طرح قدریہ،معتزلہ اور سارے اہل ہواء کافر نہیں ہیں۔

◆ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو انہیں قتل کر دو۔ انہیں قتل کرنے میں اجر ہے۔'' علامہ قاضی صاحب لکھتے ہیں: ''علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ خوارج اور ان کے مشابہ لوگ جو بدعتی اور باغی ہوں جب امام وقت کے خلاف بغاوت کریں، جماعت کی اکثر رائے کی مخالفت کریں اور جماعت میں انتشار پیدا کریں تو ان کے ساتھ جہاد واجب ہے۔ لیکن پہلے انہیں ڈرایا جائے گا۔ انہیں معذرت کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ (الحجرات:۹)

ترجمہ: پھر سب مل کر لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

لیکن ان کے زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ ان کے شکست خوردہ کا تعاقب نہیں کیا جائے گا۔ ان کے قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ ان کے اموال کو مباح نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ اطاعت سے نہ نکل جائیں۔ جب تک وہ جنگ کے لیے تیار نہ ہو جائیں۔ ان کے ساتھ قتال شروع نہ کیا جائے گا، بلکہ انہیں وعظ و نصیحت کیا جائے گا۔ بدعتوں سے توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ اگر وہ انکار کر دیں تو ان پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے۔''

مساجد کو آراستہ کیا جائے گا

امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ مساجد میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔'' ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے مساجد کو چونا (پلستر) کرنے کا حکم نہیں دیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تاکہ مساجد کو اس طرح نہ سجایا جائے جیسے یہود و نصاریٰ اپنے معابد کو سجاتے ہیں۔''

ابن ماجہ نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے بعد مساجد میں اس طرح گیلریاں بناؤ گے جیسے یہودی اپنے کنیسوں

ہیں اور عیسائی اپنے گرجوں میں گیلریاں بناتے ہیں۔“

حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو اپنی مساجد کو آراستہ کریں گی۔ اپنے دلوں کو برباد کریں گی۔ ایک شخص اپنے کپڑے کو اس طرح بچائے گا کہ وہ اپنے دین کو اس طرح نہ بچائے گا۔ جب ایک شخص کی دنیا سلامت ہوگی تو وہ اپنے دین کے معاملہ کی پرواہ نہ کرے گا۔“

کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور اسی کے ساتھ لوگوں سے سوال کریں گے

امام احمد اور ابن مندہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس کے ذریعے لوگوں سے مانگ رہا تھا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: ”میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے: ”جو قرآن پاک پڑھے وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی جو قرآن پاک پڑھیں گی اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گی۔“

امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں اور بیہقی نے الشعب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”قرآن پاک پڑھو۔ اس سے رب تعالیٰ سے التجاء کرو۔ اس سے قبل کہ ایک قوم آئے جو قرآن پاک پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کرے۔“

امام احمد، ابو داؤد، ابن منیع، بیہقی نے الشعب میں اور ضیاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”قرآن پاک پڑھو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے التجاء کرو۔ اس سے قبل کہ ایسی قوم آئے جو اسے تیر کی طرح کھڑا کریں۔ اس کی اجرت جلد مانگ لیں۔ اس میں تاخیر نہ کریں۔“ ابن ابی شیبہ نے محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”قرآن پاک پڑھو۔ اس کے ذریعے سے رب تعالیٰ

سے مانگو عنقریب اسے ایک قوم پڑھے گی۔ اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے۔ وہ اس کی اجرت جلد لے لیں گے تاخیر نہ کریں گے۔"

گھروں کو سجایا جائے گا

بزار نے ثقہ راویوں سے اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب دنیا کو تمہارے لیے کھول دیا جائے گا، حتیٰ کہ تم گھروں میں اس طرح پردے لٹکاؤ گے جیسے کعبہ کے پردے لٹکائے جاتے ہیں۔" ہم نے عرض کی: "کیا ہم آج اپنے دین پر ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم آج اپنے دین پر ہو۔" ہم نے عرض کی: "کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم آج بہتر ہو۔"

شیخین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے غالیچے ہوں گے۔" اس روایت کو امام ترمذی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے: "تم میں سے کوئی ایک صبح ایک اور شام کو دوسرا حلہ پہنے گا۔ ایک پیالہ اس کے سامنے رکھا جائے گا دوسرا اٹھا لیا جائے گا۔ تم اپنے گھر میں اس طرح پردے لٹکاؤ گے جیسے خانہ کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں لیکن تم آج ان سے بہتر ہو۔"

آپ ﷺ کی امت میں ایسے افراد ہوں گے جن کی عورتوں کے سر گویا کہ بختی اونٹوں کی کوہانیں ہوں گے

امام احمد، امام طبرانی، (امام احمد کے راوی صحیح کے ہیں) نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت کے آخری زمانہ میں ایسے افراد ہوں گے جو کجاووں کی مانند زینوں پر سفر کریں گے۔ وہ مساجد کے دروازوں پر اتریں گے۔ ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی۔ ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گی۔ انہیں

لعنت کرو۔ وہ ملعون ہیں اگر امم میں سے کوئی امت تمہارے بعد ہوتی تو تمہاری عورتیں ان کی عورتوں کی خادمائیں ہوتیں۔" طبرانی کے الفاظ ہیں: "عنقریب میری امت میں ایسے مرد ہوں گے جن کی عورتیں ایسی زینوں پر سوار ہوں گی جو کجاووں کی طرح کی ہوں گی۔"

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابوشقرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم ایسی عورتوں کو دیکھو جو اپنے سروں پر گائے کی چوٹی کی مانند کچھ رکھیں تو انہیں بتادو کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔" امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اہلِ آتش کی دو اقسام کو میں نے ابھی تک نہیں دیکھا (۱) ایک قوم کے پاس گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے (۲) ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی۔ عورتیں لباس پہنے ہوئے ننگی ہوں گی۔ وہ خود بھی حق سے جدا ہوں گی اور دوسروں کو بھی باطل کی طرف مائل کریں گی۔ یا جھک کر اتراتی ہوئی چلیں گی اور کندھوں اور پہلوؤں کو ہلائے ہوئے چلیں گی۔

یہ جگہ عنقریب بازار بن جائے گی

ابویعلی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہت سی قسمیں اس قطعۂ زمین سے رب تعالیٰ کی طرف بلند نہیں ہوتیں۔" میں نے بعد میں وہاں دو غلام فروشوں کو دیکھا۔"

عبدالرحمان بن حارث نے اپنے جدامجد سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد سے نکلے۔ اس وقت الزوراء اور الثنیہ کے مابین کوئی گھر یا چٹان نہ تھی۔ بازار اس وقت مرۃ وائل کے علاوہ تھا۔ جب وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس پہنچے تو فرمایا: "ابوحارث! جس نے حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہت سی اقسام اس قطعہ زمین سے اوپر رب تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھتیں۔" میں نے عرض کی: "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ امر تو رونما ہو گیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے جھوٹ نہیں بولا۔" میں نے کہا: "میں بھی گواہی دیتا ہوں۔"

قرآن اور سلطان عنقریب جدا ہو جائیں گے

احمد بن منیع نے ثقہ راویوں سے، اسحاق نے ایک اور سند سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عطاء کو اس وقت تک لے لو جب تک وہ عطاء ہو۔ جب وہ دین پر رشوت بن جائے تو پھر نہ لو لیکن تم اسے ترک نہ کرو گے۔ خوف وفقر تمہیں اس طرح کرنے سے روک دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! ایمان کی چکی گھوم رہی ہے۔ ایمان کی چکی گھوم رہی ہے۔ کتاب الٰہی کے ہمراہ پھر جاؤ جس طرح وہ حکم دے آگاہ ہو جاؤ! سلطان و کتاب عنقریب جدا ہو جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! تم کتاب الٰہی کو نہ چھوڑنا۔ عنقریب تم پر ایسے امراء ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔ اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم کس طرح کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا۔ انہیں تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ آروں سے چیر دیا گیا۔ اطاعت الٰہیہ میں موت معصیت الٰہیہ میں زندگی سے بہتر ہے۔''

آپ ﷺ کے بعد بادشاہوں کے حالات

طبرانی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''میرا گمان ہے کہ مجھے بلا لیا جائے گا۔ میں صدائے ربانی پر لبیک کہوں گا۔ میرے بعد تم پر ایسے والیانِ امر آئیں گے جو اسی طرح کے عمل کریں گے جیسے تم اعمال سرانجام دو گے۔ وہ ایسے اعمال سرانجام دیں گے جنہیں تم جانتے ہوں گے۔ ان کی اطاعت کرو۔ کچھ عرصہ اسی طرح گزر جائے گا، پھر تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے وہ ایسے اعمال سرانجام دیں گے جنہیں تم سرانجام نہ دو گے۔ ایسے اعمال سرانجام دیں گے جن کو تم نہ جانتے ہوں گے۔ جس نے ان کی راہ نمائی کی اور انہیں نصیحت کی تو وہ ہلاک ہو گئے۔ انہیں ہلاک کر دیا اپنے جسموں کے ساتھ۔ ان سے ملو اور اپنے اعمال کے ساتھ انہیں بے وقار کرو۔ محسن کے لیے گواہی دو کہ

وہ محسن ہے۔اور برے کے لیے گواہی دو کہ وہ برا ہے۔"

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم پر والی مقرر ہو جائیں گے؟" طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے منبروں پر جنہیں حکمت عطا کر دی جائے گی۔جب وہ نیچے اتریں گے ان سے حکمت چھین لی جائے گی۔ان کے اجسام مردار سے زیادہ گندے ہوں گے۔" طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"خبردار! عنقریب تم پر امراء ہوں گے۔وہ تمہارے لیے ایسے فیصلے کریں گے جو اپنے لیے فیصلے نہ کریں گے۔اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:"یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم کیا کریں؟" آپ ﷺ نے فرمایا:"تم اسی طرح کرو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا تھا۔انہیں آروں سے چیر دیا گیا۔تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔اطاعت الٰہیہ میں موت معصیت الٰہیہ میں زندگی سے بہتر ہے۔"

طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے امراء کا تذکرہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:"تم پر ایسے امراء ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں آتش دوزخ میں ڈال دیں گے۔اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔" ایک شخص نے عرض کی:"یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں ان کے نام بتا دیں۔شاید ہم ان کے چہروں پر مٹی پھینک سکیں۔" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"شاید وہ تمہارے چہرے پر مٹی پھینک دیں اور تمہاری آنکھ پھوڑ دیں۔"

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے مطر بن علاء کے) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:"(خلافتِ) نبوت تیس سال، ملوکیت تیس سال اور طاقت و جبروت تیس سال ہوگی۔اس کے بعد کوئی بھلائی نہیں ہے۔" طبرانی نے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:"حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس

تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم پر میرے بعد ایسے امراء ہوں گے جو منبروں پر حکمت آموز باتیں کریں گے۔ جب وہ نیچے اتریں گے تو حکمت ان سے چھین لی جائے گی۔ ان کے دل مردار کی طرح بدبودار ہوں گے۔''

امام احمد نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے بارے گمراہ کن حکمرانوں سے خدشہ ہے۔''

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ امراء سے خدشہ ہے جب میری امت میں ایک بار تلوار چل گئی تو تا روز حشر اٹھ نہ سکے گی۔''

طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ظالم امراء، فاسق وزراء، خائن قاضی اور جھوٹے فقہاء ہوں گے۔ جو اس زمانہ کو پالے وہ ان کے لیے محصّل، منتظم اور سپاہی نہ بنے۔'' بزار نے صحیح کے راویوں سے (سوائے حلیب بن عمران الکلاعی کے) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ امراء کو کذاب، وزراء کو فاجر، امناء کو خائن، قراء کو فاسق پیدا کر دے گا۔ ان کی شکل وشباہت راہبوں جیسی ہوگی۔ ان کے لیے رغبت یا حفاظت یا تقویٰ نہ ہوگا۔ رب تعالیٰ انہیں گرد آلود، تاریک فتنے میں مبتلاء کر دے گا۔ وہ اس میں اس طرح ہلاک ہو جائیں گے جیسے یہودی ظلم میں ہلاک ہوئے تھے۔''

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے (سوائے مؤمل بن ایاب، وہ بھی ثقہ ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم پر ایسے امراء آئیں گے جو مجوسیوں سے زیادہ شریر ہوں گے۔''

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے تذکرہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخری زمانہ میں ایسے افراد کا ظہور ہوگا جن کے پاس گائیوں کے دموں کی مانند کوڑے ہوں گے۔ وہ رب تعالیٰ کی ناراضگی میں صبح کریں گے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کریں گے۔'' بزار نے صحیح کے راویوں سے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم اس قوم کو دیکھو گے جو رب تعالیٰ کے غصے میں صبح کرے گی۔ رب تعالیٰ کی لعنت میں شام کریں گے ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے۔''

ابو یعلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی بات کو رد نہ کیا جا سکے گا۔ وہ آگ میں اس طرح چھلانگیں ماریں گے جیسے بندر چھلانگیں مارتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے تعاقب میں ہوں گے۔ ابو یعلی اور ابن حبان نے حضرات ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان پر احمق امراء مقرر ہوں گے۔ وہ شریر لوگوں کو آگے کریں گے۔ وہ ان کے عمدہ لوگوں پر غالب آجائیں گے۔ وہ نماز کو مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ جو تم میں سے ایسے امراء کو پالے وہ ان کا منتظم، سپاہی، محصل اور خازن نہ بنے۔''

احمد بن منیع نے ثقہ راویوں سے، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''۷۰ھ کی ابتداء اور بچوں کی امارت سے رب تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔ دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ یہ احمق بن احمق کے پاس چلی جائے گی۔''
امام احمد، ابن حبان، ابو یعلی، طبرانی نے الکبیر میں اور ضیاء نے حضرت عبداللہ بن حباب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''غور سے سن لو! عنقریب تم پر حکمران ہوں گے نہ تو ان کے ظلم پر ان کی مدد کرو، نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرو۔ جس نے ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی، جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی وہ میرے پاس حوض پر نہ آسکے گا۔''

امام ترمذی (انہوں نے اسے صحیح غریب کہا ہے) ابن حبان اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''غور سے سنو! کیا تم نے سنا کہ میرے بعد امراء ہوں گے جو ان کے پاس گیا، ان کے کذب کی تصدیق کی، ان کے

ظلم پر ان کی اعانت کی، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، نہ میرا اس کے ساتھ تعلق ہے، نہ ہی وہ میرے پاس میرے حوض کوثر پر آئے گا لیکن جو ان کے پاس نہ گیا، نہ ہی ظلم پر ان کی اعانت کی، نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، وہ میرا ہے۔ میں اس کا ہوں۔ وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔"

امام مسلم نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "شب و روز نہ گزریں گے حتیٰ کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا۔" امام احمد، ابویعلیٰ اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگوں پر عام بارش ہوگی لیکن زمین کچھ نہ اگائے گی۔"

دیگر وہ امور جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے (اختصار کے ساتھ)

امام احمد، شیخین، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ روزِ حشر تک ہونے والے سارے امور کا تذکرہ کر دیا کسی امر کو بھی نہ چھوڑا۔ اسے یاد کیا جس نے اسے یاد کیا۔ اسے بھلا دیا جس نے اسے بھلا دیا۔ میرے یہ ساتھی اسے جانتے ہیں۔ اگر ان امور میں سے کسی ایسے امر کا اظہار ہوتا ہے جسے میں فراموش کر چکا ہوں۔ میں اسے دیکھتا ہوں تو وہ مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک شخص کو اس آدمی کا چہرہ نظر آجاتا ہے جو اس سے غائب ہو گیا ہو، پھر اسے دیکھ کر اسے پہچان لے۔"

امام احمد اور امام مسلم نے ان سے ہی روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سارے امور بتا دیے تھے جو روزِ حشر تک ہونے والے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر چیز کے متعلق پوچھ لیا تھا لیکن میں یہ نہ پوچھ سکا تھا کہ اہلِ مدینہ طیبہ کو مدینہ طیبہ سے کون سی چیز باہر نکالے گی۔" امام احمد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سارے امور بتا دیے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تا روزِ حشر ہونے والے تھے۔ اسے یاد رکھا

جس نے یاد رکھا۔ اسے بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔"

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ایک دن آپ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی۔ منبر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نیچے تشریف لائے۔ نماز ادا فرمائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا جو ہوا تھا اور جو کچھ روزِ حشر تک ہونے والا تھا۔ ہمیں یاد نہ رہا کہ ہم اسے محفوظ کر لیتے۔ ہم میں سے زیادہ عالم وہ تھا جسے وہ خطبہ زیادہ یاد تھا۔"

امام احمد اور ابن سعد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے ہمیں اس طرح چھوڑا کہ جو پرندہ بھی آسمان پر دو پر پھڑپھڑاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق بھی ہمیں بتا دیا تھا۔" عبد بن حمید نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ ہم میں اٹھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان سارے امور کے متعلق بتا دیا جو تا روزِ حشر ہونے والے تھے۔"

طبرانی نے الاوسط میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے حمام کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب میرے بعد حمام ہوں گے، لیکن ان حماموں میں عورتوں کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔" انہوں نے عرض کی: "کیا عورت ازار باندھ کر حمام میں داخل ہو جائے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! اگر وہ ازار، قمیص اور دوپٹہ لے کر بھی حمام میں جائے گی اس کے لیے اس میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔ جو عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اپنا دوپٹہ اتارے گی، تو وہ پردہ چاک ہو جائے گا جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔"

ابوداؤد، بیہقی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے سرزمین عجم کو فتح کر دیا جائے گا۔ تم وہاں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمامات کہا جائے گا۔ مرد وہاں ازار کے بغیر داخل نہ ہوں۔ اور عورتوں کو وہاں داخل ہونے سے روک دو سوائے مریضہ یا نفساء کے۔"

ابن عدی نے الکامل میں، خطیب نے المتفق میں، ابوالقاسم النجار نے کتاب الحمام میں اور ابن عساکر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سپہ سالار اعظم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے شام کو فتح کر دیا جائے گا۔ تم وہاں ایسے کمرے پاؤ گے جنہیں حمامات کہا جائے گا۔ یہ میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں مگر ازار کے ساتھ۔ یہ میری امت کی خواتین کے لیے حرام ہیں، مگر نفساء اور مریضہ کے لیے۔"

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم عنقریب آفاق کو فتح کر لو گے۔ وہاں ایسے کمرے ہوں گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ ان میں داخل ہونا میری امت کے لیے حرام ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ تھکاوٹ کو دور کرتے ہیں۔ میل کچیل کو ختم کرتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ میری امت کے مردوں کے لیے ازار بند میں حلال ہیں۔ اور میری امت کی عورتوں کے لیے حرام ہیں۔"

ابوداؤد اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے سرزمین عجم کو فتح کر دیا جائے گا، عنقریب تم ان میں ایسے کمرے پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ مرد ازار کے بغیر ان میں داخل نہ ہوں۔ عورتوں کو ان میں جانے سے روک دو سوائے مریضہ اور نفساء کے۔"

ابن عدی، خطیب نے المتفق میں، ابوالقاسم بخاری نے کتاب الحمامات میں ابن عساکر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے شام کو فتح کرا دیا جائے گا۔ تم وہاں کمرے پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ یہ میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں مگر ازار کے ساتھ۔ یہ میری امت کی خواتین کے لیے حرام ہیں مگر مریضہ اور نفساء کے لیے۔"

طبرانی نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب میری امت سر جھکا کر چلے گی تو اہلِ روم یا اہلِ فارس اس کے خدمت گزار بن جائیں گے۔ ان میں بعض بعض پر غالب آ جائیں گے۔"

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: ”مجھ سے قبل جو بھی نبی ہوا اس پر لازم تھا کہ وہ اسے ہر اس بھلائی کے بارے بتاتا جو وہ ان کے لیے جانتا۔ اور انہیں ہر اس بری چیز سے ڈراتا جسے وہ ان کے لیے برا سمجھتا لیکن اس امت مرحومہ کی عافیت اس کی ابتداء میں رکھی گئی ہے۔ اس کے آخر کو مصائب اور ایسے امور کا سامنا کرنا پڑے گا جنہیں تم عجیب سمجھو گے۔ ایک فتنہ آئے گا۔ جو ایک دوسرے میں پھوٹ ڈال دے گا۔ ایک فتنہ آئے گا۔ مومن کہے گا: ”اسی میں میری ہلاکت ہے۔“ پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ آئے گا مؤمن کہے گا۔ ”یہ ہے، یہ ہے۔“ جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ آگ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو اسے اس حال پر موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ان لوگوں کی طرف جائے جو پسند کرتا ہو کہ کوئی اس کے پاس آئے۔“

شیخین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھلاتی تھیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔

حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں جلوہ افروز ہوتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھلاتی تھیں۔ آپ ﷺ کی زلف معنبر سنوارتی تھیں۔ آپ ﷺ وہاں استراحت فرما ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ جاگے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کیوں مسکرا رہے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ مجھے پیش کیے گئے۔ وہ راہِ خدا میں جہاد کے لیے رواں تھے۔ وہ سمندر پر سوار تھے گویا کہ تختوں پر بادشاہ ہوں۔“ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! رب تعالیٰ سے التجاء کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔“ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر سر اقدس رکھا پھر بیدار ہوئے آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کیوں تبسم ریز ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے میری امت کے بعض لوگ پیش کیے گئے۔ وہ راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلے تھے۔“ انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔“ آپ ﷺ نے

فرمایا: ''تم پہلے گروہ میں سے ہو۔'' وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور ان کا وصال ہو گیا۔''

شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ترجیح ہوگی۔ ایسے امور ہوں گے جنہیں تم عجیب سمجھو گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے فرائض ادا کرو اور حقوق کا سوال اپنے رب تعالیٰ سے کرو۔''

فتنے، جنگیں اور آثارِ قیامت جو آپ ﷺ کے بعد رونما ہوں گی

فتنے بارش کی مانند اتریں گے

مسلم اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، طیالسی، محمد بن یحییٰ اور امام احمد نے ثقہ راویوں سے حضرت حسن بصری سے اور انہوں نے حضرتِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اعمال بجالانے میں جلدی کرو۔ تاریک رات کے حصے کی مانند فتنے رونما ہوں گے۔ جن میں وقتِ صبح ایک شخص مومن اور وقتِ شام کافر ہوگا۔ وہ رات کے وقت مومن اور صبح کے وقت کافر ہوگا۔ وہ دنیاوی سامان کے عوض اپنا دین فروخت کر دے گا۔“ حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا: ”حسن نے فرمایا: ”ہم نے ایسے انسانوں کو دیکھا ہے۔ وہ صورتیں تھیں مگر عقول سے خالی تھے۔ اجسام تھے دانش سے خالی تھے۔ وہ پتنگوں اور مکھیوں کی طرح تھے جو دو درہموں کے آتے اور دو درہموں کے لیے جاتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک اپنا دین اونٹ کی قیمت کے عوض فروخت کر دیتا تھا۔“

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میری امت فتنوں میں مبتلاء کر دی جائے گی۔ وہ فتنے تاریک رات کی طرح ہوں گے۔ وقتِ صبح ایک شخص مومن اور وقتِ شام کافر ہوگا۔ وقتِ شام ایک شخص مومن اور وقتِ صبح کافر ہوگا۔ وہ لوگ تھوڑے سے دنیاوی سامان کے عوض اپنا دین فروخت کر دیں گے۔“

ابن ابی شیبہ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے سرِ اقدس کو آسمان کی طرف بلند فرمایا اور فرمایا: سبحان اللہ! ان پر فتنے اس طرح بھیج دیے گئے ہیں جیسے بارش نازل ہوتی ہے۔“ امام بخاری نے

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر جھانکا، پھر فرمایا: ''کیا تم وہ کچھ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش گرتی ہے۔''

طیالسی، بیہقی، احمد، طبرانی نے الکبیر میں اور امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی: ''کیا اسلام کی انتہاء ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''عرب و عجم کے جس گھرانے کے ساتھ رب تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا ہوگا انہیں اسلام میں داخل کر دے گا۔'' اس شخص نے عرض کی: ''پھر؟'' فرمایا: ''پھر سائبان کی طرح فتنے گریں گے۔'' اس شخص نے عرض کی: ''ضرور! بخدا! ان شاء اللہ! آپ نے فرمایا: ''ہاں! مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے، پھر تم اٹھ کر کاٹنے والے سانپ کی مانند ہو جاؤ گے۔ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ گے۔ اس وقت بہترین شخص وہ ہوگا جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں عزلت گزیں ہو جائے گا۔ وہ اپنے رب تعالیٰ سے ڈرے گا۔ اپنے شر کی وجہ سے لوگوں کو چھوڑ دے گا۔''

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ طبرانی نے الاوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تاریک رات کے ٹکڑے کی مانند فتنے تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ ان سے وہ شخص بچے گا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہے گا، اور اپنے بکریوں کے ریوڑ میں سے کھائے گا یا وہ گھاٹیوں کے پیچھے سے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوگا اور اپنی تلوار کے مال سے کھائے گا۔''

طبرانی نے الاوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تاریک رات کے حصہ کی طرح فتنے تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ ایک شخص صبح کے وقت مومن اور رات کے وقت کافر ہو جائے گا۔ ایک شخص رات کے وقت مومن اور صبح کافر ہو جائے گا۔ تم میں سے کوئی ایک تھوڑے سے دنیاوی سامان کے عوض اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم کیا کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔'' اس نے عرض کی: ''اگر وہ جڑ جائے تو؟'' آپ ﷺ

نے فرمایا: ''دوسرا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔'' میں نے عرض کی: ''کب تک؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''حتیٰ کہ تمہارے پاس خطاء کرنے والا ہاتھ آجائے یا فیصلہ کرنے والی موت آجائے۔''

امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک رات حضور اکرم ﷺ گھبرا کر اٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں اور کتنے فتنے اترے ہیں۔''

اسلام کی چکی چلنے کی مدت

امام احمد، ابوداؤد اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی چکی پینتیس برس تک، یا چھتیس برس تک یا سینتیس برس تک چلے گی۔ اگر وہ ہلاک ہو گئے تو ان لوگوں کی راہ پر ہوں گے جو عالم بالا کو سدھار گئے۔ اگر وہ باقی رہے تو ان کا دین ستر برس تک قائم رہے گا جس سے یہ باقی رہا۔''

کاش میں تمہاری جگہ ہوتا

امام مالک، امام احمد، شیخین اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا۔ وہ کہے گا: ''کاش! میں تمہاری جگہ ہوتا۔''

نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا۔ وہ کہے گا: ''کاش! اس کی جگہ میں یہاں ہوتا، کیونکہ اسے لوگوں سے بہت زیادہ فتنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

دیلمی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک زندہ شخص مردے کو اس کی دھونی پر دیکھے گا۔ وہ کہے گا: ''کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔'' ایک شخص اسے کہے گا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس پر مرا ہے؟'' وہ کہے گا: ''جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔'' امام مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا۔ وہ وہاں لوٹ پوٹ ہوگا۔ وہ کہے گا: "کاش! اس قبر والا میں ہوتا۔ اس کے لیے دین آزمائش ہوگا۔"

سونے والا جاگنے والے سے اور بیٹھا ہوا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا

ابن ابی شیبہ، ابویعلی، حاکم، ترمذی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، ابویعلی، امام احمد نے خرشہ بن الحر سے، ابن ابی شیبہ، امام احمد، احمد بن منیع اور ابویعلی نے عبداللہ بن حباب رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد فتنے ہوں گے۔ ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہوگا۔ بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ دوڑنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار، تیز دوڑانے والے سے بہتر ہوگا۔" حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے "جس پر یہ دور آجائے وہ اپنی تلوار لے پھر وہ پتھر کی طرف جائے۔ اسے اس پر مارے حتیٰ کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اس کے لیے لیٹ جائے حتیٰ کہ وہ کچھ روشن ہو جائے جو کچھ اس پر چمکے۔"

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "اگر تم یہ زمانہ پالو تو مقتول بندہ بننا پسند کرو، قاتل بندہ بننا پسند نہ کرو۔" امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان سے ملجا یا پناہ گاہ پائے وہ اس کی طرف لوٹ جائے۔"

امام حاکم نے حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب حادثات، فتنے، تفرقہ بازی اور اختلاف ہوگا۔ اگر یہ ہو جائے تو تم میں استطاعت ہو کہ مقتول بنو، قاتل نہ بنو تو اس طرح کر گزرو۔" ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے ہوں گے جو اندھے، بہرے

اور گونگے ہوں گے۔ جو انہیں دیکھے گا فتنے اس کی طرف دیکھنے لگیں گے۔ ان میں زبان کا مصروف ہونا تلوار کے وقوع کی طرح ہوگا۔"

ابن ماجہ اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے ہوں گے جن میں ایک شخص وقتِ صبح مومن اور وقت شام کافر ہو جائے گا، مگر جسے اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ حیاتِ نو عطا فرما دے گا۔"

فتنہ میں ایک شخص تھوڑی سی پونجی کے عوض اپنا دین فروخت کر دے گا

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت سے قبل تاریک رات کی طرح فتنے ہوں گے۔ دھوئیں کی مانند فتنے ہوں گے۔ ان میں مومن مرد کا دل اس طرح مر جائے گا جیسے ان کا جسم مرے گا۔ وقتِ صبح ایک شخص مومن ہوگا۔ وہ شام کے وقت کافر ہو جائے گا۔ وہ شام کے وقت مومن اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ ان میں ایک قوم اپنے اخلاق اور دین کو تھوڑی سی دنیاوی پونجی کے عوض فروخت کر دے گی۔" ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شب و روز نہ گزریں حتیٰ کہ ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا۔ وہ کہے گا: "ہمیں اپنا دین مٹھی بھر دراہم کے عوض کون فروخت کرے گا۔"

قتل عام

ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد، حارث اور شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ اور مسدد نے ثقہ راویوں سے، ابو یعلی نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ہرج زیادہ ہو جائے گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ ہرج کیا ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس سے مراد قتل ہے۔" دوسرے الفاظ میں ہے: "زمانہ قریب آ جائے گا۔ علم کم ہو جائے گا۔ حرص زیادہ ہو جائے گی۔ فتنوں کا ظہور ہوگا۔ قتل زیادہ ہو جائے گا۔" عرض کی گئی: "یا

رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم ایک سال میں ایک ہزار یا دو ہزار مشرکین کو قتل کریں گے۔" آپ نے فرمایا: "میری مراد یہ نہیں ہے بلکہ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم ایک دوسرے کو کیسے قتل کریں گے حالانکہ ہم زندہ ہوں گے کیا ہم اس طرح کریں گے؟ آپ نے فرمایا: "رب تعالیٰ اس وقت کے لوگوں کے دلوں کو مار دے گا جیسے ان کے اجسام کو مارے گا۔"

طبرانی نے الاوسط میں، حاکم اور ابونصر السجزی نے "ابانہ" میں (انہوں نے اسے غریب کہا ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں قراء زیادہ ہو جائیں گے۔ فقہاء کم ہو جائیں گے۔ علم اٹھالیا جائے گا۔ قتل کثرت سے ہوگا، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پاک پڑھیں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ منافق کافر رب تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن کے ساتھ اسی کے مثل کے ساتھ جھگڑا کرے گا جو وہ کہے گا۔"

فتنے کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوگی

دیلمی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت سے فتنے کا دروازہ اس وقت تک بند رہے گا جب تک ان کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زندہ ہیں۔ جب وہ شہید ہو جائیں گے تو ان پر لگاتار فتنوں کا دور دورہ ہوگا۔"

طبرانی نے الکبیر میں حضرت عصمہ بن مالک حنظمی رضی اللہ عنہ سے، ابن عدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تیری خیر! جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو اگر تم میں مرنے کی استطاعت ہو تو مر جانا۔"

دیلمی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے لیے فتنے کا دروازہ اس وقت تک بند رہے گا جب تک ان کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زندہ ہیں۔ جب وہ شہید ہو جائیں گے تو ان پر لگاتار فتنوں کا دور دورہ ہوگا۔" ابن

سعد اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوالاشہب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ایک کپڑا دیکھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: "کیا یہ نیا ہے یا دھلا ہوا ہے؟" انہوں نے عرض کی: "دھلا ہوا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر! نیا لباس پہنو۔ قابل ستائش زندگی بسر کرو، اور شہادت سے سرفراز ہو جاؤ۔" یہ روایت مرسل ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ نے اس کی مثل مرفوعاً روایت بیان کی ہے۔"

بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابویعلی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کوہِ احد لرز اٹھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ، ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم جلوہ افروز تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "احد! ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی (کریم ﷺ) ایک صدیق اور دو شہید جلوہ افروز ہیں۔"

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی باغ میں جلوہ افروز تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔" پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اذن دے دو انہیں جنت اور شہادت کی بشارت دے دو۔" پھر سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اذن طلب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اذن دے دو اور انہیں جنت اور شہادت کی بشارت دے دو۔" طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حاضر تھا۔ اس دن سورج گرہن لگا تھا۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اسے نہ اتارنا۔"

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن غریب کہا ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فتنے کا تذکرہ کیا۔ فرمایا: ''اس میں یہ حالت مظلومیت میں شہید ہو جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اشارہ کیا۔

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) حضرت ابوسہلہ رضی اللہ عنہ (حضرت عثمان کے غلام) سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یوم الدار کو فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا۔ میں اس پر صبر کروں گا۔''

امام مسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر جھانکا، پھر فرمایا: ''کیا تم وہ کچھ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو اس طرح گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرتی ہے۔'' فتنہ ظہور پذیر ہو گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ واقعہ حرۃ تک لگاتار فتنے رونما ہوتے رہے جبکہ ذوالحجۃ ۶۳ھ کے تین ایام باقی تھے تو اس میں بہت سے واقعات ظہور پذیر ہوئے جو تاریخ کی کتب میں موجود ہیں۔''

امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے فتنے کا ذکر فرمایا۔ ایک شخص گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس روز یہ ظلماً مقتول ہو گا۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ تھے۔ جب آپ ﷺ بئر اریس کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی تو آپ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، لیکن انہیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔'' یہ یوم دار کو ان کی شہادت کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ آپ کے سامنے مصحف مبارک تھا۔ اس آیت طیبہ پر ان کا خون مبارک گرا۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾ (البقرۃ: ۲، ۱۳۷)

ترجمہ: تو کافی ہو جائے گا اللہ آپ کو ان کے مقابلہ میں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''عثمان! تمہیں شہید کر دیا جائے گا۔ اس وقت تم سورۃ البقرۃ پڑھ رہے ہوں گے۔ تمہارا خون اس آیت پر گرے گا۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ (البقرۃ: ۱۳۷)

ترجمہ: تو کافی ہو جائے گا اللہ آپ کو ان کے مقابلہ میں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

امام ذہبی نے اس روایت کو موضوع لکھا ہے۔ ابن منیع نے حضرت نائلہ بنت الفرافصہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو اس دن انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ افطاری کے وقت انہوں نے ٹھنڈا پانی مانگا۔ لوگوں نے کہا: ''اس کنویں کا پانی پی لو'' اس کنویں میں گندگی پھینکی جاتی تھی۔ انہوں نے وہ رات اسی حالت پر بسر فرمادی۔ کھانا نہ کھایا۔ وقت سحر ہماری لونڈیاں گھڑوں میں پانی لے آئیں۔ میں نے ان سے شیریں پانی لیا اور پانی کا ایک پیالہ لے کر ان کی خدمت میں آئی جب میں ان کے پاس پہنچی تو وہ سو چکے تھے۔ وہ نچلی سیڑھی پر تھے۔ ان کے خراٹوں کی آواز آرہی تھی۔ میں نے انہیں بیدار کیا۔ میں نے عرض کی: ''یہ میٹھا پانی ہے۔ میں اسے آپ کی خدمت میں لے کر آئی ہوں'' انہوں نے سر بلند کیا۔ فجر کی طرف دیکھا۔ فرمایا: ''میں روزہ سے ہوں۔ میں نے صبح روزہ رکھا تھا۔'' میں نے عرض کی: ''آپ نے کہاں سے روزہ رکھا۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو آپ کے پاس کھانا یا پانی لے کر آیا ہو'' انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے مجھے اس چھت پر سے نظر کرم فرمائی۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ڈول تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان! پانی پی لو۔ میں نے سیر ہو کر پانی پیا، پھر فرمایا: ''اور پی لو۔'' میں نے سیر شکم ہو کر پانی پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم صبح سویرے تم پر حملہ آور ہوگی۔ اگر تم نے انہیں چھوڑ دیا تو تم ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔'' حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''باغی اسی روز ان کے پاس آئے۔ انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔'' ابن لہیعہ نے کہا: ''حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر اہل مصر کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔ ہمیں ایک یا دو سال بعد علم ہوا۔''

ابو نعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "میں نے اس روز آواز سنی جس روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔" ابن عفان رضی اللہ عنہ! آپ کو روح اور ریحان کی بشارت ہو۔"

جمل، صفین، نہروان کے واقعات، حضرات عائشہ، علی المرتضیٰ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے باہمی قتال کی خبر دینا

امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور امام بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی زوجہ محترمہ کے خروج کا تذکرہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسکرانے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "حمیراء! ذرا دیکھنا۔ وہ تم ہی نہ ہو۔" پھر آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: "اگر تم ان کے کسی امر کے ولی بنو تو ان کے ساتھ نرمی کرنا۔"

امام احمد، ابو یعلی، بزار، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت قیس سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ام المؤمنین بنو عامر کے کسی شہر تک پہنچیں تو ان پر کتے بھونکے۔ انہوں نے پوچھا: "یہ کون سا چشمہ ہے؟" لوگوں نے بتایا: "الحواٴب" انہوں نے فرمایا: "میرا گمان ہے کہ میں واپس چلی جاؤں۔" حضرت زبیر نے عرض کی: "نہیں! اتنا آگے آ کر، حتیٰ کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ رب تعالیٰ ان کے مابین صلح فرما دے۔" انہوں نے فرمایا: "میرا گمان یہی ہے کہ میں واپس چلی جاؤں۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کسی ایک کی کیفیت اس وقت کیا ہو گی جب الحواٴب کے کتے اس پر بھونکیں گے؟"

بزار، اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون سرخ سدھاتے ہوئے اونٹ پر سوار ہو گی۔ وہ باہر نکلے گی۔ اس پر کلاب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے ارد گرد قتل عام ہو گا، پھر وہ بچ جائے گی۔"

حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں کہا گیا کہ آپ ہمیں وہ حدیث پاک سنائیں جو آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی

ہے۔" انہوں نے فرمایا: "اگر میں نے تمہیں وہ سنادی تو تم مجھے رجم کردو گے۔" ہم نے کہا: "سبحان اللہ!" انہوں نے فرمایا: "اگر میں تمہیں بتاؤں کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ایک لشکر میں تم پر حملہ آور ہوں گی۔ وہ تلوار کے ساتھ تمہارے ساتھ لڑے گا تو تم میری تصدیق نہ کرو گے۔" لوگوں نے عرض کی: "سبحان اللہ! اس طرح تمہاری تصدیق کون کرے گا؟" انہوں نے فرمایا: "(حضرت) حمیراء ایک لشکر سمیت تمہارے پاس آئیں گے۔ جنہیں موٹے موٹے افراد لے کر آرہے ہوں گے۔" حضرت حذیفہ نے یہ بتایا تھا، پھر ان کا وصال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روانگی سے پہلے ہو چکا تھا۔"

بزار اور بیہقی نے حضرت ابوبکرہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک ہلاک ہونے والی قوم نکلے گی۔ ان کی قائد ایک عورت ہوگی۔ وہ خاتون جنت میں جائے گی۔" امام احمد، بزار اور طبرانی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "عنقریب تمہارے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مابین امر رونما ہوگا۔ جب اس طرح ہو تو انہیں ان کی محفوظ جگہ پہنچا دینا۔"

امام حاکم نے (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) امام بیہقی نے حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں حضرت زبیر کے پاس حاضر ہوا۔ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے نکلنا چاہتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم ان سے قتال کرو گے، حالانکہ تم حق پر نہ ہوں گے۔" انہوں نے کہا: "مجھے یاد نہ رہا۔" پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

ابویعلی، حاکم، بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ابوجروہ المازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حضرت زبیر سے فرما رہے تھے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ تم مجھ سے قتال کرو گے لیکن تم اس وقت مجھ پر ظلم کرنے والے

ہو گے۔" انہوں نے کہا: "ہاں! لیکن میں بھول گیا تھا۔"

حاکم نے قیس سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں ہے جب میں اور تم تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے تم سے فرمایا تھا۔ "کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟" تم نے کہا تھا: "مجھے اس سے کون سی چیز روک سکتی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "عنقریب تم ان کے خلاف خروج کرو گے، تم ان کے ساتھ قتال کرو گے۔ اس وقت تم حق پر نہ ہو گے۔" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔

ابونعیم نے عبدالسلام سے روایت کیا ہے کہ جنگ جمل کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: "تم ضرور ان سے قتال کرو گے تم حق پر نہ ہو گے یہ ان کی تمہارے خلاف مدد کی جائے گی۔" انہوں نے فرمایا: "میں نے سنا تھا۔ اب یقیناً میں آپ سے جنگ نہیں کروں گا۔"

واقعہ صفین

شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہو گی حتیٰ کہ دو عظیم گروہ باہم قتال کریں گے۔ ان کے مابین بہت زیادہ خونریزی ہو گی ان کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔"

امام بیہقی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل نے باہم اختلاف کیا، پھر ان کے مابین یہ اختلاف ہوتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے دو ثالث بھیجے۔ وہ گمراہ تھے۔ انہوں نے گمراہ کر دیا۔ یہ امت بھی عنقریب اختلاف کرے گی۔ ان میں اختلاف رہے گا، حتیٰ کہ یہ بھی دو ثالث بھیجیں گے۔ وہ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کے پیروکار بھی گمراہ ہوں گے۔"

طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس امت میں دو گمراہ ثالث ہوں گے جو ان کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہو جائے

گا۔" سوید بن غفلہ نے کہا: "میں نے عرض کی: "ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا اس سے حضور اکرم ﷺ نے تمہاری ذات مراد نہ لی تھی۔" انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! اس میری امت میں عنقریب فتنہ رونما ہوگا۔ جس میں سونے والا تم سے بہتر ہوگا اس حالت میں کہ تم بیٹھے ہو۔ بیٹھنے والا تم سے بہتر ہوگا اس حالت میں کہ تم کھڑے ہو۔ کھڑا تم سے بہتر ہوگا۔ اس حالت میں کہ تم چل رہے ہو۔" حضور اکرم ﷺ نے تمہیں مختص فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے عام لوگ مراد نہیں لیے ہیں۔"

ابونعیم نے حارث سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں صفین میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے شام کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ دیکھا۔ وہ آیا۔ اس پر ایک سوار اور سامان تھا۔ اس نے اپنا سوار اور سامان نیچے گرایا۔ صفیں چیرتا ہوا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ اس نے اپنا موٹا ہونٹ حضرت علی لمرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر اور کندھے کے مابین رکھ دیا۔ انہیں اپنی گردن سے حرکت دینے لگا۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا: "بخدا! یہی علامت میرے اور حضور اکرم ﷺ کے مابین تھی۔"

امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور امام بیہقی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہم حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ کے نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسے درست کرنے کے لیے پیچھے رہ گئے۔ آپ ﷺ تھوڑے سے چلے پھر فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک قرآن پاک کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسے میں نے اس کی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔" سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "میں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "میں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" وہ میرا نعلین مبارک درست کرنے والا ہے یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

حاکم نے ابوایوب سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عہد توڑنے والوں، ناانصافوں اور گمراہوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔" طبرانی نے الاوسط میں اسی طرح روایت کیا ہے، لیکن ایک روایت میں "امرت" اور دوسری میں "عھد الی رسول اللہ ﷺ" کے الفاظ ہیں۔

ابو یعلی، امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''جن امور کا حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے بعد امت میرے ساتھ دھوکہ کرے گی۔''

ابو یعلی اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''عنقریب تمہیں میرے بعد مشقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔'' انہوں نے عرض کی: ''میرا دین سلامت رہے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

حمیدی، بزار، ابو یعلی، ابن حبان، حاکم، ابو نعیم نے حضرت ابو الاسود الدیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اس وقت اپنی ٹانگ رکاب میں رکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے عرض کی: ''آپ عراق نہ جائیں۔ اگر آپ وہاں گئے تو آپ کو تلوار کی دھار لگے گی۔'' انہوں نے فرمایا: ''بخدا! تم سے قبل مجھے حضور اکرم ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا۔''

ابو نعیم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مجھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنے ہوں گے۔ عنقریب تم اپنی قوم کے ساتھ بحث و مباحثہ کرو گے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کتابِ حکیم کے مطابق فیصلہ کرنا۔''

امام حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا: ''میں تمہیں سات فتنوں سے ڈراتا ہوں۔ ایک فتنہ مدینہ منورہ کی طرف سے آئے گا۔ ایک فتنہ مکہ مکرمہ میں ہوگا۔ ایک فتنہ یمن سے آئے گا۔ ایک فتنہ شام سے آئے گا۔ ایک فتنہ مشرق سے آئے گا۔ ایک فتنہ مغرب سے آئے گا ایک فتنہ شام کے اندر سے آئے گا۔ یہی سفیانی ہے۔'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم میں سے بعض ان کی ابتداء کو پالیں گے، بعض ان کے آخر کو پالیں گے۔'' ولید بن عیاش نے کہا: ''مدینہ طیبہ کا فتنہ حضرت طلحہ اور زبیر کی طرف سے، فتنہ مکہ فتنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ تھا۔ فتنہ شام بنو امیہ کی طرف سے

تھا۔ مشرق کا فتنہ اس طرف سے ہوگا۔"

امام حاکم نے (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور امام بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے خروج کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسکرا پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "حمیراء! ذرا دیکھنا کہیں تم ہی وہ نہ ہوں۔" پھر آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: "اگر تم ان کے کسی امر کے ولی بنو تو ان کے ساتھ نرمی کرنا۔"

بزار اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے سدھائے ہوئے اونٹ والی کون ہوگی، جو باہر نکلے گی۔ الحواب کے کتے اس پر بھونکیں گے۔ اس کے ارد گرد قتل عام ہوگا۔"

امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابو الاسود سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے نکلنے لگے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم ان کے ساتھ ناحق قتال کرو گے۔" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ ابو یعلی اور بیہقی کی روایت میں ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لیکن میں بھول گیا تھا۔"

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے بتا دینا

طبرانی اور بزار نے حسن سند کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی لونڈی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے۔ یہ مرض ان پر گراں گزرا۔ ان پر غشی طاری ہو گئی۔ انہیں کچھ افاقہ ہوا۔ ہم ان کے ارد گرد رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: "کیوں رو رہے ہو؟ کیا تمہارا گمان ہے کہ میں اس بستر پر مروں گا۔ مجھے تو میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ مجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ میری آخری خوراک دودھ ہوگا۔ (یا پانی ملا دودھ ہوگا) اس روایت کو ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مگر اس میں

ہے کہ "آپ ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میں یوم صفین میں شہید ہوں گا۔"

امام مسلم، ابن عساکر، ابن ابی شیبہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، امام احمد، ابن عساکر، طبرانی نے الکبیر میں، ابو یعلی، خطیب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے امام احمد، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، طبرانی نے الکبیر میں حاکم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے، ابن عساکر ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، ابو عوانہ اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے، ابو یعلی، ابن سعد نے کتاب الموالاۃ میں، طبرانی نے الکبیر میں، دار قطنی نے الافراد میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابن سعد، بغوی، ابو نعیم، طبرانی اور حاکم نے حضرت عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ سے، امام احمد، ابو یعلی، طبرانی، ابن عساکر نے ابن عمرو سے، ابو یعلی، طبرانی نے معاویہ بن عتبہ سے، طبرانی نے ابو رافع سے، طبرانی نے ابی ایوب سے، الباوردی، ابن قانع اور دار قطنی نے الافراد میں ابو البشیر سے، ابو یعلی اور طبرانی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے، بزار نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بزار نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی بناتے وقت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔"

امام احمد، امام بخاری، ابن حبان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عمار کی خیر! انہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔ عمار انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف اور وہ عمار کو آگ کی طرف بلائیں گے۔"

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے باوردی نے اسماعیل بن عبد الرحمان الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمہیں بشارت ہو تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔"

آپ ﷺ کے اہلِ بیت کو کن اذیتوں کا سامنا کرنا پڑے گا،

حضرت علی المرتضیٰ کی شہادت

ابن عساکر نے ضعیف سند کے ساتھ، نعیم بن حماد نے "الفتن" میں حاکم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد میرے اہلِ بیت قتل و جلاوطنی کا شکار ہوں گے۔ بنوامیہ، بنومغیرہ اور بنومخزوم ہم سب سے زیادہ بغض رکھیں گے۔" بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "اسی اثناء میں ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ بنوہاشم میں سے ایک گروہ آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ جب حضور اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ کی چشمانِ مقدس میں آنسو بھر آئے۔"

امام احمد نے المناقب میں روایت کیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ آخرین میں سے سب سے زیادہ بدنصیب کون ہے؟" انہوں نے عرض کی: "اللہ و رسولہ اعلم۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا قاتل۔"

ابن ابی حاتم نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔ "وہ سب سے بدنصیب ہوگا جو تمہیں اس جگہ مارے گا۔" آپ ﷺ نے ان کے جبین اطہر اور سرِ اقدس کی طرف کیا۔" محاملی کے الفاظ یہ ہیں: "حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ "اس جگہ سے اس جگہ تک تمہارا جسم اطہر خون آلود ہوگا۔" آپ ﷺ نے ان کی ریش مبارک اور سرِ اقدس کی طرف اشارہ کیا۔" عبدالرحمان بن ملجم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر وار کیا تھا۔

طبرانی اور ابونعیم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "علی! تم جانشین بنو گے۔ تمہیں شہادت نصیب ہوگی۔ تمہارا جسم اطہر اس جگہ سے اس جگہ تک خون آلود ہو جائے گا۔" آپ ﷺ نے ان کی داڑھی سے سرِ اقدس تک اشارہ کیا۔"

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائیں گے

امام بخاری نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت

امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "میرا یہ نورِ نظر سردار ہے۔ شاید اللہ رب العزت اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے مابین صلح کرا دے گا۔" بیہقی نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔"

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

خلیلی نے ارشاد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ میرے نورنظر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے گا یہ اس زمین کی مٹی ہے۔"

طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرائیل امین ہمارے ہمراہ حجرہ مقدسہ میں تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کی: "کیا آپ ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں؟" میں نے عرض کی: "ہاں! میں اس سے پیار کرتا ہوں۔" انہوں نے عرض کی: "آپ ﷺ کی امت انہیں اس زمین میں قتل کر دے گی جسے کربلاء کہا جاتا ہے۔" حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے وہاں سے مٹی لی اور آپ ﷺ کو دکھادی۔" ابن عساکر نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ میرے اس نورِ نظر امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ ان کے قاتل پر رب تعالیٰ کا شدید غضب ہوگا۔"

ابن سعد نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے مجھے وہ مٹی دکھائی جس پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے۔ جو امام حسین علیہ السلام کا خون بہائے گا رب تعالیٰ کا اس پر شدید غضب ہوگا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم! جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے مجھے یہ امر غمزدہ کرتا ہے کہ میری امت کا ایک فرد ہی میرے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گا۔"

عقیلی نے اور طبرانی نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں

نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت میرے اس شہزادے کو شہید کر دے گی۔ میں نے انہیں کہا: ''مجھے وہاں کی مٹی دکھاؤ۔'' وہ میرے پاس سرخ مٹی لے کر آئے۔''

امام حاکم نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میرے اس نورِ نظر کو شہید کر دے گی۔'' وہ وہاں کی سرخ مٹی میرے پاس لے کر آئے۔''

ابن سعد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے مجھے بتایا: ''میرا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں شہید ہوگا۔'' میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: ''مجھے اس جگہ کی مٹی دکھاؤ۔ جہاں میرا نواسہ شہید ہوگا۔'' وہ مٹی لے کر آئے۔ یہ اس کی مٹی ہے۔''

ابن سعد نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے شہید ہوں گے۔ امام بغوی نے اپنی معجم میں اور حاکم نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''بارش کے فرشتے نے اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کرلے۔ رب تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی۔ اس روز حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: ''ام سلمہ رضی اللہ عنہا! ہمارے لیے دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے۔'' وہ دروازے پر تھیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اندر آگئے۔ وہ جلدی سے آکر آپ ﷺ پر چڑھ گئے۔ وہ آپ ﷺ کے کندھے پر چڑھنے لگے۔ اس فرشتے نے عرض کی: ''آپ ﷺ کی امت عنقریب اسے قتل کر دے گی۔ اگر آپ ﷺ پسند کریں تو میں آپ ﷺ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہوں نے شہید ہونا ہے۔ وہ سرخ مٹی لے کر آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے رکھ لیا۔ انہوں نے اسے کپڑے میں باندھ لیا۔'' حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وہ کربلاء کی مٹی تھی۔''

الملاء کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ نے مجھے مٹی بھی سرخ مٹی دی اور

فرمایا: "یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوں گے۔ جب یہ خون بن جائے گی تو جان لینا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔" حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: "میں نے اسے اپنے پاس شیشی میں رکھ لیا۔ میں کہا کرتی تھی: "جس دن یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے گی وہ عظیم دن ہوگا۔"

قریش کے لڑکوں کے متعلق بتانا

طیالسی نے ثقہ راویوں سے، ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کی ہلاکت قریش کے احمق لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر میں چاہوں تو میں ان کے نام بتا سکتا ہوں کہ وہ بنو فلاں بنو فلاں ہیں۔"

ابن ابی شیبہ، امام احمد نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے طیالسی نے چند راویوں سے، ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی او امام احمد، حاکم اور ضیاء نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "وہ مضر کا یہ قبیلہ زمین میں کسی صالح بندے کو نہ چھوڑے گا مگر اسے فتنے میں مبتلاء کر دے گا۔ اسے ہلاک کر دے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت اس لشکر سے کرے گا جو اس کے پاس ہے۔ وہ اسے ذلیل کر دے گا۔ وہ وادی کے پچھلے حصہ کا بھی دفاع نہ کر سکے گا۔"

امام احمد اور امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قریش کے نوخیز لڑکوں کے ہاتھوں میری امت کی ہلاکت ہوگی۔"

اہلِ حرہ کے قتل کے بارے بتا دینا

امام بیہقی نے حضرت ایوب بن بشیر المعاوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی سفر کے لیے نکلے جب آپ ﷺ حرہ زہرہ تک پہنچے تو آپ ﷺ رک گئے۔ آپ ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس حرہ پر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد میری امت کے بہترین افراد قتل ہوں گے۔" یہ روایت مرسل ہے۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "۶۰ھ کو اس آیت طیبہ کی تاویل سامنے آئی:

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا۔

(الاحزاب: ۱۴)

ترجمہ: اور اگر گھس آئے (کفار کے لشکر) ان پر مدینہ کی اطراف سے پھر ان سے درخواست کی جاتی فتنہ انگیزی میں شرکت کی تو فوراً اسے قبول کر لیتے۔

یعنی اہلِ شام بنو حارثہ کا مدینہ طیبہ پر دھاوا بولنا۔ امام بیہقی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "یوم الحرۃ کے روز اتنے اہلِ مدینہ قتل ہوئے کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک بھی نہ بچتا۔" انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "یومِ حرہ کو سات سو حاملین قرآن کو شہید کر دیا گیا۔ ان میں تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اس وقت یزید کی حکومت تھی۔"

سرزمین دمشق پر غدراء کے مقام پر ظلماً قتل ہونے والوں کے بارے آگاہ فرمانا

یعقوب بن سنان اور ابن عساکر نے حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضرت معاویہ، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: "تم نے اہل عذراء حجر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیوں کیا؟" انہوں نے عرض کی: "ام المؤمنین! میں نے دیکھا کہ ان کے قتل میں امت کے لیے اصلاح تھی۔ ان کا باقی رکھنا امت کے لیے فساد تھا۔" انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب عذراء کے مقام پر ایسے لوگ قتل ہوں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اہلِ آسمان ناراض ہوں گے۔"

ابن عساکر نے حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے۔ انہوں نے فرمایا:

''معاویہ! تم نے حجر بن ادبر اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ بخدا! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عنقریب عذراء کے مقام پر سات افراد مقتول ہوں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اہلِ آسمان ناراض ہوں گے۔''

حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر

ابن عساکر نے حضرت رفاعہ بن شداد البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس وقت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے جب انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بلایا۔ انہوں نے مجھے بتایا: ''رفاعہ! یہ لوگ مجھے شہید کر دیں گے۔ مجھے حضور انور ﷺ نے بتایا تھا کہ جن وانس میرے خون میں شامل ہوں گے۔'' حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان کی بات پوری نہ ہوئی تھی حتیٰ کہ میں نے گھوڑوں کی لگامیں دیکھ لیں۔ میں نے انہیں الوداع کہا۔ ایک سانپ ان کی طرف لپکا۔ اس نے انہیں ڈس لیا۔ سواروں نے انہیں جا لیا۔ انہوں نے ان کا سر قلم کر دیا۔ یہ پہلا سر تھا جسے اسلام میں بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

ائمہ وقت کے بغیر نماز پڑھیں گے

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، امام احمد نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابن مسعود سے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے، امام احمد اور طبرانی نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے، امام احمد، بزار اور طبرانی نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسے امراء ہوں گے جنہیں اشیاء مشغول کر دیں گی۔ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفلی کر لو۔'' دوسری روایت میں ہے: ''امراء نماز بروقت ادا نہ کریں گے، بلکہ وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔'' ایک روایت میں ہے: ''عنقریب ایسے ائمہ ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا نہ کریں گے۔ اگر تم انہیں پالو تو ان کے ہمراہ اپنی نماز نفلی بنا لو۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''اگر وہ وقت پر نماز ادا کریں تو تم ان کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ یہ نماز تمہارے لیے اور ان کے لیے ہوگی اگر وہ نماز کو مؤخر

کریں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ یہ نماز تمہارے لیے ہوگی یہ ان کے خلاف ہوگی جس نے جماعت کو چھوڑا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو اپنے عہد کو توڑتے ہوئے مرا وہ روزِ حشر اس طرح آئے گا کہ ان کے لیے کوئی دلیل نہ ہوگی۔"

امام احمد، ابوداؤد اور بیہقی نے سلامہ بنت حرالفرازی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اہلِ مسجد باہم مزاحمت کریں گے۔ وہ ایسا امام نہ پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔"

خوارج کے متعلق آگاہ کرنا

ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابویعلی اور امام احمد نے ثقہ راویوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، ابن منیع، ابن حنبل اور حارث نے صحیح سند کے ذریعے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی شیبہ، بزار اور ابویعلی نے ثقہ راویوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا۔ دشمن کے ساتھ اس کا مقابلہ اور جدوجہد کا تذکرہ کیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں اسے نہیں جانتا۔" انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! یہ ہے وہ شخص!" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اسے نہ جانتا تھا۔ یہ پہلا فتنہ (سینگ) ہے جسے میں اپنی امت کے لیے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شیطان کا دھبہ ہے۔" جب وہ شخص قریب ہوا تو اس نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: "میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تو جب ہمارے پاس آیا تو تو کہہ رہا تھا کہ اس قوم میں کوئی ایسا شخص نہیں جو تم سے افضل ہو۔" اس نے عرض کی: "ہاں بخدا! وہ مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک شخص آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی توصیف کی۔ اچھے کلمات سے اسے یاد کیا۔" ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ وہ سجدہ ریز تھا۔ آپ ﷺ اپنی نماز کی طرف تشریف لے گئے۔ نماز ادا کی۔ جب

آپ ﷺ واپس آئے تو وہ ابھی تک سجدے میں تھا۔ (اس کے بعد راویوں کا اتفاق ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کون قتل کرے گا؟'' دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اٹھو۔ اسے قتل کر دو۔'' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اٹھے اندر گئے تو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے دل میں کہا: ''نماز کے لیے حرمت اور حق ہے۔ کاش! میں آپ ﷺ سے مشورہ کر لوں۔'' وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''نہیں۔ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے نماز کے لیے حرمت و حق دیکھا۔ اگر میں چاہتا تو اسے قتل کر دیتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔ تم جاؤ اور اسے قتل کر دو۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے۔ اس وقت وہ شخص سجدہ ریز تھا۔ انہوں نے اس کا طویل انتظار کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا: ''سجدہ کا حق ہے۔ کاش! میں آپ ﷺ سے مشورہ کر لوں۔ آپ ﷺ سے اس ہستی نے مشورہ کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے۔'' وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اسے تہ تیغ کر دیا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے اسے سجدہ ریز دیکھا۔ میں نے کہا کہ سجدہ کے لیے حق ہوتا ہے۔ اگر میں اسے قتل کرنا چاہتا تو یوں کر سکتا تھا۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی! تم اٹھو تم اسے قتل کر لو گے بشرطیکہ تم نے اسے پالیا۔'' وہ گئے انہوں نے دیکھا وہ مسجد سے جا چکا تھا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اسے تہ تیغ کر دیا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو افراد بھی باہم اختلاف نہ کرتے حتیٰ کہ دجال کا ظہور ہو جاتا۔'' دوسری روایت میں ہے: ''یہ پہلا فتنہ ہے اور آخری فتنہ بھی یہی ہے۔''

رافضہ، قدریہ، مرجۂ اور زنادقہ کے بارے خبر

ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پہلا

قدری شخص مجوسی اور آخری زندیق ہے۔" امام بخاری نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔" ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن نجار نے حضرت سعد بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ مریض ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ ادا نہ کرو۔" اس روایت کو ابن عدی نے الکامل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قدریہ وہ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں خیر و شر ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ میری شفاعت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے، نہ ان کا میرے ساتھ اور نہ ہی میرا ان کے ساتھ تعلق ہے۔"

عبداللہ بن امام احمد نے زوائد المسند میں، امام بیہقی نے (کئی طرق سے جو سارے کے سارے ضعیف ہیں) اور بزار نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانہ میں ایسی قوم کا اظہار ہوگا جسے رافضہ کہا جائے گا۔ وہ اسلام کو پھینک دیں گے۔ انہیں قتل کر دو۔ وہ مشرک ہیں۔"

خطیب نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہارا وصال نہ ہوگا حتیٰ کہ تم ایسی قوم کے متعلق سن لوگے جو تقدیر کو جھٹلائے گی۔ وہ گناہوں کو لوگوں پر ڈالے گی۔ ان کی بات نصاریٰ کی باتوں سے ماخوذ ہوگی۔ میں رب تعالیٰ کے ہاں ان سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔"

بزار، ابن ابی حاتم نے "السنہ" میں، عقیلی نے "الضعفاء" میں طبرانی نے الکبیر میں، ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کی ہلاکت تین امور میں ہے۔ العصبیہ، القدریہ اور تحقیق کے بغیر بات کر دینا۔" حاکم نے تاریخ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مرجئہ کو ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانوں سے لعنت کی گئی۔ وہ لوگ کہتے ہیں: "ایمان عمل کے بغیر مقبول ہے۔"

دارقطنی نے العلل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"قدریہ کو ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانوں سے لعنت کی گئی ہے۔" طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شاید تم میرے بعد زندہ رہو حتیٰ کہ تم ایسی قوم کو پالو جو تقدیرِ الٰہی کو جھٹلائے گی۔ گناہوں کو لوگوں پر ڈالے گی۔ ان کی یہ بات نصرانیت سے ماخوذ ہوگی۔ اگر معاملہ اس طرح ہوا تو میں ان سے رب تعالیٰ کے ہاں برأت کا اظہار کرتا ہوں۔"

ابن ابی عاصم، طبرانی نے الاوسط میں اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تقدیر کے متعلق آخری کلام آخری زمانہ میں اس امت کے شریر لوگوں کے لیے ہوگا۔"

ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے دو گروہ روزِ حشر میری شفاعت کو نہ پاسکیں گے۔ مرجئہ، قدریہ۔

ابن عدی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ (۱) قدریہ (۲) مرجئہ۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مرجئہ، قدریہ۔ عرض کی گئی: "مرجئہ سے کیا مراد ہے؟" آپ نے فرمایا: "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ عمل کے بغیر قول ہے۔" عرض کی گئی: "قدریہ سے کیا مراد ہے؟" عرض کی گئی: "جو یہ کہتے ہیں کہ شر مقدر میں نہیں ہے۔"

ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے دو گروہ جنت میں نہ جائیں گے۔ (۱) قدریہ (۲) مرجئہ۔

دیلمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے دو گروہوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (۱) قدریہ (۲) مرجئہ۔ ان کے ساتھ جہاد کرنا مجھے فارس اور دیلم کے ساتھ جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

تنبیہ

قدریہ۔ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ یہ افعال کی نسبت بندوں کی طرف کرتے ہیں۔ انہیں

معتزلہ کہا جاتا ہے کیونکہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: "قد اعتزلنا واصل" واصل ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ اس نے دو منازل کے مابین ایک منزل کو ثابت کیا تھا کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہ مؤمن ہے نہ کافر۔ اس کا گروہ علیحدہ ہو کر اس کی طرف گیا۔ ان کا رئیس واصل بن عطاء تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں مجوسی فرمایا، کیونکہ یہ دو خالقوں کے اثبات میں مجوسیوں کے ساتھ مشارکت کرتے ہیں، جبکہ مرجئہ ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اس سے مراد نیت اور اعتقاد سے عمل کی تاخیر ہے بایں طور کہ ایمان کے ساتھ گناہ نقصان نہیں دیتا، جیسے کفر کے ساتھ اطاعت نفع نہیں دیتی۔"

میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی

امام احمد، ائمہ اربعہ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہودی اکہتر فرقوں میں منقسم ہوئے۔ عیسائی بہتر فرقوں میں منقسم ہوئے۔ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو گی۔ ان میں نجات پانے والا صرف ایک گروہ ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رستے پر گامزن ہوں گے۔"

حاکم اور ابن عساکر نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت پر بھی ایسے حالات آئیں گے جیسے حالات بنو اسرائیل پر آئے تھے، بالکل ایک جیسے حالات۔ جیسے جوتا جوتے کے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ نکاح کیا ہو گا، تو میری امت میں بھی اسی طرح ہو گا۔ بنو اسرائیل بہتر فرقوں میں منقسم ہوئے تھے۔ میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ایک کے علاوہ سارے دوزخ میں جائیں گے۔" عرض کی گئی کہ وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر گامزن ہو گا۔"

عنقریب لوگوں کو چھانا جائے گا، ان کا حال متغیر ہو جائے گا

حاکم، حارث، امام احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایسا دور آئے گا جب لوگوں کو چھانا جائے گا۔

لوگوں کا خراب حصہ باقی رہ جائے گا۔ معاہدوں اور امانتوں میں کھوٹ پیدا ہو جائے گی۔ وہ اس طرح اس طرح اختلاف کریں گے۔" آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جسے تم جانتے ہوں گے اسے لے لو گے۔ جسے عجیب سمجھو گے اسے چھوڑ دو۔ خواص کے معاملہ کی طرف تمہاری توجہ ہوگی۔ عام کے معاملات کو تم چھوڑ دو گے۔"

ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہیں چھانا جائے گا حتیٰ کہ تم لوگوں کے بقیہ خراب حصے میں رہ جاؤ گے۔ معاہدوں میں فساد آجائے گا۔ امانتیں خراب ہو جائیں گی۔ ایک شخص نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ تم جانتے ہو گے تم اس پر عمل کر لو گے۔ جس کو تمہارے دل عجیب سمجھیں گے تم اسے عجیب سمجھو گے۔"

دار قطنی نے الافراد میں، طبرانی نے الاوسط میں اور ابو نعیم نے الحلیہ میں حنبل بن ابی الحسین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: "حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب تمہیں چھانا جائے گا، حتیٰ کہ تم بقیہ خراب لوگوں میں ہو جاؤ گے۔ ان کے معاہدے اور امانتیں فساد کا شکار ہو جائیں گی۔" ایک شخص نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس وقت ہماری حالت کیا ہوگی؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ایسی بات کرو گے جسے تم جانتے ہوں گے۔ تم اسے چھوڑ دو گے جسے تمہارے دل عجیب سمجھیں گے۔"

اس امت کے مابین خونریزی ہوگی

امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں ابو بصرہ الغفاری سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں نے اپنے رب تعالیٰ سے چار امور کے بارے التجاء کی۔ اس نے مجھے تین امور عطا کر دیے۔ ایک سے مجھے منع فرما دیا۔ میں نے اس سے التجاء

کی کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو۔ اس نے میری یہ التجاء قبول کرلی۔ میں نے عرض کی: ''میری امت قحط سالی سے اس طرح ہلاک نہ ہو جیسے سابقہ امتیں ہلاک ہوئی تھیں۔'' اس نے مجھے یہ نعمت بھی عطا کردی۔ میں نے عرض کی: ''میری امت متفرق فرقوں میں نہ بٹے۔ ان میں باہم خونریزی نہ ہو۔'' اس نے مجھے اس سے منع کردیا۔

ابن ابی شیبہ، امام احمد، مسلم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب تعالیٰ سے تین امور کا سوال کیا۔ اس نے مجھے دو عطا کردیں۔ ایک سے روک دیا۔ میں نے اس سے التجاء کی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو۔'' اس نے مجھے یہ نعمت عطا کردی۔ میں نے عرض کی: ''میری امت غرق نہ ہو۔'' اس نے مجھے یہ نعمت بھی دے دی۔ میں نے عرض کی: ''ان میں باہم خونریزی نہ ہو۔'' مگر اس نے مجھے اس سے روک دیا۔''

طبرانی نے الکبیر میں جبر بن عتیک سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب تعالیٰ سے تین امور کا سوال کیا۔ اس نے مجھے دو عطا کردیے ایک سے روک دیا۔ میں نے عرض کی: ''مولا! میری امت بھوک سے ہلاک نہ ہو۔'' اس نے فرمایا: ''یہ نعمت آپ ﷺ کے لیے ہے۔'' میں نے عرض کی: ''مولا! ان پر ان کا دشمن مسلط نہ فرما جو ان کے علاوہ ہو جس کے یہ محتاج ہو جائیں۔'' اس نے میری یہ التجاء بھی قبول کرلی۔ میں نے عرض کی: ''مولا! ان میں باہم خونریزی نہ ہو۔'' اس نے مجھے اس سے روک دیا۔

فرات کے خزانے کا ظہور

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ فرات سونے کے پہاڑ کو عیاں کردے گا۔ وہاں لوگوں کا قتال ہوگا۔ ہر دس میں سے نو افراد تہ تیغ ہو جائیں گے۔''

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ نہر فرات سے ایک سونے کا پہاڑ عیاں ہوگا۔ اس پر لوگوں کی جنگ

ہوگی۔ ہر سو میں سے ننانوے افراد مارے جائیں گے، ہر شخص کہے گا: ''کاش! نجات پالینے والا میں ہوتا۔''

اسلام کے کڑوں کا پھٹ جانا، یہ پہلے کی مانند اجنبی ہو جائے گا، یہ اس طرح مٹ جائے گا جیسے کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں

مسدد نے ثقہ راویوں سے، ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام اس طرح مٹ جائے گا جیسے کپڑے کا نقش ونگار مٹ جاتا ہے حتیٰ کہ کسی شخص کو کسی نماز، روزے یا حج کا علم نہ رہے گا، حتیٰ کہ ایک مرد اور عورت کہیں گے: ''ہم سے پہلے لوگ "لا الٰه الا الله" پڑھتے تھے۔'' صلہ بن اشیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "لا الٰه الا الله" انہیں کیا فائدہ دے گا؟'' انہوں نے فرمایا: ''وہ اسی کے ذریعے جنت میں داخل ہوں گے وہ اسی کے ذریعے دوزخ سے بچ جائیں گے۔''

امام حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام کے کڑے ایک ایک کر کے ٹوٹتے جائیں گے۔ ائمہ گمراہ ہوں گے۔ اس کے بعد تینوں دجالوں کا ظہور ہوگا۔

امام احمد، امام بخاری نے اپنی تاریخ میں، ابو یعلی، ابن حبان، طبرانی نے الکبیر میں، بیہقی، حاکم نے السنن اور الشعب میں اور ضیاء نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کے کڑے ایک ایک کر کے ٹوٹتے جائیں گے۔ جب ایک کڑا ٹوٹ جائے گا تو اس کے ساتھ متصل کڑا لٹک جائے گا۔''

بیت اللہ العتیق کو جلایا جائے گا

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور احمد بن منیع نے حسن سند کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری کیفیت اس وقت کیا ہوگی جب دین کا معاملہ بگڑ جائے گا۔ رغبت کا اظہار ہوگا۔ بھائیوں میں باہم اختلاف ہوگا۔

بیت اللہ العتیق کو جلا دیا جائے گا؟"

ایمان شام میں ہوگا حتیٰ کہ فتنے رونما ہو جائیں گے

امام احمد نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب شام کو تمہارے لیے فتح کر دیا جائے گا۔ جب تمہیں اس میں قیام کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر میں قیام کرنا جسے دمشق کہا جائے گا۔ یہ جنگوں سے مسلمانوں کا قلعہ ہوگا۔ اس کا فسطاط وہ سرزمین ہوگی جسے الغوطہ کہا جاتا ہوگا۔"

امام ترمذی نے (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) تمام اور ابن عساکر نے بہز بن حکیم سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے ہوں گے۔" عرض کی گئی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "شام کو لازم پکڑو۔"

روم کے ساتھ لگاتار جنگیں ہوں گی، اقوام اسلام سے عداوت پر جمع ہو جائیں گی

طیالسی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "عنقریب تم پر اقوام باہم مل کر یوں حملہ آور ہوں گی جیسے کھانے والے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔" عرض کی گئی: "کیا اس وقت ہم قلیل ہوں گے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! بلکہ تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو جاؤ گے۔ وہن (کمزوری) کو تمہارے دلوں میں رکھ دیا جائے گا۔ تم دنیا سے محبت کرو گے موت سے نفرت کرو گے۔ اسی لیے تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب نکال دیا جائے گا۔"

شیرازی نے "القاب" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "بنو حام کے جمع ہونے پر خوشیاں نہ مناؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی زبان اقدس

سے ان پر لعنت کی گئی۔ مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے! گویا کہ وہ میرے لیے شیاطین ہیں جو فتنوں کے جھنڈوں کے مابین محوِ گردش ہیں۔ ان کے لیے شور وغل ہے۔ آسمان ان کے اعمال کی وجہ سے شور کرے گا۔ زمین ان کے اعمال کی وجہ سے چیخ اٹھے گی۔ وہ میری ملت اور عہد کی حرمت سے نہیں ڈریں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! جو اس زمانہ کو پالے تو وہ اسلام پر رو دیا کرے۔ اگر رو سکے تو۔“

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اہلِ روم اعماق یا وابق تک پہنچیں گے۔ مدینہ طیبہ سے ان کے لیے ایک لشکر نکلے گا جو اس وقت کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب وہ صف بندی کر لیں گے تو اہلِ روم کہیں گے: ”ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے ساتھیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ہم ان کے ساتھ قتال کریں گے۔“ مسلمان کہیں گے ”نہیں! بخدا! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ وہ اہلِ روم کے ساتھ جہاد کریں گے۔ ان کا ایک ثلث شکست کھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کی طرف نظرِ کرم نہ کرے گا۔ ایک ثلث ان میں سے شہید ہو جائے گا۔ وہ رب تعالیٰ کے ہاں افضل شہداء ہوں گے۔ ایک تہائی حصہ فتح پالے گا۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلاء نہ ہوں گے۔ وہ قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔ اسی اثناء میں کہ وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔ انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا رکھی ہوں گی۔ ان میں شیطان چیخے گا۔ تمہاری اولاد میں دجال کا ظہور ہو چکا ہے۔ وہ باہر نکلیں گے۔ یہ جھوٹ ہوگا۔ وہ شام پہنچیں گے تو دجال کا ظہور ہوگا۔ اسی اثناء میں کہ وہ قتال کی تیاری کر رہے ہوں گے وہ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے، نماز کے لیے اقامت کہی جارہی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ وہ انہیں امامت کرائیں گے۔ جب دشمن خدا انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔ اگر وہ اسے چھوڑ دیتے تو وہ پگھلتا رہتا حتیٰ کہ ہلاک ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں اسے ہلاک کر دے گا۔ وہ اپنے نیزے پر اس کا خون دکھائیں گے۔“

درندے انسان سے گفتگو کریں گے

ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے) ابو یعلیٰ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں، امام احمد اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں محمد عربی (فداہ روحی وابی وامی ﷺ) کی جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کرلیں، حتیٰ کہ ایک شخص کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ بات کرے گا۔ اس کی ران اسے بتائے گی کہ اس کے بعد اس کے اہلِ خانہ نے کیا کیا۔"

مسدد اور امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانہ میں اس طرح ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا، وہ واپس آئے گا اس کا عصا اور جوتا اسے بتائیں گے کہ اس کے اہل خانہ نے اس کے بعد کیا کیا۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہجرت کے بعد ہجرت تمہارے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہوگی، حتیٰ کہ زمین پر صرف شریر باشندے رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں پھینک دے گی۔ ذاتِ الٰہیہ انہیں گندا کر دے گی۔ آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کر دے گی۔ جب وہ رات بسر کریں گے یہ بھی رات گزاریں گے۔ جب وہ قیلولہ کریں گے یہ بھی قیلولہ کریں گے۔ وہ پیچھے رہ جانے والوں کو کھا جائیں گے۔"

قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بیت اللہ کا حج نہ کیا جائے گا، رکن اور مقام کو اٹھا لیا جائے گا

ابو یعلیٰ، حاکم،

ابن حبان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ حج نہ کیا جائے گا۔"

وہ شدائد اور فتنے جن کے متعلق آپ ﷺ نے بتایا

حارث نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں عزلت گزینی جائز ہو جائے گی۔ جس میں اہلِ دین کا دین سلامت نہ رہ سکے گا سوائے اس کے جو اپنے دین کو لے کر ایک چوٹی سے دوسری چوٹی کی طرف بھاگا، یا پناہ گاہ سے دوسری پناہ گاہ کی طرف دوڑے گا۔ یا اس پرندے کی طرح جو اپنے بچوں کو لیے جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے، یا جیسے لومڑی اپنے بچوں کے ساتھ کرتی ہے۔ وہ نماز قائم کرے گا۔ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ لوگوں سے عزلت گزین ہو جائے گا مگر بھلائی کے ساتھ (ایک سو خاکستری بکریاں جو کوہ سلع کے پاس ہوں وہ مجھے بنونضیر کی سلطنت سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ یہ اس وقت ہے جب حالات یوں یوں ہوں)" حدیث پاک کا آخری حصہ مدرج ہے۔

طیالسی نے ثقہ راویوں سے یزید بن ابی حلیب سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دو افراد بالشت بھر زمین کے لیے لڑنے لگے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم کسی ایسی جگہ ہو جہاں تم دو افراد کو بالشت بھر زمین کے لیے لڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل جاؤ۔" حضرت ابودرداء وہاں سے نکل کر شام آگئے۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے وہ کون ہے جو سفید بالوں والے اونٹ پر سوار ہوگی۔ اس کے ارد گرد قتل عام ہوگا۔ وہ مشکل سے بچے گی۔"

نعیم بن حماد نے الفتن میں جید سند اور ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے لیکن سند میں انقطاع ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (۱) اس میں خونریزی ہوگی (۲) اس میں خون اور

اموال کو حلال سمجھا جائے گا۔ (۳) اس میں خون، اموال اور شرم گاہوں کو حلال سمجھا جائے گا (۴) یہ فتنہ گونگا اور اندھا ہوگا۔ یہ سمندر کی موجوں کی طرح متلاطم ہوگا حتیٰ کہ کوئی شخص بھی اس سے پناہ نہ پاسکے گا۔ یہ شام میں محو گردش ہوگا۔ عراق پر چھا جائے گا۔ اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے جزیرہ کو روند دیا جائے گا۔ ساری امت برابر برابر اس مصیبت میں گرفتار ہوگی۔ کسی شخص میں اتنی استطاعت بھی نہ ہوسکے گی کہ وہ اس کو ''ٹھہر ٹھہر'' کہہ سکے۔ اگر وہ کسی ایک کونے سے اسے روکیں گے تو یہ فتنہ دوسرے کونے سے سر اٹھالے گا''

خطیب نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں سختی کی آزمائش پہنچی تم نے صبر کرلیا۔ لیکن مجھے خوشحالی کے وقت عورتوں کی طرف سے فتنے سے تمہارے بارے زیادہ خدشہ ہے۔ جب وہ سونے کے کنگن پہنے گی۔ وہ شام کی چادریں پہنیں گی۔ یمن کے دوپٹے اوڑھیں گی۔ دولت مند کو تھکا دیں گی اور غریب کو ایسے امر کا پابند کریں گے جو اس کے پاس نہ ہوگا۔''

ابو یعلی اور ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت بنو عامر کے کسی چشمہ پر پہنچیں۔ وہاں سے ان پر کتے بھونکے۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ کون سی جگہ ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''الحوأب'' وہ ٹھہر گئیں۔ انہوں نے کہا: ''میرا گمان ہے کہ میں واپس چلی جاؤں۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا۔ آپ ﷺ ایک دن ہمیں فرمارہے تھے۔ ''تم میں سے کسی ایک کی حالت اس وقت کیا ہوگی جب اس پر الحوأب کے کتے بھونکیں گے؟'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: واپس نہ جائیں۔ شاید رب تعالیٰ آپ کے ذریعے لوگوں کے مابین صلح کرادے۔''

فتنے مشرق سے آئیں گے

امام مالک، شیخین اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ اس وقت منبر پر جلوہ افروز تھے جب آپ ﷺ کا رخ انور مشرق کی طرف تھا۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''فتنہ

وہاں سے اٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔" آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح فرمایا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔"

امام مالک اور شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "کفر کا سرغنہ مشرق میں ہے۔ امام بخاری نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایمان یمن میں ہے۔ فتنہ وہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہو گا۔" امام مسلم کی روایت میں ہے: "ایمان یمن میں ہے اور کفر مشرق کی طرف ہے۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "فتنے مشرق کی طرف سے آئیں گے۔"

آپ ﷺ کی امت کے لیے زمین کے مشارق اور مغارب کو فتح کر دیا جائے گا

حضرت حسن نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "عنقریب تمہارے لیے زمین کے مشارق و مغارب کو فتح کر دیا جائے گا۔ خبردار! ان کے عمال (گورنرز) آگ میں ہوں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور امانت ادا کی۔"

وہ علامات قیامت جن میں سے اکثر ظہور پذیر ہو چکی ہیں

خرائطی نے "مساوی الاخلاق" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "فحش کو ہونا، فحش کو بننا، برا ہمسایہ، قطع رحمی، خائن کو نگران بنانا اور امین کا تھوڑا تھوڑا خیانت کرنا قیامت کی علامات میں سے ہے جیسے عمدہ سونے پر آگ جلائی جائے وہ خالص ہو جائے۔ اس کا وزن تھوڑا تھوڑا کیا جائے تو وہ کم نہ ہو۔ مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جو طیب کھاتی ہے، طیب دیتی ہے۔ افضل شہداء لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔ خبردار! افضل مہاجرین وہ ہوں گے جو ان اشیاء کی طرف ہجرت کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہو گا۔ افضل مسلمان وہ ہو گا جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ

رہیں گے۔خبردار! میرا حوض، اس کا طول اس کے عرض کی طرح ہے۔اس کا پانی دودھ سے سفید ہے۔شہد سے زیادہ شیریں اس پر برتن سونے اور چاندی کے جام ہوں گے، جو تعداد میں ستاروں کے برابر ہوں گے۔جو اس میں سے ایک دفعہ پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔"

ابوداؤد، طیالسی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، شیخین، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔جہالت آجائے گی۔زنا عام ہوجائے گا۔شراب پی جائے گی۔مرد کم ہوجائیں گے، عورتیں زیادہ ہوجائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا صرف ایک نگران ہوگا۔"

امام احمد اور امام بخاری نے حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی علامات میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جہاد کروگے جو بالوں والے جوتے استعمال کرے گی۔قیامت کی علامات میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جہاد کروگے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے جیسے کہ وہ تہ در تہ ڈھالیں ہوں۔

بغوی اور ابن عساکر نے عروہ بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ آباد جگہ ویران اور ویران جگہ آباد ہوجائے گی۔حملہ فدا کاری کے لیے ہوگا۔آدمی اپنی امانت کو اس طرح کھائے گا جیسے اونٹ درخت کو کبھی کبھی کھاتا ہے۔امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب تم ایسی قوم سے جہاد کروگے جن نے بالوں والے جوتے پہن رکھے ہوں گے۔وہ اس کا مدمقابل ہوگا۔

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے حصے کی طرح فتنے ہوں گے جن میں وقت صبح بندہ مومن ہوگا وہ شام کے وقت کافر ہوجائے گا۔شام کے وقت بندہ مومن ہوگا اور وہ وقت صبح کافر ہوجائے گا۔لوگ تھوڑے سے دنیاوی سامان کے عوض اپنا دین فروخت کردیں گے۔

ابن عساکر نے تاریخ میں ابن شریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: ''قیامِ قیامت سے قبل دس نشانیاں ہوں گی جو دھاگے میں گویا کہ پروئی ہوں گی۔ جب ایک رونما ہو چکی ہوگی تو دوسری آجائے گی۔ (۱) دجال کا ظہور (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (۳) یاجوج اور ماجوج کی فتح (۴) دابہ (۵) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ اس وجہ سے کسی کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا۔

حاکم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامِ قیامت سے قبل تم پر مغرب کی طرف سے سیاہ بادل ڈھال کی طرح اٹھے گا۔ وہ آسمان کی طرف اٹھتا جائے گا حتیٰ کہ وہ آسمان کو بھر دے گا، پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے لوگو! لوگ ایک دوسرے کی طرف توجہ کریں گے۔ وہ پوچھیں گے کیا تم نے آواز سنی ہے؟ بعض کہیں گے ہاں! پھر صدا دی جائے گی۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا امر آگیا ہے۔ اس کے لیے جلدی نہ کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! دو افراد نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، مگر وہ اسے لپیٹ نہ سکیں گے۔ ایک شخص اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا مگر وہ اس سے پانی نہ پی سکے گا۔ ایک شخص اپنی اونٹنی کو دوھ رہا ہوگا مگر وہ اس کا دودھ نہ پی سکے گا۔

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے، نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت قائم ہوگی تو اہل روم کی لوگوں میں اکثریت ہوگی۔ امام احمد اور ابو شیخ نے العظمہ میں اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب بجلیاں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ ایک شخص آئے گا وہ کہے گا ''کل کس پر بجلی گری؟ لوگ کہیں گے فلاں اور فلاں اور فلاں پر بجلی گری۔

امام احمد ابو یعلی اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ آسمان سے بارش نازل نہ ہوگی، نہ ہی زمین کوئی چیز اگائے گی''۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے، تم ایسے بڑے بڑے امور دیکھو گے جنہیں تم نے پہلے نہ دیکھا ہوگا۔

امام احمد، امام ترمذی (انہوں نے اسے غریب کہا ہے) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ زمانہ قریب آجائے گا۔ سال کی طرح مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ دن کی طرح، دن ساعت کی طرح اور ساعت آگ کے شعلے کی مانند ہو جائے گی۔ شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

امام بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ علم کو اٹھالیا جائے گا زلزلے زیادہ ہو جائیں گے۔ زمانہ قریب آجائے گا فتنوں کا ظہور ہوگا۔ قتل زیادہ ہوگا حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی۔ مال بہت زیادہ پھیل جائے گا۔

شیخین نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی۔ مال پھیل جائے گا حتیٰ کہ مال کا مالک ارادہ کرے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ حتیٰ کہ وہ ایک شخص کو اپنا مال پیش کرے گا۔ وہ جسے پیش کرے گا وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی نے الکبیر میں، ابو نصر السجزی نے ''الابانہ'' میں ابن عساکر نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے (اس کی سند میں کوئی حرج نہیں) روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ کتاب الٰہی کو عار سمجھا جائے گا، اسلام اجنبی ہو جائے گا، حتیٰ کہ لوگوں میں عداوت ظاہر ہو جائے گی، حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے گا۔ زمانہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے گا۔ انسانی عمر کم ہو جائے گی۔ سال اور پھل کم ہو جائیں گے۔ تہمت والوں کو امین بنایا جائے گا۔ امینوں پر تہمت لگائی جائے گی۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی۔ سچے کو جھٹلایا جائے گا۔ قتل کثرت سے ہوگا۔ اونچے اونچے محلات بنائے جائیں گے۔ اولاد والیاں پریشان ہو جائیں گی۔ بانجھ خوش ہوں گی۔ بغاوت، حسد اور حرص کا غلبہ ہوگا۔ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ خواہشات نفسانیہ کی پیروی کی جائے گی۔ ظن سے فیصلہ کیا جائے گا بارش کثیر لیکن پھل قلیل ہوں گے۔ علم کا فقدان

ہو جائے گا۔ جہالت عام ہو جائے گی۔ اولاد سختی کا اظہار کرے گی اور موسم سرما گرم ہو جائے گا۔ فحش گوئی کا اظہار کیا جائے گا۔ زمین سکڑ جائے گی۔ خطباء جھوٹ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ وہ میرا حق میری امت کے شریر لوگوں کے حوالے کریں گے۔ جس نے ان کی تصدیق کی، ان سے راضی ہوا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔

سمویہ اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم، سراپا کرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قیام نہ ہوگی حتیٰ کہ اصبہان کے یہودیوں سے دجال کا ظہور ہوگا۔ اس کی آنکھ دھنسی ہوئی ہوگی۔ دوسری آنکھ کلی کی طرح ہوگی۔ سورج شق ہو جائے گا۔ پرندہ سفر میں تین چیخیں مارے گا۔ انہیں اہل مشرق اور اہل مغرب سنیں گے۔ دجال کے ہمراہ دو پہاڑ ہوں گے۔ ایک دھویں اور آگ کا پہاڑ ہوگا۔ ایک درختوں اور نہروں کا پہاڑ ہوگا۔ وہ کہے گا: یہ جنت ہے۔ یہ جہنم ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس سے پہلے بھی کذاب کا ظہور ہوگا۔ میں نے عرض کی: تیسرا کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ سب جھوٹوں سے جھوٹا ہوگا۔ وہ مشرق سے نکلے گا۔ عرب کے لوگ اور احمق غلام اس کی پیروی کریں گے۔ ان کا اول بھی تباہ ہوگا۔ ان کا آخر بھی تباہ ہوگا۔ ان کی ہلاکت ان کی سلطنت کے مطابق ہوگی۔ ان پر رب تعالیٰ کی دائمی لعنت ہو۔ میں نے عرض کی: تعجب ہے تعجب! آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس سے بھی تعجب خیز امور رونما ہوں گے۔ جب تم اس کے متعلق سنو تو بھاگ جاؤ۔ بھاگ جاؤ۔ میں نے عرض کی: میں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے بارے کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں حکم دو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں۔ میں نے عرض کی: اگر وہ یوں نہ کر سکیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں حکم دو کہ وہ اپنے گھر کے سامان (بوریا) میں سے ہو جائیں۔ میں نے عرض کی: اگر وہ اس طرح نہ کر سکیں تو؟ فرمایا: ابن عمر! وہ خوف، قتل اور چھینا جھپٹی کا زمانہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: ابو عبداللہ! کیا اس مصیبت کے لیے آسائش نہ ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! ہر مصیبت کے لیے آسائش ہوتی ہے لیکن اس کے لیے بقاء کہاں ہے۔ یہ فتنہ ہے اسے تباہی مچانے والے فتنے کا نام دیا گیا ہے۔ یہ فتنہ خالص عرب، خالص موالی اور خزانوں والوں اور بقیہ لوگوں کے

لیے ہوگا۔ پھر کم سے کم لوگوں سے ختم ہو جائے گا۔

حاکم اور ابن عسا کر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا۔ اس کی ایک آنکھ تخلیق نہ ہوگی دوسری اس ستارے کی مانند ہوگی جس میں خون کی آمیزش ہو۔ وہ سورج میں کچھ بھونے گا۔ پرندہ گردش میں تین چیخیں مارے گا۔ اہل مشرق و مغرب اسے سنیں گے۔ اس کے لیے گدھا ہو گا۔ اس کے دونوں کانوں کے مابین چالیس بالشت کی چوڑائی ہوگی۔ وہ سات ایام میں ہر گھاٹ کو روندھ دے گا۔ اس کے ساتھ دو پہاڑ رواں ہوں گے۔ ایک میں درخت، پھل اور چشمے میں ہوں گے۔ دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگی۔ وہ کہے گا: یہ جنت ہے۔ یہ آگ ہے۔ خطیب نے فضائل قزوین میں اور الرافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: اصبہان کے یہودیوں سے دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ کوفہ آئے گا۔ اس کے ساتھ مدینہ طیبہ کی ایک قوم، طور کی ایک قوم، ذی یمن کی ایک قوم اور قزوین کی قوم اس کے ساتھ ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ قزوین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی۔ وہ دنیا سے زہد کرتے ہوئے نکل جائے گی۔ رب تعالیٰ ان کے ذریعے ایک قوم کو کفر سے ایمان کی طرف لوٹا دے گا۔

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ”جب معاملہ کسی غیر اہل کے سپرد کر دیا جائے تو اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔“

ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو مشرق سے نکلے گی۔ لوگوں کو مغرب کی طرف جمع کر دے گی۔

امام مسلم اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ربِ دو جہان یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے نرم تر ہوگی۔ جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا وہ اسے نکال لے گی۔

ابو داود، طیالسی، امام احمد، امام مسلم، ائمہ اربعہ اور ابن حبان نے حضرت ابو الطفیل

رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حذیفہ بن اسد غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اس علامات رونما ہو جائیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابہ (۴) مغرب سے طلوعِ آفتاب (۵) تین خسوف (زمین کا دھنسنا)۔ (الف) مشرق کی طرف خسف (ب) مغرب کی طرف سے (ج) جزیرۃ العرب کی طرف سے خسف (۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول (۷) یاجوج اور ماجوج (۸) وہ آگ جو عدن کے گڑھے سے نکلے گی لوگوں کو محشر کی سمت لے جائے گی۔ وہ وہیں رات بسر کرے گی جہاں وہ رات بسر کریں گے۔ وہ وہیں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔

امام احمد، ابوداود اور بیہقی نے حضرت سلامہ بنت الحر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اہل مسجد باہم لڑیں گے۔ وہ ایسا امام نہ پائیں گے جو انہیں امامت کرائے۔ طبرانی نے حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم کو سمیٹ لیا جائے گا۔ مال پھیل جائے گا۔ تجارت بھی پھیل جائے گی۔ امام احمد اور نسائی نے ذکر کیا ہے کہ قتل بھی عام ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے قلم کا اظہار ہوگا۔ ایک شخص سودا کرے گا۔ وہ کہے گا: نہیں! حتیٰ کہ میں بنو فلاں کے تاجر سے مشورہ کرلوں۔ وسیع وعریض جگہ میں کاتب تلاش کیا جائے گا مگر کاتب نہ ملے گا۔

ابن نجار نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم کو اٹھا لیا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی۔" عسکری نے الامثال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان کے راوی ثقہ ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ دنیا پر احمق بن احمق غالب آجائے گا۔ افضل مؤمن وہ ہوگا جو دو کریموں کے مابین ہوگا۔ طبرانی اور ابن مبارک نے حضرت ابوامیہ الجمحی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم چھوٹوں سے حاصل کیا جائے گا۔ حاکم نے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مال عام ہو جائے گا۔ جہالت کثیر ہو جائے گی۔ فتنوں کا ظہور ہوگا۔ تجارت

پھیل جائے گی۔"

امام احمد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ سلام جان پہچان سے کیا جائے گا۔

حضرت امام مہدی کا ظہور

امام احمد اور حاکم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سیاہ جھنڈے دیکھو جو خراسان کی طرف سے آئیں تو ان کی طرف آجاؤ۔ ان میں خلیفہ اللہ المہدی ہوں گے۔ امام ترمذی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ وہ پانچ یا سات یا نو سال تک برسر اقتدار رہیں گے۔ (زید راوی کو شک ہے) ایک شخص ان کی خدمت میں آئے گا۔ وہ عرض کناں ہوگا: "مہدی! مجھے عطا کریں۔ مجھے عطا کریں۔" وہ کپڑے میں اسے اتنا کچھ عطا کریں گے کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

امام حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ رب تعالیٰ انہیں بارش سے سیراب کرے گا۔ زمین اپنی نباتات اگائے گی۔ مال صحیح تقسیم ہوگا۔ جانور زیادہ ہو جائیں گے۔ امت کا مقام بڑھ جائے گا۔ وہ سات یا آٹھ سال برسر اقتدار رہیں گے۔ امام احمد اور باوردی نے ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں حضرت امام مہدی کی بشارت ہو۔ وہ قریش میں سے میری عترت میں سے ہوں گے۔ لوگوں کے اختلاف کے وقت ان کا ظہور ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے یہ پہلے ظلم و جفا سے بھری ہوگی۔ ان سے آسمان کے مکین اور زمین کے مکین راضی ہو جائیں گے مال (صحاح) ٹھیک تقسیم ہوگا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ یہ صحاح سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: برابر برابر، امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام کے قلوب غنی سے بھر جائیں گے۔ ان کا عدل انہیں گھیر لے گا۔ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جسے ضرورت ہو وہ میرے پاس آجائے۔ صرف ایک

شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ وہ ان سے مانگے گا۔ وہ اسے کہیں گے: مجاور کے پاس جاؤ حتیٰ کہ ہم تمہیں کچھ عطا کر دیں۔ وہ اس کے پاس جائے گا۔ وہ اسے کہے گا: میں امام مہدی کا تمہاری طرف قاصد ہوں۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم مجھے مال عطا کرو۔ وہ کہے گا: چادر پھیلاؤ۔ وہ چادر پھیلائے گا لیکن وہ اسے اٹھا نہ سکے گا۔ وہ سامان پھینکتا جائے گا حتیٰ کہ وہ اسے اٹھا سکے گا۔ وہ باہر نکلے گا مگر نادم ہوگا۔ وہ کہے گا: ہم وہ کچھ نہ لیں گے جو انہوں نے ہمیں عطا کی ہے۔ وہ چھ یا سات یا آٹھ یا نو سال اسی طرح رہیں گے۔ ان کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

ابن ماجہ، طبرانی نے الکبیر میں حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق سے ایک قوم کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی سلطنت کو روندھ ڈالے گی۔

ابو یعلی، ابن حذیفہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہوگا وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے پہلے بھری ہوئی تھی۔

رافعی نے تاریخ قزوین میں اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص برسر اقتدار ہوگا۔ وہ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔ وہ جبل دیلم کو فتح کرے گا۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی ہوا تو رب تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ وہ اسے فتح کر لیں گے۔ دوسری روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک فرد جبل دیلم اور قسطنطنیہ کو فتح کر لے گا۔"

امام احمد، ابو یعلی، سمویہ اور ضیاء نے المختارہ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص برسر اقتدار ہوگا جو لوگوں کو عطا کرے گا۔ انہیں خوش کرے گا وہ زمین کو

اس طرح عدل سے بھر دے گا جیسے وہ اس سے قبل ظلم سے بھری ہوگی۔ وہ سات سال تک برسرِ اقتدار رہیں گے۔

طبرانی نے الکبیر میں، دارقطنی نے الافراد میں، حاکم اور ابوداؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص برسرِ اقتدار ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے: دنیا اختتام پذیر نہ ہوگی حتیٰ کہ رب تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا اسم میرے اسم گرامی کی طرح ہوگا۔ اس کے والد کا نام میرے والد گرامی جیسا ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جفا سے لبریز ہوگی۔

امام احمد، ابوداؤد اور ترمذی (انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے) اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا نہ جائے گی نہ ہی یہ اختتام پذیر ہوگی حتیٰ کہ عرب کا مالک ایک ایسا شخص بنے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اس کا اسم میرے نام نامی کے موافق ہوگا۔ دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی مدت ایک رات بھی باقی رہ گئی تو رب تعالیٰ اس رات کو طویل کر دے گا حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص والی بنے گا۔

ابن عدی، طبرانی نے الکبیر میں، ابن عساکر نے معاویہ بن قرہ المزنی سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ جب یہ جور و ستم سے بھر جائے گی تو رب تعالیٰ مجھ سے (میرے اہل بیت سے) ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے اسم گرامی پر اور جس کے والد کا نام میرے والد گرامی کے نام نامی پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے جور و جفا سے بھری ہوئی ہوگی۔ آسمان اپنی بارش میں سے کچھ نہ روکے گا، نہ ہی زمین اپنی نباتات میں سے کچھ روکے گی۔ وہ شخص تم میں سات یا آٹھ سال رہے گا، یا زیادہ سے زیادہ نو سال رہے گا۔

ابن عساکر نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا! آپ کو بشارت ہو۔ امام

مہدی کا تعلق تم سے ہوگا۔ ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عباس رضی اللہ عنہ! (حضور نبی کریم ﷺ کے چچا!) اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتداء مجھ سے کی ہے۔ اس کا اختتام تمہاری اولاد میں سے ایک لڑکے پر ہوگا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پہلے آئے گا"۔

خطیب اور ابن عساکر نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کا آغاز مجھ سے کیا ہے اس کا اختتام تمہاری اولاد سے کرے گا"۔

دجال کا ظہور

اس باب کی کئی انواع ہیں۔

ا۔ بارش کی کثرت، نباتات کی قلت، آپ ﷺ کا اس سے ڈرانا:

ابویعلی اور بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "دجال سے پہلے کچھ نکمے سال آئیں گے۔ ان میں بارشیں زیادہ ہوں گی۔ نباتات کم ہوں گی۔ اس میں سچے کی تکذیب کی جائے گی۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی۔ خائن کو امین کہا جائے گا۔ امین کو خائن کہا جائے گا۔ اس میں الرویضہ گفتگو کرے گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ الرویضہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گمنام اور حقیر شخص جسے کوئی یاد نہ کرتا ہو۔

طیالسی، ابن ابی شیبہ، حمیدی، امام احمد، حارث اور ابویعلی نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کے ظہور سے تین سال قبل آسمان اپنی بارش کا ایک ثلث روک لے گا۔ زمین ایک ثلث نباتات روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان دو ثلث بارش اور زمین دو ثلث نباتات روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان ساری بارش اور زمین ساری نباتات روک لے گا۔ کوئی گھوڑا یا اونٹ باقی نہ رہے گا۔ سب کچھ ہلاک ہو جائے گا۔ اسی روایت میں ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول

اللہ! ﷺ اس روز مؤمن کو کیا چیز کافی ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس روز اہل ایمان کو وہی چیز کافی ہوگی جو فرشتوں کو کافی ہوتی ہے یعنی تسبیح تہلیل، تکبیر اور تحمید، پھر فرمایا: نہ روؤ۔ اگر دجال کا ظہور ہوا میں تم میں ہوا تو میں اس کے ساتھ بحث و مباحثہ کرلوں گا۔ اگر اس کا ظہور میرے بعد ہوا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا نائب ہے۔"

امام احمد نے ثقہ راویوں سے اور ابو یعلی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دجال سے قبل سخت مشقت کا تذکرہ فرمایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس دن اہل ایمان کا کھانا کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تسبیح و تہلیل۔ میں نے پوچھا: اس دن کون سا مال افضل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تنومند جوان جو اپنے اہل خانہ کو پانی پلا دے، کھانا تو اس دن نہ ہوگا۔

۲۔ دجال کو دیکھنے والا کیا کہے گا؟

احمد بن منیع نے ثقہ راویوں سے، امام احمد اور امام حاکم نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کے پیچھے سے بال گھنگھریالے ہوں گے۔ وہ عنقریب کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ جو اسے کہے گا: تو میرا رب ہے وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے گا۔ جو اسے کہے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اسی طرف لوٹتا ہوں۔" وہ اسے فتنے میں مبتلا نہ کر سکے گا، نہ ہی اسے کوئی نقصان دے سکے گا۔

۳۔ اب اس کا وجود

ابو یعلی نے علی بن زید بن جدعان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال نے کھالیا ہے۔ وہ بازاروں میں چل رہا ہے۔ ابو یعلی نے مجاهد کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے کھانا کھالیا ہے۔ اس نے بازاروں میں چل لیا ہے یعنی دجال نے۔

۴۔ مکانِ خروج

سمویہ اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ کانے دجال کا اصبهان کے یہودیوں سے خروج ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ دھنسی ہوگی۔ دوسری آنکھ کلی نما ہوگی۔ حاکم اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: کانے دجال کا خروج اصبہان کے یہودیوں میں سے ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ کو تخلیق ہی نہ کیا گیا ہوگا، جبکہ دوسری آنکھ خون آلود ستارے کی مانند ہوگی۔ وہ کسی چیز کو سورج میں بھونے گا۔ پرندہ گردش میں تین چیخیں مارے گا جنہیں اہل مشرق اور اہلِ مغرب سنیں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا۔ اس کے کانوں کے مابین چالیس بالشت کی چوڑائی ہوگی۔ وہ سات ایام میں ہر گھاٹ پر اترے گا۔ اس کے ہمراہ دو پہاڑ ہوں گے۔ ایک میں درخت، پھل اور چشمے ہوں گے۔ دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگا۔ وہ کہے گا: یہ جنت ہے۔ یہ آگ ہے۔"

خطیب نے فضائل قزوین میں اور امام الرافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کا ظہور اصبہان کے یہودیوں سے ہوگا، حتیٰ کہ وہ کوفہ آئے گا۔ مدینہ طیبہ، طور، ذی یمن اور قزوین میں سے ایک ایک قوم اس کے ساتھ مل جائے گی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! ﷺ یہ قزوین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی۔ یہ زہد اختیار کرتے ہوئے دنیا سے نکل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ایک قوم کو کفر سے ایمان کی طرف لوٹا دے گا۔

طیالسی، ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابن منیع اور ابن حبان نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کا ظہور اصبہان کے یہودیوں میں سے ہوگا۔ امام احمد اور ابو یعلی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اصبہان کے یہودیوں سے دجال کا ظہور ہوگا۔ اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے جنہوں نے تاج پہن رکھے ہوں گے۔ مسدد نے موقوفاً ثقہ راویوں سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دجال کا ظہور مشرق کی سمت سے ہوگا۔

مسدد نے عریان بن ہیثم سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: دجال کا تذکرہ کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ہاں ایک زمین ہے جسے کوثا کہا جاتا ہے، جو شوریدہ اور کھجوروں والی زمین ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے فرمایا: دجال کا ظہور وہیں سے ہوگا۔ ابو یعلی، حاکم اور ابن جریر نے تہذیب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی سمت ایک زمین سے دجال کا ظہور ہوگا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کی پیروی ایسی اقوام کریں گی جن کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

۵۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا

طیالسی نے صحیح سند سے، ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے حضور اکرم ﷺ کے خادم حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: وہ دجال ہوگا۔ اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ اس کی دائیں آنکھ میں ظفرہ کی غلیظ مرض ہوگی۔ اس کی آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوگا۔"

طبرانی نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دجال سے محتاط کرتا ہوں۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہر ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ اے امت بیضاء! اس کا اظہار تم میں ہوگا۔ میں تمہیں اس کی ایسی صفات بتاتا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہ بتائی ہوں گی۔ اس سے پہلے پانچ سال سخت قحط سالی ہوگی۔ ہر جانور ہلاک ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: اہل ایمان کا گزارہ کس پر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے ملائکہ زندگی گزارتے ہیں، پھر دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ کانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اس کی آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔ اس کے اکثر پیروکار یہودی، عورتیں اور بدو ہوں گے۔ تم آسمان کو دیکھو گے کہ گویا کہ وہ بارش برسا رہا ہے حالانکہ وہ بارش برسا نہیں رہا ہوگا۔ تم زمین کو نباتات اگاتے ہوئے

دیکھو گے حالانکہ وہ نباتات نہیں اگا رہی ہوگی۔ وہ بدوؤں سے کہے گا: اور تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا میں نے آسمان پر سے تم پر لگاتار بارش نازل نہیں کی۔ کیا میں نے اس طرح تمہارے جانور زندہ نہیں کیے کہ وہ سر اٹھا کر اپنے گھر کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے پہلو باہر نکلے ہوئے تھے۔ وہ بہت زیادہ دودھ اتارے ہوئے تھے۔ اس کے ہمراہ ایسے شیاطین کو اٹھایا جائے گا جو مر جانے والے آباء، بھائیوں اور چہروں کی مانند ہوں گے۔ ایک شخص اپنے باپ، بھائی اور رشتہ دار کے پاس آئے گا وہ کہے گا کیا تم فلاں نہیں ہو؟ کیا تم مجھے جانتے نہیں ہو؟ وہ تمہارا رب ہے تم اس کی پیروی کرو۔ اس کی عمر چالیس سال ہوگی۔ سال مہینے کی طرح اور مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ دن کی طرح دن ساعت کی طرح اور ساعت یوں گزر جائے گی جیسے کھجور کا پتا آگ میں جلتا ہے۔ وہ دو مسجدوں کے علاوہ ہر جگہ جائے گا، پھر حضور اکرم ﷺ وضو کرنے کے لیے اٹھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رونے کی آواز سنی۔ وہ زار زار رو رہے تھے آپ ﷺ واپس تشریف لائے ان کے سامنے کھڑے ہو گئے فرمایا: خوش ہو جاؤ اگر وہ اس وقت نکلا جبکہ میں تمہارے سامنے ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے بحث کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محترم (ﷺ) تمہیں کافی ہو جائیں گے۔ اگر اس کا ظہور میرے بعد ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا قائم مقام ہے۔

امام احمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فتنۂ دجال کے بارے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ میں تمہیں اس طرح بتاؤں گا کہ اس طرح کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتایا ہوگا۔ وہ کانا ہوگا۔ رب تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مؤمن پڑھ لے گا۔

طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نبی کو بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں۔ تم آخری امت ہو۔ اس کا ظہور یقیناً تم میں سے ہوگا۔ اگر اس کا ظہور اس وقت ہوا جبکہ میں تمہارے سامنے ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کے ساتھ بحث کروں گا۔ اگر اس کا ظہور تم میں

میرے بعد ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے اس کے ساتھ مباحثہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا قائم مقام ہو گا۔ عراق اور شام کے مابین خلّہ سے اس کا ظہور ہو گا۔ وہ دائیں بائیں سرگرداں ہو گا۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! ثابت قدم ہو جاؤ۔ وہ ابتداء میں کہے گا۔ ''میں نبی ہوں۔'' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کافر لکھا ہو گا جسے ہر وہ مؤمن پڑھ لے گا۔ جو اس کے ساتھ ملاقات کرے گا اسے چاہیے کہ وہ اس کے چہرے پر تھوک دے۔ سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ اسے بنو آدم کے ایک نفس پر مسلط کر دیا جائے گا۔ وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا۔ وہ اس سے تجاوز نہ کر سکے گا، نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور نفس پر مسلط ہو گا۔ اس کے فتنے میں سے ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی۔ اس کی دوزخ جنت اور اس کی جنت دوزخ ہو گی۔ جسے اس کی آگ سے آزمایا جائے اسے چاہیے کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔ وہ آگ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی۔ جیسے وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بنی تھی۔ اس کے ایام چالیس دن ہوں گے۔ ایک دن سال کی طرح، ایک دن مہینے کی طرح، ایک دن جمعہ کی طرح اور ایک ساعت عام ایام کی طرح ہو گا۔ اس کا آخری دن سراب کی مانند ہو گا۔ ایک شخص شہر کے دروازے کے پاس صبح کرے گا اس سے قبل کہ وہ دوسرے دروازے تک پہنچے اسے شام ہو جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم اتنے مختصر ایام میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں نمازوں پر اسی طرح قادر رہوں گے جیسے لمبے دنوں میں قادر تھے۔

طیالسی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کانا، اعلیٰ نسل کا اور کھلتے ہوئے رنگ والا ہو گا۔ اس کا سر سانپ کے سر کی طرح ہو گا۔ وہ عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہو گا۔ اگر ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے تو تمہارا رب تعالیٰ کانا تو نہیں ہے۔

مسدد، امام احمد، احمد بن منیع اور حارث نے ثقہ راویوں سے حضرت قتادہ بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک صحابی رسول ﷺ و رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ہم میں کھڑے ہو

گئے۔آپ نے فرمایا: میں تمہیں دجال سے تین بار ڈراتا ہوں۔وہ گھنگھریالے بالوں والا ہو گا۔وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ابن حبان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔وہ کانا ہوگا۔تمہارا رب تعالیٰ جل جلالہ کانا نہیں ہے۔اس کی آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوگا جسے پڑھا لکھا اور ان پڑھ ہر مومن اسے پڑھ لے گا۔

ابو یعلی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔آپ ﷺ کا اکثر خطبہ حدیث تھا۔ہم نے اسے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو تخلیق کیا ہے فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اسے ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں تم آخری امت ہو۔اس کا ظہور یقیناً تم میں سے ہوگا۔اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جبکہ میں تمہارے سامنے ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کے ساتھ بحث کروں گا۔ اگر اس کا ظہور میرے بعد ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے اس کے ساتھ بحث کرے گا۔اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا قائم مقام ہوگا۔

امام احمد اور احمد بن منیع نے ثقہ راویوں سے حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کے بال پیچھے سے گھنگھریالے ہوں گے۔وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔جس نے کہا: تو میرا رب ہے وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے گا۔جس نے کہا: تو جھوٹ بولتا ہے۔میرا رب تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔اس پر میں توکل کرتا ہوں۔میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔وہ اسے کوئی نقصان نہ دے سکے گا، یا اسے اس کے فتنے کا سامان نہیں کرنا پڑے گا۔ابو یعلی نے مجاہد بن سعید کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔آگاہ ہو جاؤ! اس نے کھانا کھا لیا ہے۔میں تمہیں اس طرح اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ کسی نبی نے اپنی امت کو اس طرح نہ بتایا ہوگا۔آگاہ ہو جاؤ! اس کی آنکھ دھنسی ہوگی گویا کہ وہ دیوار پر بلغم لگی ہو۔آگاہ ہو جاؤ! اس کی بائیں آنکھ چمکدار ستارے کی طرح ہوگی۔

۶۔ وہ پہلے اصلاح، پھر نبوت پھر ربوبیت کا دعویٰ کر دے گا

امام طبرانی نے کمزور سند سے حضرت عبداللہ بن معتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کی کوئی چیز مخفی نہ ہوگی۔ وہ مشرق کی طرف سے آئے گا۔ وہ میرے لیے بلائے گا۔ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے۔ وہ لوگوں کو دلائل دے گا۔ وہ ان کے ساتھ جنگ کرے گا۔ وہ ان پر غلبہ پائے گا۔ وہ اسی حالت پر ہوگا حتیٰ کہ وہ کوفہ آئے گا۔ رب تعالیٰ کے دین کو غالب کرے گا۔ وہ اس پر عمل پیرا ہوگا۔ اسی وجہ سے لوگ اس سے محبت کریں گے۔ پھر وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ یہ سن کر ہر دانا گھبرا جائے گا۔ وہ اسے چھوڑ دے گا۔ وہ کچھ دیر تک اسی طرح رہے گا۔ پھر وہ کہے گا: میں اللہ ہوں۔ اس کی آنکھوں پر پردہ آجائے گا۔ اس کے کان منقطع ہو جائیں گے۔ ان کی آنکھوں کے مابین کافر لکھا جائے گا۔ وہ کسی مسلمان پر مخفی نہ رہے گا۔ ہر وہ شخص اسے چھوڑ دے گا جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا۔"

۷۔ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس اور کوہ طور تک نہ پہنچ سکے گا

ابوداؤد طیالسی، امام احمد، ابوداؤد، ابویعلی، ابوعوانہ، حاکم اور ضیاء المقدسی نے المختارہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کا اس طرح ظہور ہوگا کہ اس کے ساتھ دریا کا پانی اور آگ ہوگی، جو اس کے دریا میں داخل ہوگیا تو اس کا بوجھ لازم ہوگیا۔ اس کا اجر مٹ گیا۔ جو اس کی آگ میں داخل ہوگیا اس کا اجر لازم ہوگیا۔ اس کا بوجھ مٹ گیا۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بچھڑا پیدا ہوگا مگر اس پر سواری نہ ہو سکے گی، حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"

امام احمد، ابن خزیمہ، ابویعلی، حاکم اور ضیاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس وقت دین کو ہلکا سمجھا جائے گا، علم اٹھ چکا ہوگا۔ اس کے چالیس دن ہوں گے۔ وہ زمین میں سیر کرے گا۔ اس کا ایک دن سال کی مانند، ایک دن مہینے کی طرح، ایک دن جمعہ کی طرح، پھر سارے ایام تمہارے عام دنوں کی

طرح ہوں گے اس کے لیے گدھا ہوگا۔ وہ اس پر سوار ہوگا۔ اس کے کانوں کے مابین چالیس ذراع چوڑائی ہوگی۔ یہ لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کانا ہوگا۔ تمہارا رب تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کی درمیان "ک ف ر" لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ وہ ہر چشمے اور گھاٹ سے گزر جائے گا۔ سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے۔ رب تعالیٰ نے انہیں اس پر حرام کر دیا ہے۔ ان کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہیں۔ اس کے ہمراہ روئیوں کا پہاڑ ہوگا۔ لوگ اس وقت سخت اذیت میں ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے اس کی اتباع کر لی۔ اس کے ہمراہ دو نہریں ہوں گی۔ میں انہیں اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ ایک نہر کو وہ جنت کہے گا۔ ایک نہر کو وہ جہنم کہے گا۔ جو اس نہر میں جائے گا جسے وہ جنت کہے گا تو وہ آگ ہوگی۔ جو اس نہر میں داخل ہوگا جسے وہ آگ کہے گا وہ جنت ہوگی۔ رب تعالیٰ اس کے ہمراہ شیاطین کو بھیجے گا جو لوگوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس کے ساتھ بہت سے جوان ہوں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسانے لگے گا۔ لوگوں کی نظروں میں اسی طرح لگے گا۔ وہ ایک شخص کو قتل کرے گا۔ پھر اسے زندہ کر دے گا لوگوں کی نظروں میں اسی طرح لگے گا۔ اس کے علاوہ کسی اور پر اسے تسلط نہ ہوگا۔ وہ لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! اس طرح رب کے علاوہ کون کر سکتا ہے؟ مسلمان شام میں دھوئیں کے بادل کی طرف بھاگیں گے۔ دجال ان کے پاس آئے گا۔ وہ ان کا محاصرہ کر لے گا۔ ان کا محاصرہ شدت اختیار کرے گا۔ انہیں بہت مشقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ وہ وقت سحر اعلان کریں گے اے لوگو! تمہیں کیا چیز روکتی ہے کہ تم اس خبیث کذاب کی طرف نکلو؟ وہ عرض کریں گے یہ جنات سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کر رہے ہوں گے۔ نماز کا وقت ہو جائے گا۔ وہ عرض کریں گے: اللہ تعالیٰ کے رسول! اس کی روح! آگے بڑھیں۔ وہ فرمائیں گے: تمہارا امام آگے آئے اور وہ تمہیں نماز پڑھائے۔ نماز صبح پڑھنے کے بعد وہ دجال کی طرف نکلیں گے۔ جب وہ کذاب کو دیکھیں گے تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔ وہ اس کی طرف جائیں گے اسے قتل کر دیں گے حتیٰ کہ درخت اور پتھر صدا دے گا اے روح اللہ! یہ یہودی ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے سارے پیروکاروں کو قتل کر دیں گے۔

امام احمد، شیخین اور دارمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، طحاوی نے نجادہ بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ہر شہر کو دجال روند دے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے" طبرانی کی روایت میں ہے سوائے خانہ کعبہ اور بیت المقدس کے۔ ہر ایک جگہ جائے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ، بیت المقدس اور کوطور کے۔ ملائکہ اسے ان مقامات سے روکیں گے۔ مدینہ طیبہ کی گھاٹیوں میں ہر ہر گھاٹی پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہیں۔ وہ اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ دجال اسنجہ اترے گا۔ مدینہ طیبہ تین بار لرزا اٹھے گا۔ ہر منافق اور کافر اس کی طرف چلا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے دجال آئے گا۔ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ ہر جگہ کو روند ڈالے گا۔ وہ مدینہ طیبہ آنے کی کوشش کرے گا۔ وہ پائے گا کہ مدینہ منورہ کی ہر گھاٹی پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔ وہ سنجۃ الجرف آئے گا۔ وہ اپنا خیمہ وہاں لگالے گا۔ مدینہ طیبہ تین بار لرزا اٹھے گا۔ ہر منافق مرد اور منافق عورت اس کے پاس چلی جائے گی۔

امام احمد، امام بخاری، ترمذی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) ابو عوانہ اور ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ طیبہ آئے گا۔ وہ پائے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ اس میں دجال اور طاعون داخل نہ ہوں گے۔ ان شاء اللہ! امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں دجال مسیح اور طاعون داخل نہ ہو سکیں گے۔

امام احمد نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

حضرت زبیر بن بکار رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ مجمع السیول کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے مدینہ طیبہ میں مقام کے بارے نہ بتاؤں؟ اس کا یہ مقام ہوگا۔ وہ مدینہ طیبہ آنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہاں تک نہ آسکے گا۔ وہ اسے دیکھے گا کہ اسے ملائکہ نے گھیر رکھا ہو گا۔ اس کی ہر ہر گھاٹی پر ایک فرشتہ اپنا اسلحہ لہرا رہا ہو گا۔ دجال اور طاعون وہاں داخل نہ ہو سکیں گے۔ وہ اس جگہ ٹھہرے گا۔ مدینہ طیبہ لرز اٹھے گا۔ ہر منافق اور منافقہ اس کی طرف چلا جائے گا۔ اس کی اکثر پیروکار عورتیں ہوں گی۔ ان میں سے ایک مرد بھی تلوار نہ لہرائے گا۔

سید نورالدین نے لکھا ہے: اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ احادیث میں مدینہ طیبہ کے لرزنے سے مراد اس میں زلزلہ آنا ہے۔ یہ اس روایت کے منافی نہیں ہے جس میں ہے کہ مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ یہ امر اس اجماع سے مستغنی ہے جو بعض محدثین نے کوشش کی ہے کہ وہ رعب جس کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد وہ رعب ہے جو اس کے قریب آجانے کی وجہ سے خوف طاری ہو جائے۔ یا اس سے مراد اس کی انتہاء ہے۔ یعنی اس سے مراد اس کا غلبہ ہے۔ لرزہ سے مراد اس کے آنے کی ساعت ہے۔ اسے کوئی برداشت نہ کر سکے گا۔ منافق اور فاسق دجال کے پاس چلے جائیں گے۔" حافظ لکھتے ہیں: "جو توجیہہ ہم نے پہلے ذکر کر دی ہے، وہ بہتر ہے۔"

۸۔ دجال کے حالات کے متعلق جامع روایات

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں جو انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہیں۔ ان میں سے بعض طویل اور بعض مختصر ہیں۔ ہر روایت میں وہ کچھ ہے جو دوسری میں نہیں ہے۔ میں نے انہیں ایک دوسری میں داخل کر دیا ہے۔ میں نے ایک ہی طریقہ پر انہیں ترتیب دیا ہے میں کہتا ہوں:

"ابن ابی شیبہ، امام احمد، طبرانی، ابن عبدالبر نے تمہید میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے، ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے، بزار نے حسن اسناد

سے، ابن کثیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے ایک اور سند سے، امام احمد، قاسم بن اصبغ نے ایک اور سند سے، احمد حاکم نے جید سند سے، طیالسی، احمد ابوالقاسم اور بغوی نے اپنی معجم میں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے، امام احمد اور ائمہ ستہ نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے، ابن ماجہ، ابن ابی عمر اور تمام نے فوائد میں طبرانی نے المطولات میں ابو امامہ سے، طیالسی، عبدالرزاق، امام احمد، طبرانی نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ان سب نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخدا! قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذاب کا فروغ ہوگا۔ ان میں سے ایک کانا دجال ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ اندر کو دھنسی ہوگی۔ گویا کہ وہ ابو یحییٰ کی آنکھ ہو۔ (یہ انصار کا بزرگ تھا۔) جب اس کا خروج ہوگا وہ عنقریب گمان کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اس پر ایمان لایا۔ جس نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی تو اسے گذشتہ عمل فائدہ نہ دے سکے گا۔ جس نے اس کا انکار کیا۔ اس کی تکذیب کی تو اس کو اپنے گذشتہ اعمال کی سزا نہ ملے گی۔ وہ عنقریب ساری روئے زمین پر غلبہ پالے گا۔ سوائے حرم پاک اور بیت المقدس کے۔ وہ بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا۔ انہیں سختی سے جھنجھوڑا جائے گا۔ رب تعالیٰ اسے اور اس کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ رب تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا حتیٰ کہ باغ کا احاطہ اور درخت کی جڑ یہ صدا دیں گے: "مؤمن! یہ یہودی یا کافر ہے جو میرے پیچھے چھپا ہے آؤ، اسے قتل کر دو۔" یہ کیفیت اس طرح نہ رہے گی حتیٰ کہ تم دیکھو گے کہ معاملہ سنگین ہو جائے گا۔ تم ایک دوسرے سے پوچھو گے کہ کیا تمہارے نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا ہے، حتیٰ کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ اس کے بعد قبض ہوگا۔ آپ نے دستِ اقدس سے موت کی طرف اشارہ کیا۔

دیلمی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دجال کا ظہور ہوگا تو اس کے ساتھ ستر ہزار شر پسند ہوں گے۔ اس کے مقدمۃ الجیش میں ایسا شخص ہوگا جس کے بال بہت زیادہ ہوں گے۔ وہ کہے گا: "اعرابی! اعرابی۔" امام مسلم اور ابو یعلی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کا خروج ہوگا۔ اہل ایمان میں سے ایک شخص اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ دجال کی پولیس کو پا

لے گا۔ وہ اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس کا ظہور ہوا ہے۔ وہ کہیں گے کیا ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ کہے گا: ہمارے رب تعالیٰ سے کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ سپاہی کہیں گے: اسے قتل کر دو۔ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم اس کے علاوہ کسی کو قتل کرو۔ وہ اسے لے کر دجال کے پاس جائیں گے۔ جب مؤمن اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ کرتے تھے۔ دجال اس کے بارے حکم دے گا۔ وہ دھندلا سا ہو جائے گا۔ دجال کہے گا: اسے پکڑ لو اور اسے زخمی کر دو۔ وہ اس کی کمر اور پشت کو مار مار کر وسیع کر دیں گے۔ وہ کہے گا: کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا۔ وہ کہے گا: تو کذاب دجال ہے۔ وہ اس کے متعلق حکم دے گا۔ اسے سر سے آری سے چیر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ درمیان سے دو حصے ہو جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے مابین چلے گا، پھر وہ اسے کہے گا: اٹھو۔ وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ وہ اس سے کہے گا: کیا اب تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا: میری بصیرت اب تیرے بارے پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ وہ کہے گا: اے لوگو! یہ میرے بعد کسی اور شخص سے اس طرح نہ کر سکے گا۔ وہ اسے پکڑے گا تاکہ اسے ذبح کرے۔ اس کی گردن سے لے کر ہنسلی کی ہڈی تک کا حصہ تانبے کا بن جائے گا وہ اسے ذبح نہ کر سکے گا۔ وہ اُسے ٹانگوں اور ہاتھوں سے پکڑے گا۔ وہ اسے پھینک دے گا۔ لوگ گمان کریں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا ہے۔ اسے جنت میں پھینک دیا جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ سب سے بڑا شہید ہوگا۔

امام احمد، امام مسلم، ابو عوانہ اور ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کا اتباع کریں گے۔ انہوں نے چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی۔

امام احمد، شیخین اور ابن حبان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا۔ اس کے لیے حرام ہو گا کہ وہ مدینہ طیبہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ اس دن ایک اس کے پاس آئے گا۔ وہ لوگوں میں سے بہترین ہو گا۔ وہ اسے کہے

گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں تیرے متعلق بتا دیا تھا۔ دجال اسے کہے گا: تیرا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر دوں پھر اسے زندہ کر لوں تو کیا اس امر میں تمہیں کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کر دے گا۔ وہ زندہ ہو کر کہے گا: بخدا! جتنی بصیرت مجھے آج نصیب ہوئی ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ دجال اسے دوسری بار قتل کرنا چاہے گا مگر وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔"

۹۔اس پر سب سے زیادہ سخت کون ہوگا؟

بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے بنو تمیم کا ذکر کیا۔ فرمایا: وہ بڑے سروں والے ہیں۔ وہ ثابت قدم ہیں۔ وہ آخری زمانہ میں حق کے انصار ہیں۔ وہ سب سے زیادہ دجال پر شدید ہوں گے۔"

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے ایک صحابی رسول (ﷺ) و رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا: اس قوم نے اپنے صدقات بھیجنے میں دیر کر دی ہے۔ بنو تمیم کے سرخ اور سیاہ اونٹ آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری قوم کے اونٹ ہیں۔ آپ کی خدمت میں بنو تمیم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنو تمیم کو صرف بھلائی سے یاد کرو۔ دجال پر ان کے نیزے سب سے طویل ہوں گے۔"

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

امام احمد، طبرانی، رویانی اور ضیاء نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس پر غلیظ ظفرہ پھیلی ہوگی۔ وہ اندھوں اور برص کے داغ والوں کو شفاء یاب کرے گا۔ وہ مردوں کو اندھا کرے گا۔ وہ لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ جس نے اسے کہا: تو میرا رب ہے اسے فتنے میں مبتلاء کر دیا جائے گا۔ جس نے کہا: میرا رب تعالیٰ تو اللہ رب العزت ہے، حتیٰ کہ اسی پر اس کی موت آ جائے گی۔ اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔ اس کو کسی فتنے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ وہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین پر رہے گا۔ پھر مغرب کی طرف سے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ وہ محمد عربی ﷺ کی تصدیق کریں گے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اسی وقت قیامت قائم ہوگی۔“

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں اتریں گے جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان جاؤ۔ ان کا قد میانہ ہوگا۔ ان کی رنگت سرخ و سفید ہوگی۔ ان پر دو رنگی ہوئی چادریں ہوں گی۔ گویا کہ ان کے سر اقدس سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ اگرچہ اسے تری بھی نہ پہنچے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ لاگو کریں گے۔ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا۔ اہلِ زمین پر امن و آشتی کا دور دورہ ہوگا، حتیٰ کہ سیاہ ناگ اونٹوں کے ساتھ رہے گا۔ چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ ہوگا۔ اس وقت بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ وہ انہیں نقصان نہ دیں گے۔ وہ مسلمانوں میں چالیس سال تک ٹھہریں گے۔ پھر ان کا وصال ہو جائے گا۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

امام احمد، امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت سے دجال کا ظہور ہوگا۔ وہ چالیس تک ٹھہرا رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال کہا، پھر رب تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا گویا کہ وہ حضرت عروہ بن مسعود الثقفی رضی اللہ عنہ کی مانند ہوں گے۔ وہ اس کا تعاقب کر کے اسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان میں سے دو کے مابین بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر رب تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرے گی۔ وہ شریر لوگ رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور درندوں کی طرح احمق ہوں گے۔ وہ کسی نیکی کو نہ جانتے ہوں گے، نہ ہی کسی برائی کا انکار کریں گے۔ شیطان کسی شکل میں متشکل ہو کر ان کے پاس آئے گا۔ وہ کہے گا: تم لبیک کیوں نہیں کہتے؟ وہ کہیں گے تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انہیں بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا۔ وہ اس کی عبادت کرنے لگیں گے اس وقت انہیں عمدہ رزق ملے گا۔ ان کی زندگی عمدہ ہو جائے گی۔ پھر صور پھونکا جائے

گا۔اسے جو بھی سنے گا وہ اپنی گردن ایک طرف جھکا لے گا۔پھر گردن اٹھائے گا۔سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے حوض کو اونٹوں کے لیے درست کر رہا ہوگا۔وہ بے ہوش ہو جائے گا۔پھر سارے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔پھر رب تعالیٰ بارش نازل کرے گا جو سایہ کی مانند ہوگی۔اس سے لوگوں کے جسم اگیں گے۔پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔پھر انہیں کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب تعالیٰ کی طرف آؤ۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (الصافات: ۲۴)

ترجمہ: اور (اب ذرا) روک لو، انہیں ان سے باز پرس کی جائے گی۔

فرمایا جائے گا: لوگوں کو آگ کے لیے نکالو۔پوچھا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔یہی دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔اسی روز حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔"

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام انصاف کرنے والے ثالث بن کر تشریف لائیں گے۔وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔وہ عادل امام بن کر آئیں گے۔خنزیر کو قتل کریں گے۔جزیہ لاگو کریں گے۔مال اتنا پھیل جائے گا کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اہل روم اعماق یا دابق کے مقام پر پڑاؤ کریں گے۔مدینہ طیبہ سے ایک لشکر نکلے گا۔وہ لشکر اہل زمین میں سے بہترین ہوگا۔جب وہ صفیں بنالیں گے تو روم کہیں گے: ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا ہے۔مسلمان کہیں گے: نہیں۔بخدا! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔وہ ان کے ساتھ جہاد کریں گے۔ایک ثلث کو شکست ہو جائے گی۔رب تعالیٰ ان کی توبہ کو کبھی بھی قبول نہ کرے گا۔ایک ثلث شہید ہو جائیں گے۔وہ رب تعالیٰ کے ہاں افضل شہداء ہوں گے۔ایک ثلث کو فتح نصیب ہوگی۔وہ کبھی بھی فتنے میں مبتلا نہ ہوں گے۔وہ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔اسی اثناء میں کہ وہ اموالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔

انہوں نے زیتون کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا رکھیں ہوں گی کہ شیطان ان میں چیخے گا۔ وہ کہے گا: دجال تمہارے اہل خانہ کے ہاں خروج کر چکا ہے۔ وہ عازم سفر ہوں گے۔ یہ بات جھوٹی ہوگی وہ شام پہنچیں گے تو اس کا ظہور ہوگا۔ اسی اثناء میں کہ وہ قتال کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں باندھ رہے ہوں گے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا علیہ افضل الصلاۃ والسلام۔ جب یہ دشمن خدا انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔ اگر وہ اسے چھوڑ دیتے تو وہ پگھلتا رہتا، حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو جاتا لیکن رب تعالیٰ اسے ان کے ہاتھوں ہلاک کرے گا۔ وہ اپنے نیزے پر ان کا خون دکھائیں گے۔

امام احمد، شیخین، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذاتِ بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! تم میں عنقریب حضرت ابن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا۔ وہ منصف اور عادل ثابت بن کر تشریف لائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو ماریں گے۔ جزیہ لاگو کریں گے۔ جوان اونٹنیوں کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا کہ ان سے کوئی کام نہ لیا جائے گا۔ کینہ، غصہ، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا۔ مال کی طرف بلایا جائے گا لیکن کوئی مال قبول نہ کرے گا۔

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فج الروحاء کے مقام پر حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے حضرت ابن مریم علیہ السلام باآواز بلند ذکر کریں گے۔ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہوگی جب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور تمہیں امامت کرائیں گے۔ یا امام تم میں سے ہوگا؟"

یاجوج اور ماجوج کا خروج

اس باب کی کئی انواع ہیں۔

ا۔ ان کا نسب

عبد بن حمید، ابن منذر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی نے الشعب میں اور ابن عساکر

نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج اولاد آدم سے ہی ہیں۔ جب انہیں بھیجا جائے گا تو یہ لوگوں کی معیشت کو خراب کر دیں گے۔ ان میں سے جو شخص بھی مرے گا وہ اپنے پیچھے ایک ہزار یا اس سے زائد اولاد چھوڑ جائے گا۔ ان کے پیچھے تین قومیں ہوں گی (۱) قاویل (۲) تاریس (۳) منسک۔

۲۔ ان کی کثرت

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یاجوج ماجوج کے بارے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: یاجوج ایک امت ہے۔ ماجوج ایک امت ہے۔ ہر امت چار سو ہزار اقوام پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا حتیٰ کہ وہ اپنی صلب سے ایک ہزار مذکر نہ دیکھ لے جو اسلحہ اٹھالینے کے قابل ہوں گے۔

ابن شیبہ، ابن جریر نے حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کی عورتیں ہوں گی۔ وہ مجامعت کرتے رہیں گے۔ ان کے درخت ہوں گے۔ وہ جب تک چاہیں گے ان کی پیوند کاری کرتے رہیں گے۔ کوئی فرد اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ ایک ہزار یا اس سے زائد اولاد نہ چھوڑ دے۔ ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کا کوئی فرد اس وقت تک نہ مرے گا حتیٰ کہ وہ اپنی صلب میں سے ایک ہزار بچے نہ دیکھ لے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کا ایک فرد اپنے پیچھے ایک ہزار یا اس سے زائد اولاد چھوڑ جائے گا۔ ان کے بعد تین امتیں ہوں گی۔ منسک، قاویل اور تاریس۔ ان کی تعداد کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہوگا۔

عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔) نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ رب

العزت نے مخلوق کو دس اجزاء میں تقسیم کیا۔ نو اجزاء میں ملائکہ اور باقی اجزاء میں ساری مخلوق کو تخلیق کیا۔ ملائکہ کے اجزاء دس ہیں۔ نو اجزاء شب و روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ایک جزء پیغام رسانی کے لیے ہیں۔ بقیہ مخلوق کے جزء میں سے دس اجزاء کے نو اجزاء میں جنات بنائے۔ ایک جزء میں بنو آدم کو بنایا۔ بنی آدم کے اجزاء کے دس اجزاء بنائے۔ نو اجزاء یاجوج اور ماجوج کے بنائے اور ایک جزء میں سارے لوگوں کو تخلیق کیا۔ آسمان ستونوں والا ہے۔ آسمان سات ہیں۔ حرم پاک عرش کے بالمقابل ہے۔ عبدالرزاق اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دس اجزاء بنائے۔ ان میں سے نو یاجوج ماجوج ہیں اور ایک جزو دیگر انسان ہیں۔ ابن منذر اور ابوشیخ نے حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یاجوج و ماجوج پچیس اقوام ہیں۔ ان میں ایک قوم دوسری کے مشابہ نہیں ہے۔

۳۔ ان کے اوصاف

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کی تین اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک ارز کی مانند ہے۔ میں نے عرض کی: یہ ارز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: صنوبر کا درخت۔ یہ شام میں اگنے والا ایک درخت ہے۔ وہ آسمان کی طرف ایک سو بیس ذراع بلند ہے۔ ان میں سے ایک قسم وہ ہوگی جس کا طول و عرض ایک سو بیس ذراع آسمان کی طرف بلند ہوگا۔ ان کے سامنے پہاڑ اور لوہا بھی نہ ٹھہر سکے گا۔ ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو ایک کان نیچے لٹائے گی دوسرا اوپر اوڑھ لے گی۔ وہ جس بھی قلیل و کثیر، اونٹ اور خنزیر کے پاس سے گزریں گے اسے ہڑپ کر جائیں گے۔ جو ان میں سے مر گیا وہ اسے بھی کھا لیں گے۔ ان کا مقدمہ اور ساقہ خراسان میں ہوں گے۔ وہ مشرق کے دریاؤں کا پانی پی لیں گے۔ وہ بحیرہ طبریہ کا پانی بھی پی لیں گے۔

ابن ابی شیبہ، امام احمد نے ثقہ راویوں سے خالد بن عمر سے اور ابن حرملہ سے اور انہوں نے اپنی خالہ جان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو بچھو کے ڈنگنے کی وجہ سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو گے کہ کوئی دشمن نہیں۔ تم لگاتار اپنے دشمن سے معرکہ آزما ہو گے حتیٰ کہ یاجوج اور ماجوج آجائیں گے۔ ان کے چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ بال بھورے ہوں گے۔ وہ ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔ گویا کہ ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالیں ہوں۔

ابن المنذر نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کو تین اصناف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک قسم کے جسم الارز کی مانند ہیں۔ ایک قسم چار ذراع طویل اور چار ذراع عریض ہو گی۔ ایک قسم اپنے ایک کان کو نیچے بچھائے گی۔ دوسری کو بطور لحاف استعمال کرے گی۔ وہ اپنی عورتوں کی مشائم (جھلیاں) کھائیں گے۔

۴۔ شب معراج آپ ﷺ کی یاجوج وماجوج کو تبلیغ

نعیم بن حماد نے الفتن میں، ابن مردویہ نے کمزور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شب معراج یاجوج اور ماجوج کی طرف بھیجا۔ میں نے انہیں دین الٰہی اور عبادتِ الٰہی کی طرف دعوت دی، مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اولاد آدم میں سے گناہ گاروں اور ابلیس کی اولاد کے ساتھ آگ میں ہوں گے۔

یہ ہر روز دیوار میں نقب کرنے کی کوشش کرتے ہیں

شیخین نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ۔ اہل عرب کے لیے اس فتنے سے ہلاکت! جو قریب آچکا ہے آج یاجوج و ماجوج کی دیوار کو اس طرح کھول دیا گیا ہے۔ سفیان راوی نے ایک سو نوے سے گرہ بنائی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ہم میں پاکباز بھی ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب خباثتیں کثیر ہو جائیں گی۔"

امام احمد، شیخین اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار کو اس طرح کھول دیا ہے۔ آپ نے دستِ اقدس سے نوے کی گرہ لگائی۔

۶۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوں گے

امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، احمد، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن منذر اور حاکم نے (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے، ابن جریر نے ان سے ایک اور سند سے، امام احمد، امام مسلم اور ائمہ اربعہ نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے، ابن جریر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ یہ موقوف روایت ہے مگر اس کا حکم مرفوع کا ہے۔ ابن جریر نے کعب الاحبار سے روایت کیا ہے۔ پہلے چار راویوں نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سد (دیوار) کے متعلق فرمایا: وہ اسے ہر روز کھودتے ہیں۔ جب وہ اس میں شگاف کرنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان کا امیر کہتا ہے واپس لوٹ چلو کہ تم اس میں شگاف کر لو گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دوسرے روز اللہ اسے پہلے سے شدید کر دیتا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جب یاجوج اور ماجوج کے ظہور کا وقت آئے گا تو وہ اسے کھود ڈالیں گے حتیٰ کہ اس کے قریبی لوگ ان کے کلہاڑوں کی آواز کو سنیں گے۔ جب رات پڑے گی تو وہ کہیں گے ہم آج چلے جاتے ہیں کل آئیں گے۔ وہ دوسرے روز اس دیوار کو اس طرح پائیں گے کہ رب تعالیٰ نے اسے پہلے کی طرح کر دیا ہوگا۔ وہ پھر اسے کھودنے لگیں گے حتیٰ کہ ان کے قریبی لوگ ان کے کلہاڑوں کی آوازیں سنیں گے۔ رات کے وقت وہ کہیں گے: ہم ابھی چلے جاتے ہیں کل آئیں گے۔ وہ دوسرے روز آئیں گے وہ

اسے پائیں گے کہ رب تعالیٰ نے اسے پہلے کی طرح کر دیا ہوگا۔ وہ اسے کھودنے لگیں گے حتیٰ کہ ان کے پڑوسی ان کے کلہاڑوں کی صدائیں سنیں گے۔ ابو علی کی روایت میں ہے وہ اسے چاٹیں گے وہ اسے انڈے کی جھلی کی مانند بنا دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: جب وہ اپنی مدت تک پہنچ جائیں گے رب تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ وہ انہیں لوگوں کی طرف بھیجے تو ان کا امیر کہے گا: کل تم اسے شگاف کرلو گے ان شاء اللہ! وہ ان شاء اللہ کہے گا۔ وہ واپس آئیں گے تو دیوار کی حالت اسی طرح ہوگی جس طرح وہ چھوڑ کر جائیں گے۔ وہ اسے شگاف کرلیں گے۔ وہ لوگوں کی طرف نکلیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں کی طرف چلے جائیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے حاکم نے اس روایت کو مرفوع لکھا ہے۔ انہوں نے لکھا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ لاگو کریں گے۔ وہ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کا ظہور کر دے گا۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا: میں نے اپنے بندوں میں سے ایسے بندے کا ظہور کیا ہے جن کے ساتھ قتال کرنا آپ کے بس میں نہیں ہے میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جاؤ۔ رب تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا۔ وہ اسی طرح ہوں گے جیسے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ (الانبیاء:۹۶)

ترجمہ: اور وہ ہر بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے اترنے لگیں گے۔

ان کا ہراول دستہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا۔ وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ ان کا آخری دستہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: اس میں کبھی پانی ہوتا تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ ﷺ شبِ معراج کو انبیاءِ کرام علیہم السلام سے ملے۔ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کا ذکر کیا۔ اس وقت یاجوج و ماجوج ہر بلند ٹیلے سے اتر رہے ہوں گے۔ وہ لوگوں کے شہروں کو روند ڈالیں گے۔ وہ

جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے ہلاک کر دیں گے۔ وہ جس پانی کے پاس سے گزریں گے اسے پی لیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ دنیا کے کھنڈرات کی طرف جائیں گے۔ ان کا مقدمۃ الجیش شام میں اور ساقہ عراق میں ہوگا۔ وہ دنیا کے دریاؤں سے گزریں گے۔ وہ فرات، دجلہ اور بحیرہ طبریہ کا پانی پی لیں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے وہ دنیا کے سارے پانی پی جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک دریا کے پاس سے گزرے گا وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا۔ وہ اسے خشک چھوڑ دے گا۔ ان میں سے بعض اس دریا کے پاس سے گزریں گے۔ وہ کہیں گے: یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ ابن جریر نے حضرت کعب سے روایت کیا ہے: پہلا گروہ بحیرہ کے پاس سے گزرے گا۔ وہ اس کا پانی پی جائے گا۔ دوسرا گروہ گزرے گا وہ اس کی مٹی چاٹ لیں گے۔ تیسرا گروہ وہاں سے گزرے گا وہ کہے گا: یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ بیت المقدس جائیں گے۔ وہ کہیں گے: ہم اہل دنیا پر غالب آجائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ ان کا تیر خون آلود واپس لوٹے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: جب لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ہر کوئی قلعہ یا شہر میں چھپ جائے گا تو ان میں سے ایک کہے گا: یہ زمین والے ہیں ہم ان سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اہل آسمان باقی ہیں۔ ان میں سے ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا۔ اسے آسمان کی طرف پھینک دے گا۔ وہ فتنے اور آزمائش کی وجہ سے خون آلود واپس آئے گا۔ وہ کہیں گے ہم نے اہل آسمان کو قتل کر دیا ہے۔

احمد بن منیع نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، پھر یاجوج اور ماجوج آئیں گے۔ وہ زمین کے سارے باشندوں کو ہلاک کر دیں گے سوائے ان کے جو قلعہ بند ہوں گے۔ جب وہ اہلِ زمین سے فارغ ہو جائیں تو وہ ایک دوسرے کی طرف توجہ کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ قلعوں میں چھپنے والے اور اہل آسمان باقی رہ گئے ہیں۔ وہ اپنے تیر پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر واپس گریں گے۔ وہ کہیں گے: اہل آسمان سے تمہیں راحت نصیب ہو گئی ہے۔ اب اہل قلعہ باقی رہ گئے ہیں۔ وہ ان کا محاصرہ کر لیں گے حتیٰ کہ جب ان پر یہ آزمائش اور محاصرہ سخت ہو جائے گا۔

حضرت نواس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا محاصرہ کریں گے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی ہوں گے حتیٰ کہ کسی ایک کے لیے بیل کا سر ایک سو دس دینار سے بہتر ہوگا۔ جو آج تمہارے لیے ہے۔ وہ اسی حالت پر ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نغف (کیڑا) پیدا کر دے گا۔ وہ انہیں ہلاک کر دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بچ جائیں گے۔ بقیہ ایک فرد کی مانند ہلاک ہو جائیں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ یہی کیڑا ان کے نتھنوں میں داخل ہو جائے گا۔ وہ شام سے مشرق تک سب مر جائیں گے۔ ان کے مرداروں سے زمین میں بدبو پھیل جائے گی۔ مجھے اس ذات بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! زمین کے چوپائے موٹے ہو جائیں گے وہ جوش ماریں گے۔ وہ ان کے گوشت سے سیر شکم ہو جائیں گے۔ ابو یعلی اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص کہے گا: رب کعبہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کر دیا ہے۔ وہ یہ سب کچھ دھوکا دینے کے لیے کریں گے۔ ہم ان کی طرف جائیں گے وہ ہمیں اس طرح ماریں گے جیسے وہ ہمارے بھائیوں کو ماریں گے۔ وہ کہیں گے میرے لیے دروازہ کھولو۔ وہ کہے گا: ہم دروازہ نہیں کھولیں گے۔ وہ کہے گا: مجھے اس کے بارے بتاؤ۔ جب وہ نیچے اترے گا تو وہ انہیں پائے گا کہ وہ سب مر چکے ہوں گے۔ لوگ اپنے قلعوں سے نکل آئیں گے۔

حضرت نواس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ آپ کے ساتھی بھی آئیں گے۔ وہ زمین میں بالشت بھر بھی زمین نہ دیکھیں گے مگر وہ بدبو اور تعفن سے بھر جائے گی۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام رب تعالیٰ کی طرف توجہ کریں گے۔ رب تعالیٰ ان کی طرف بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح کے پرندے بھیجے گا وہ انہیں اٹھا کر دور پھینک دیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ لوگ ان کے ڈنڈوں اور تیروں سے سات (سال) تک آگ جلاتے رہیں گے۔ پھر رب تعالیٰ بارش کو بھیجے گا ہر مٹی کے گھر اور خیمے پر بارش ہوگی۔ وہ زمین کو دھو دے گی۔ وہ زمین کو گڑھے کی مانند کر دے گی۔ زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل پیدا کر۔ ابن جریر نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: پھر لوگ نخلستان اور درخت

لگائیں گے۔ زمین اپنے پھل پیدا کر دے گی۔ حضرت نواس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا: ہمیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد لوگ پودے لگائیں گے۔ اموال بنائیں گے۔ کچھ لوگ انار کھائیں گے۔ وہ اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے۔ جانوروں کے ریوڑوں میں برکت ڈال دی جائے گی حتیٰ کہ ایک اونٹنی پورے گروہ کو کافی ہو جائے گی۔ ایک گائے لوگوں کے قبیلے کو کافی ہو جائے گی۔ بکری قبیلے کی ایک شاخ کو پوری ہو جائے گی۔ وہ اسی حالت پر ہوں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے بغلوں کے نیچے عمدہ ہوا چلائے گا۔ وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی۔ شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح لوگوں میں فساد بپا کریں گے۔ انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

ابن جریر نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رب تعالیٰ ایسا چشمہ بھیجے گا جسے حیاۃ کہا جائے گا۔ وہ ان سے زمین کو پاک کر دے گا۔ وہ نباتات اگائے گی حتیٰ کہ ایک انار سے ایک السکن سیر ہو جائے گا۔ ان سے عرض کی گئی: یہ السکن کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک گھرانے والے۔ لوگ اسی حالت پر ہوں گے کہ ان کے پاس پکارنے والے آجائیں گے کہ چھوٹی پنڈلیوں والا بیت اللہ کو گرانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا۔ وہ سات سو یا سات سو اور آٹھ سو کے مابین فوجی دستے میں اتریں گے۔ جب وہ کچھ فاصلہ طے کر لیں گے تو اللہ رب العزت یمنی عمدہ ہوا بھیجے گا۔ وہ ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی۔ صرف گفتار کے غازی باقی رہ جائیں گے۔ وہ اس طرح مباشرت کریں گے جیسے حیوان جفتی کرتے ہیں ساعت کی مثال اس شخص کی مثل ہوگی جو اپنی گھوڑی کے اردگرد گھومتا ہے۔ وہ اسے دیکھتا ہے کہ وہ کب دودھ اتارتی ہے۔

حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یاجوج و ماجوج کے لیے کھولی جانے والی دہلیز چوبیس ذراع ہوگی۔ جنہیں ان کے گھوڑوں کے سم گھیرے ہوں گے۔ اس کی بلندی بارہ ذراع ہوگی جسے ان کے نیزوں کی انیاں گھیرے ہوں گی۔

۸۔ان کے بعد لوگ حج کریں گے

عبد بن حمید نے ثقہ راویوں سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کے بعد لوگ حج کریں گے۔عمرہ کریں گے۔اور کھجوریں لگائیں گے۔اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے لیکن اس میں ''وہ کھجوریں لگائیں گے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔امام حاکم کی روایت میں ہے یاجوج اور ماجوج کے علاوہ لوگ حج کریں گے۔ان روایتوں کو اس طرح جمع کیا گیا ہے کہ وہ ان کے بعد حج اور عمرہ کریں گے۔پھر ایک بار حج منقطع ہو جائے گا۔

حبشی خانہ کعبہ کو گرادے گا

ابن ابی شیبہ، شیخین اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حبشہ کا چھوٹی پنڈلیوں والا شخص کعبہ معظمہ کو خراب کردے گا۔

امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں (اس کی سند میں ابن اسحاق ہے وہ ثقہ تو ہیں لیکن تدلیس کرتے تھے) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حبشہ کا چھوٹی پنڈلیوں والا شخص کعبہ معظمہ کو برباد کرے گا۔وہ اس کے زیورات چھین لے گا۔اس کا غلاف اتار لے گا۔گویا کہ میں اب بھی گنجے سر اور ٹیڑھی ٹانگوں والے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی کدال اور ہتھوڑے سے اس عمارت پر ضربیں لگا رہا ہے۔

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن اور مقام کے مابین ایک شخص کی بیعت کی جائے گی۔اس کے اہل ہی اسے حلال سمجھیں گے۔وہ اس کا خزانہ نکال لیں گے۔

ابو داؤد اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، امام احمد نے ایک صحابئ رسول (ﷺ) و رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حبشہ کو اس وقت تک ترک کردو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں رکھیں۔خانہ کعبہ کا خزانہ حبشہ کا چھوٹی پنڈلیوں

والا شخص نکالے گا۔

ابو نعیم نے الحلیہ میں، حاکم اور بیہقی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کر لو۔ اس سے پہلے کہ حج نہ کیا جائے گویا کہ میں حبشہ کے گنجے سر اور ٹیڑھی ٹانگوں والے شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے وہ اسے پتھر پتھر کر کے گرا رہا ہے۔ ابوداؤد نے ایک صحابئ رسول (ﷺ) و رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حبشہ کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں رکھیں۔ ترک کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں رکھیں۔ اس روایت کو ابوداؤد نے الملاحم میں حضرت امامہ بن سہل سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

دابہ کا خروج

اس باب کی کئی انواع ہیں:

ا۔ اس کے خروج کا سبب

ابن مردویہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ کے اس فرمان عالی شان:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ (النمل: ۸۲)

ترجمہ: اور جب ہماری بات کے ان پر پورا ہونے کا وقت آجائے گا تو ہم نکالیں گے ان کے لیے ایک چوپایہ زمین سے جو ان سے گفتگو کرے گا۔

کے بارے میں فرمایا: یہ اس وقت ہو گا جب لوگ نیکی کا حکم نہ دیں گے وہ برائی سے نہ روکیں گے۔ اس روایت کو ابن مبارک، عبدالرزاق، فریابی، ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد نے الفتن میں عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔

۲۔اس کا حلیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جانور پروں اور روؤں والا ہوگا۔اس کا ایک تہائی حصہ تین دن اور تین راتوں میں تیز رفتار گھوڑے کی طرح ظاہر ہوگا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس دابہ میں ہر رنگ ہو گا۔اس کے دونوں سینگوں کے مابین سوار کے لیے ایک فرسخ جگہ ہوگی۔ابن ابی حاتم نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی۔لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ ہی دابۃ الارض ہیں۔انہوں نے فرمایا: بخدا! دابۃ الارض کے پر اور روئیں ہوں گی۔میرے پر اور روئیں نہیں ہیں۔اس کے سُم ہیں میرے سُم نہیں ہیں۔
اس کا ایک تہائی حصہ تیز رفتار گھوڑے کی طرح تین دن میں ظاہر ہوگا۔

۳۔خروج کا وقت، اس کا ظہور کہاں سے ہوگا؟ اور اس کا بار بار خروج

ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دابۃ الارض کا ظہور لیلۃ جمع کو ہوگا، جبکہ لوگ منیٰ کی طرف جا رہے ہوں گے۔وہ انہیں اپنی گردن اور دُم کے مابین اٹھا لے گا۔وہ ہر منافق کو روند دے گا۔ہر مؤمن کو مس کرے گا۔وقتِ صبح انہیں دجال کے شر کا سامنا کرنا پڑے گا۔
ابو یعلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ جگہ نہ دکھاؤں جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دابۃ الارض کا ظہور وہاں سے ہوگا۔ انہوں نے اپنا عصا اس شگاف پر مارا جو صفا میں تھا۔

امام بخاری نے تاریخ میں، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ مجھے جنگل میں اس جگہ لے گئے جو مکہ مکرمہ کے قریب تھی۔وہاں خشک زمین تھی جس کے ارد گرد ریت تھی۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دابہ کا خروج اس جگہ سے ہوگا۔وہ بالشت در بالشت تھی۔

ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شعب جلاد بری جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے دو یا تین بار اسی طرح فرمایا۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے دابہ کا ظہور ہوگا وہ تین چیخیں مارے گا تاکہ اسے ہر اس چیز کو سنا دے جو دو افقوں کے مابین ہے۔

امام احمد، سمویہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دابہ کا ظہور ہوگا۔ وہ لوگوں کے ناک پر نشان لگائے گا، پھر وہ اس میں آباد ہوں گے حتیٰ کہ ایک شخص ایک اونٹ خریدے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا تو نے اسے کس چیز سے خریدا؟ اسے بتایا جائے گا۔ اس نے نشان زدوں میں سے ایک کے عوض اسے خریدا ہے۔

۴۔ جامع احادیث

امام احمد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) ابن ماجہ اور حاکم نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: دابہ کا ظہور ہوگا۔ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا سے مومن کا چہرہ روشن کر دے گا۔ انگوٹھی سے کافر کے چہرے پر نشان لگا دے گا، حتیٰ کہ اہل حواء جمع ہوں گے۔ وہ کہے گا: یہ ہے اے مومن! یہ ہے اے کافر۔

شمس و قمر مغرب سے طلوع ہوں گے

امام احمد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سورج عرش کے نیچے غائب ہوتا ہے۔ اسے اذن ملتا ہے تو وہ واپس لوٹ جاتا ہے۔ جب یہ رات آئے گی جس کی صبح کو وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو اسے اذن نہیں ہوگا۔ طبرانی نے الکبیر میں بغوی، خطیب اور ابن نجار نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

طبرانی نے الکبیر میں، حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دس نشانیاں رونما ہو

جائیں۔ مشرق کی طرف خسف، مغرب کی طرف خسف، جزیرہ العرب میں خسف، دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج و ماجوج، دابہ، مغرب سے طلوعِ شمس۔ آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی۔ لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی وہ ذرات اور چیونٹیوں کو جمع کر دے گی۔

امام احمد، شیخین، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب وہ طلوع ہوگا لوگ اسے دیکھیں گے وہ ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت کسی اس شخص کو ایمان نفع نہ دے گا جس نے پہلے ایمان قبول نہ کیا ہوگا۔ اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہوگی۔ اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس وقت دو افراد نے اپنے مابین اپنا کپڑا پھیلا رکھا ہوگا مگر وہ اسے فروخت نہ کر سکیں گے۔ قیامت قائم ہو جائے گی ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آئے گا مگر وہ اسے پی نہ سکے گا۔ قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص نے اپنا لقمہ اپنے منہ تک اٹھایا ہوگا وہ اسے کھا نہ سکے گا۔

امام مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے۔ یہ عرش کے نیچے اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے۔ یہ سجدہ ریز ہو جاتا ہے وہ سجدہ کناں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے: اٹھ اور اسی طرف لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ وہ واپس آ جاتا ہے۔ وہ وقتِ صبح اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر وہ رواں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے اٹھو اسی طرف چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ وہ واپس جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے۔ پھر وہ رواں رہتا ہے لوگ اس میں سے کسی چیز کو برا نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے۔ وہ عرش کے نیچے جاتا ہے۔ سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اسے کہا جائے گا اٹھو صبح اپنے مغرب سے طلوع ہو جانا۔ وہ صبح مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس وقت ہو گا؟ جب کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے سکے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا اپنے ایمان میں بھلائی حاصل نہ کی ہوگی۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ابلیس سجدہ ریز ہو جائے گا۔ اس وقت وہ کہے گا مولا! مجھے حکم دے کہ اسے سجدہ کروں جسے تو چاہے۔ اس کے پاس اس کے سپاہی آئیں گے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے سردار! یہ آہ وزاری کیسی ہے؟ وہ کہے گا میں نے اپنے رب تعالیٰ سے التجاء کی تھی کہ وہ مجھے وقت معلوم کے دن تک مہلت دے دے۔ یہ وقت معلوم ہے۔ پھر صفا میں شگاف سے دابۃ الارض کا ظہور ہوگا۔ وہ پہلا قدم انطاکیہ میں رکھے گا۔ وہ ابلیس کے پاس آئے گا۔ اسے تھپڑ رسید کرے گا۔

اس امت میں مسخ، خسف، قذف، بجلیاں اور شیاطین کا بھیجنا

اس باب کی کئی انواع ہیں۔

ا۔ مسخ

مسدد نے عطاء سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عطاء! تم اس وقت کیا کرو گے جب تم سے تمہارے علماء اور قراء بھاگ جائیں گے؟ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر وحشی درندے کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: رب تعالیٰ آپ ﷺ کی بہتری فرمائے۔ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تم انہیں قتل کرو گے حالانکہ کتاب الٰہی ہمارے سامنے ہوگی۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں مفقود کرے! عطاء کیا یہود کو تورات نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے اسے ترک کر دیا تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر گمراہ ہو گئے تھے۔ کیا عیسائیوں کو انجیل نہیں دی گئی تھی؟

مسدد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت میں سے ایک قوم کو بندروں اور خنزیروں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا وہ مسلمان ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اس کا رسول (محترم ﷺ) ہوں وہ روزے رکھیں گے۔ نماز پڑھیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا

رسول اللہ! ﷺ ان کی وجہ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ آلات موسیقی رکھیں گے۔ وہ گانے والی عورتیں رکھیں گے۔ وہ دف رکھیں گے۔ وہ شراب پیئیں گے۔ وہ شراب اور لہو ولعو میں رات بسر کریں گے۔ وقت صبح انہیں بندروں اور خنزیروں میں مسخ کر دیا جائے گا۔

اس روایت کو ابن حبان نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ میری امت خسف، مسخ اور قذف ہوگی۔

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور ابو یعلی نے ثقہ راویوں سے صحار بن صخر العبری سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ کئی قبائل کا خسف ہو جائے گا۔ کہا جائے گا بنو فلاں سے کون باقی رہا" جب آپ نے قبائل کا لفظ استعمال کیا تو میں جان گیا کہ وہ اہل عرب ہوں گے، کیونکہ عجمی اپنی بستیوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں" امام احمد نے فرقد السجنی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سعید بن میب رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات بابرکات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! میری امت میں سے کچھ لوگ مستی اور لہو ولعب میں رات بسر کریں گے۔ وہ صبح کے وقت بندر اور خنزیر بن جائیں گے، کیونکہ انہوں نے حرام کو حلال کیا۔ انھوں نے گانے والی عورتیں رکھیں شراب پیا۔ سود کھایا اور ریشم پہنا ہوگا۔"

۲۔خسف

حمیدی نے ثقہ راویوں سے قعقاع بن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہما کی زوجہ حضرت بقیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا۔ آپ نے فرمایا "جب تم کسی لشکر کے بارے میں سنو کہ وہ قریب ہی مسخ ہو گیا ہے تو قیامت قریب آجائیں گی۔"

حاکم نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ایک شخص کا ظہور ہوگا جسے سفیانی کہا جائے گا۔ اس کا تعلق دمشق کی وادی، کلاب سے ہوگا۔ بنو کلب کے اکثر لوگ ان کے پیروکار ہوں گے۔ وہ قتل کرے گا حتیٰ کہ وہ عورتوں کے پیٹ چیر

دے گا۔ بچوں کو قتل کرے گا۔ اس کے لیے قیس جمع ہوں گے۔ وہ انھیں قتل کر دے گا حتیٰ کہ اس سے وادی کے دہانے کو بھی نہ بچایا جا سکے گا۔ الحرہ سے میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہو گا۔ وہ سفیانی تک پہنچے گا۔ وہ اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ وہ اسے شکست دے دے گا۔ سفیانی بذاتِ خود اس کی طرف جائے گا۔ جب وہ جنگل تک پہنچیں گے تو وہ دھنس جائیں گے۔ صرف ان کے بارے بتانے والا ہی بچے گا''

نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا ہے، امام احمد اور امام نسائی نے حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''رب تعالیٰ مکہ مکرمہ کی طرف شام کا ایک لشکر بھیجے گا، جب وہ بیداء جنگل میں پہنچے گا تو ان کا اول و آخر دھنس جائے گا۔'' طبرانی کے الفاظ ہیں ''مشرق کی طرف سے ایک لشکر آئے گا۔ وہ اہل مکہ مکرمہ میں سے ایک شخص کا ارادہ کیا ہو گا۔ جب وہ بیداء پہنچے گا تو وہ زمین میں دھنس جائے گا۔ ان کے آگے چلنے والا دستہ پیچھے لوٹ جائے گا، تاکہ وہ قوم کے فعل کو دیکھ سکے۔ وہ بھی اسی مصیبت میں گرفتار ہو گا جس میں وہ ہوئے تھے'' عرض کی گئی ''برا سمجھنے والے کی یہ کیفیت کیوں ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان تمام کو یہ مصیبت پہنچے گی، پھر اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی نیت پر اٹھالے گا۔'' ایک اور روایت میں ہے ''ایک لشکر ہی حرم کی طرف بھیجا جائے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام تک پہنچے گا، تو اس کا اول و آخر زمین میں دھنس جائے گا۔ ان کا وسطی حصہ بھی نجات نہ پا سکے گا'' عرض کی گئی ''آپ کا کیا خیال ہے اگر اس میں اہل ایمان ہوئے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ان کے لیے مصائب کا دور ہو گا''

ابو داؤد، طیالسی، عبداللہ بن امام احمد، سمویہ، خرائطی نے مساوی الاخلاق میں، ابن ماجہ، حاکم بیہقی نے الشعب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا ہے، عبداللہ بن امام احمد نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس امت میں سے ایک قوم کھانے، پینے، لہو لعب میں رات بسر کرے گی۔ صبح کے وقت انھیں بندروں اور خنزیروں میں مسخ کر دیا جائے گا۔ انھیں خسف، مسخ اور قذف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وقت صبح لوگ کہیں گے ''آج رات

بنو فلاں دھنس گئے ہیں۔ فلاں خواص کا گھر آج رات دھنس گیا ہے۔ ان پر آسمان سے اس طرح آندھی بھیجی جائے گی جیسے قوم لوط پر اندھی بھیجی گئی۔ ان پر بھی جو ان میں قبیلوں میں ہوں گے۔ ان پر بھی جو ان کے گھروں میں گئے۔ ان پر وہ ہلاک کر دینے والی ہوا بھیجی جائے گی جس نے عاد کو ہلاک کیا تھا۔ ان قبائل پر جو ان میں سے ہوں گے۔ ان گھروں پر جو ان میں ہوں گے، کیونکہ انھوں نے شراب پی ہوگی۔ انھوں نے ریشم پہنا ہوگا۔ انھوں نے گانے والی عورتوں کو رکھا ہوگا وہ سود خور ہوں گے۔ وہ قطع رحمی کرتے ہوں گے"

ابن ابی شیبہ، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ایک شخص کی رکن اور مقام کے مابین بیعت کی جائے گی۔ ان کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ ان کے پاس عراق کے گروہ اور شام کے ابدال آئیں گے۔ ان کے پاس شام کا ایک لشکر آئے جب وہ بیداء پہنچے گے تو انھیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر اس کی طرف قریش میں سے ایک شخص جائے گا بنو کلب اس کے ماموں ہوں گے۔ رب تعالیٰ انھیں شکست سے دوچار کرے گا۔ کہا جائے گا: "گھاٹے میں وہ ہوگا۔ جو بنو کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا۔" حاکم اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "بیت اللہ کو فتح کرنے کے لیے مہمیں بھیجی جاتی رہیں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک لشکر کو دھنسا دے گا۔"

ابن ماجہ نے حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "لوگ بیت اللہ پر لشکر کشی سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر اس پر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ بیداء پہنچے گا تو اس کے اول و آخر کو دھنسا دیا جائے گا اس کا وسط بھی نجات نہ پا سکے گا۔" میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجبور فرد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "رب تعالیٰ انھیں اس پر اٹھائے گا جو ان کے دلوں میں ہوگا۔" نعیم بن حماد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی، حتیٰ کہ ایک ایسا شخص دھنس جائے گا جس کا مال اور اولاد کثیر ہوگی۔" امام احمد، بغوی، ابن قانع، طبرانی نے الکبیر، حاکم اور ضیاء نے عبد الرحمان بن صحار

بن صخر العبدی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ قبائل دھنس جائیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ بنو فلاں سے کون بچا۔''

ابن نجار نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''مسخ، خسف اور رجف ضرور ہو گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم کیا اس امت میں'' آپ نے فرمایا ''ہاں! جب وہ گانے والی عورتیں رکھیں گے۔ زنا کو حلال سمجھیں گے۔ سود کھائیں گے حرم میں شکار کو حلال سمجھیں گے۔ ریشم پہنیں گے۔ جب مرد مردوں کے ساتھ اور عورت عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی۔''

عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزھد میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن غنم، ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا ''مجھے اس ذات بابرکات کی قسم! میری امت کے لوگ تکبر، غرور، لعب ولہو پر راتیں گزاریں گے۔ وہ وقت صبح بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔ کیونکہ وہ حرام کو حلال سمجھتے ہوں گے۔ انھوں نے گانے والی عورتیں رکھی ہوں گی وہ شراب پیتے ہوں گے۔ سود کھاتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے۔''

نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت مالک الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس میں سے ایک قوم بندروں میں اور دوسری خنازیر میں مسخ ہو جائے گی۔ وقت صبح کہا جائے گا ''بنو فلاں اور بنو فلاں کا گھر دھنس گیا دو آدمی چل رہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شراب پینے، ریشم پہننے اور آلات موسیقی بجانے کی وجہ سے دھنس جائے گا''

ابن ابی الدنیا نے ذم الملاھی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس امت میں خسف، قذف اور مسخ ہو گا۔ جب وہ شراب پیئیں گے، گانے والی عورتیں رکھیں گے اور آلات موسیقی بجائیں گے۔

امام بخاری، ابو داؤد، ابن حبان، نسائی، طبرانی نے الکبیر میں، بیہقی نے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں ایسی اقوام ہوں گی جو حرام کو حلال سمجھیں گی وہ ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو جائز سمجھیں گی۔ نشانِ راہ

کے پہلو پر اقوام اتریں گی۔ ان کے مویشی ان کے پاس آئیں گے۔ پہلا شخص اپنی حاجت لے کر ان کے پاس آئے گا۔ وہ اسے کہیں گے "کل ہمارے پاس آنا" رب تعالیٰ رات کے وقت تدبیر فرمائے گا۔ وہ نشان راہ ان پر گر پڑے گا دوسرے تا روزِ حشر بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔"

امام ترمذی نے (انھوں نے اس روایت کو غریب کہا ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جب مال فئے کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جائے گا۔ امانت کو مال مفت سمجھا جائے گا۔ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا۔ دینی علم کے علاوہ اور علم پڑھا جائے گا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا۔ ماں کی نافرمانی کرے گا۔ دوست کو قریب کرے گا والد کو دور کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی۔ فاسق قبیلے کا سردار بن جائے گا۔ قوم کا راہِ نما اس کا ذلیل شخص ہو گا کسی آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے گی۔ گانے بجانے والیاں عام ہو جائیں گی شرابیں پی جائیں گی۔ اس امت کا آخر حصہ اس کے پہلے پر لعنت کرے گا تو اس وقت سرخ آندھی کا انتظار کرو اس وقت زلزلہ، خسف، مسخ اور قذف کا انتظار کرو۔ ایسی نشانیوں کا انتظار کرو جیسے اس ہار کے موتی لگاتار گرتے ہیں جس کا دھاگہ ٹوٹ جائے" دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب عورتیں عورتوں کی وجہ سے مستغنی اور مرد مردوں کی وجہ سے مستغنی ہو جائیں گے۔ اس وقت سرخ آندھی کا انتظار کرو جو شرق کی طرف سے نکلے گی۔ وہ بعض کو مسخ کر دے گی بعض کو دھنسا دے گی، کیونکہ وہ نافرمان ہوں گے۔ وہ سرکشی کرتے ہوں گے۔"

بجلیوں کی کثرت

ابن ابی شیبہ، امام احمد، اور حارث نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "قربِ قیامت کے وقت بجلیاں زیادہ ہو جائیں گی۔ حتیٰ کہ ایک شخص آئے گا۔ وہ کہے گا "تم میں سے صبح کسے بجلی کا سامنا کرنا پڑا۔" لوگ کہیں گے: "فلاں اور فلاں کو۔"

۴- احادیث جامع

عبد بن حمید اور ابن ماجہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں خسف، مسخ اور قذف ہوگا۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ کب؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب گانے والی عورتوں اور آلات موسیقی کا ظہور ہو گا اور شراب کو حلال سمجھا جائے گا۔'' ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں عنقریب خسف، مسخ، رجف اور قذف ہوگا۔''

۵- جسے مسخ کیا جائے اس کی نسل نہیں رہتی

ابو یعلی نے حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی: ''جسے مسخ کر دیا جائے کیا اس کی نسل باقی رہتی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جسے بھی مسخ کیا گیا اس کی نسل اور اولاد باقی نہیں رہتی۔'' ابو یعلی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی: ''کیا بندر اور خنزیر یہودیوں کی نسل ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''رب تعالیٰ نے جس قوم پر آفت نازل کی اور اسے مسخ کیا اگر اس کی نسل ہو تو وہ اسے بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ جداگانہ مخلوق ہیں۔ جب رب تعالیٰ نے یہود پر غضب کا اظہار کیا انہیں مسخ کیا تو وہ ان کی طرح ہو گئے۔''

مدینہ طیبہ کا معاملہ کیسے ہوگا

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم مدینہ طیبہ کو چھوڑ جاؤ گے۔ اس وقت اس کی حالت بہت عمدہ ہوگی، حتیٰ کہ ایک کتا یا بھیڑیا داخل ہوگا۔ وہ مسجد کے ستونوں کے پاس یا منبر کی لکڑیوں میں سے لمبی لکڑی کے پاس کھائے گا۔'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس وقت مدینہ طیبہ کے پھل کس کے لیے ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''شکاری پرندوں اور درندوں کے لیے۔''

امام احمد اور طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''مدینہ طیبہ کو اس حالت پر چھوڑا جائے گا کہ یہ عمدہ حالت پر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اس وقت اس کے پھل کون کھائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''شکاری پرندے اور درندے'' امام احمد نے حسن سند کے ساتھ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک سوار مدینہ طیبہ کے گوشوں میں سے گزرے گا۔ وہ کہے گا'' کبھی یہاں بہت سے اہل ایمان بستے تھے'' امام احمد نے ثقہ راویوں سے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''عنقریب لوگ اس مدینہ طیبہ کو چھوڑ جائیں گے۔ اس وقت یہ بہت احسن حالت پر ہوگا۔''

طبرانی نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''عنقریب مدینہ طیبہ کی عمارات ایک حد تک پہنچ جائیں گی، پھر مدینہ طیبہ پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے کناروں سے ایک مسافر گزرے گا۔ وہ کہے گا ''طویل زمانہ تک یہ شہر آباد رہا۔ اس کے نشانات مٹ جائیں گے'' امام احمد نے جید سند کے ذریعے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''عنقریب لوگ مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آئیں گے حتیٰ کہ ان کی سرحدی پولیس اسلحہ کے ساتھ ہوگی''

آخر زمانہ میں ہوا اہل ایمان کی ارواح کو قبض کرلے گی

قرآنِ مجید کو اٹھالیا جائے گا

امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں، حاکم اور ابن عساکر نے عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ہوا آئے گی جو ہر مومن کی روح کو قبض کرلے گی۔'' طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہوا چلے گی جس میں ہر مؤمن کی روح کو قبض کر لیا جائے گا پھر مغرب سے سورج طلوع ہوگا۔ اسی کا تذکرہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں کیا ہے۔'' طبرانی نے ''الکبیر'' میں حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے لکھا ہے کہ اس میں عبید بن اسحاق العطار ہے۔ وہ متروک ہے۔

ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو چلے گی تو سارے اہل ایمان وصال کر جائیں گے'' ابن ابی شیبہ، حاکم (انھوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور ابن حبان نے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے سرخ ہوا بھیجے گا۔ رب تعالیٰ ہر اس نفس پر موت طاری کر دے گا جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ لوگ ان لوگوں کی قلت کے بارے تعجب کا اظہار کریں گے جو اس میں مریں گے۔ وہ کہیں گے بنو فلاں کا بزرگ مر گیا بنو فلاں کی بڑھیا مر گئی" آیات قرآنیہ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا۔ روئے زمین پر ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ زمین سونے اور چاندی میں سے جگر کے پارے باہر پھینک دے گی۔ اس دن کے بعد ان سے فائدہ نہ اٹھایا جائے گا۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرے گا۔ انھیں پاؤں مارے گا وہ کہے گا "ہم سے پہلے لوگوں میں اسی لیے جھگڑا ہوتا تھا۔ آج ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قبائل میں سے سب سے پہلے قریش کا وصال ہوگا مجھے اس ذات کی قسم! جس کے دست تصرف میں میری جان ہے کہ ایک شخص ایک جوتے کے پاس سے گزرے گا اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینکا ہوگا۔ وہ اسے اپنے ہاتھ پر اٹھا لے گا اور کہے گا: "یہ لوگوں میں سے قریش کا جوتا ہے۔"

قیامت کن لوگوں پر قائم ہوگی؟

(یہ دن کے وقت قائم نہ ہوگی نہ ہی کسی ایسے شخص پر قائم ہوگی جو زمین میں اللہ اللہ کرے گا۔ یہ قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بتوں کی پوجا کی جائے گی۔ کوئی نیکی کرنے والا نہ ہوگا نہ ہی کوئی برائی سے روکنے والا ہوگا۔)

ابو یعلیٰ نے اس سند سے جس میں کئی ثقہ راوی ہیں، امام احمد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین سے عمدہ لوگوں کو اٹھا لے گا۔ وہاں کمینے لوگ رہ جائیں گے۔ جو نہ نیکی کریں گے نہ ہی برائی سے روکیں گے" امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خذیمہ، ابو یعلیٰ، ابن حبان، طبرانی نے الکبیر میں بیہقی اور الضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مساجد میں ایک دوسرے پر فخر کیا جائے گا"

امام احمد، ترمذی، ابو یعلیٰ، حاکم، ابن حبان نے اور عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت قائم ہو گی جب زمین پر اللہ اللہ کہنے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔'' یا ''زمین پر ''لا الہ الا اللہ'' کہنے ولا باقی نہ رہے گا۔ حتیٰ کہ ایک عورت ایک مرد کے پاس سے گزرے گی۔ وہ اس کی طرف دیکھے گا وہ کہے گا: ''اس عورت کا ایک خاوند ہوتا تھا۔'' حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک نگران ہو گا حتیٰ کہ آسمان بارش نہ برسائے گا زمین نباتات نہ اُگائے گی۔''

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ''قیامت لوگوں میں سے شریروں پر نازل ہو گی۔ امام احمد، ترمذی (انھوں نے اسے حسن کہا ہے) علی بن احمد بن حجر نے الفوائد میں، نعیم بن حماد نے الفتن میں، ابو نعیم اور ضیاء نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہو گی حتیٰ کہ دنیا میں سے سب سے زیادہ سعادت مند احمق بن احمق ہو جائے گا'' ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور حامیِ بے کساں ﷺ نے فرمایا ''عنقریب دنیا میں سے سب سے زیادہ سعادت مند احمق بن احمق بن جائے گا'' ابن جریر، حاکم اور خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، دیلمی اور خطیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس شخص پر قیامت قائم نہ ہو گی جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو گا۔ نیکی کا حکم دے گا اور برائی سے روکے گا''

امام احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے، نعیم بن حماد نے الفتن میں ابو بکر بن حزم سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا ختم نہ ہو گی حتیٰ کہ یہ احمق بن احمق کے لیے ہو جائے گی''۔

طبرانی نے الاوسط میں اور الضیاء نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شب و روز اختتام نہ ہو گا حتیٰ کہ دنیا کے اعتبار رہے لوگوں میں سے سب سے زیادہ سعادت مند احمق بن احمق ہو گا'' امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا ختم نہ ہو گی حتیٰ کہ یہ احمق بن احمق کے لیے ہو جائے گی۔''



اُردو ترجمہ
کامل سیٹ
12 جلد
قصص الانبیاء
علامہ ابن کثیر
بہارِ شریعت
جلد اوّل
مدارج النبوت
شاہراہِ ہدایت
اسلامی بینکاری اور تجارتی قوانین
The Ottoman Courts Manual (Hanafi)
الخصائص الکبریٰ
رسول کریم ﷺ کا نسب پاک
رسول کریم ﷺ میلاد پاک
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email: zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com